رسالہ

حج

یعنی مفصل حالات سفر حرمین شریفین

مع

ادعیۂ ماثورہ و مروجہ از وقتِ روانگی تا آخر سفر

و

مختصر نقشۂ کرایۂ ریلوے و جدول یادداشت جمع و خرچ وغیرہ و جنتری

سنہ ۱۸۹۲ء

مؤلفہ

حاجی علیم الدین صاحب مقیم جدہ (عرب)

باراول

مطبوعۂ نامی پریس لکھنؤ

عرض مصنف

قبل ازآن کہ مین اس تحریر کی منشا پر آجاؤن ناظرین سے امید رکھتا ہون کہ مجھے الزام خودغرضی ونکتہ چینی سے معذور رکھین گے - ان اوراق کی فراہمی سے اظہار فصاحت وطلاقت لسانی یا حصول زر مقصود نہین ہے نہ استفسار ومسائل پر بحث منظور ہے بلکہ نہایت سادہ طور اور صاف الفاظ مین مختصرًا اون معاملات وضروریات کا انکشاف منظور خاطر ہے جو عازمان بیت اللہ کو قبل از روانگی ہندوستان لائق بہم رسانی ویاد داشت وہنگام سفر منفعت انگیز وایام قیام کعبۃ اللہ ودوران آمد ورفت مدینہ منورہ باعث راحت وآرام ہین -

جسقدر مطالب ان اوراق مین بیان کیے گئے ہین وہ سب اپنی مشاہدے اور تجربے پر مبنی ہین - اس کتاب کو تین حصو نمین تقسیم کیا گیا ہے - حصہ اول مین ہدایات سفر حصہ دوم مین کل دعاہاے مروجہ حصہ سوم مین جنتری سنہ ۱۹۱۲ء مع چند نقشجات کار آمد -

اگر منظور خدا ہے تو اس کتاب کی اشاعت سالانہ تجویز کی گئی ہے اور اس عرصے مین جو نئے معاملات قابل اطلاع حجاج پیش آیا کرین گے وہ دوسرے سال کی جلد مین داخل کر دیے جاوین گے -

چونکہ انسان خطا ونسیان سے خالی نہین ہے لہذا بنظر احتیاطا اس کتاب مین جگہ جگہ سادے اوراق لگا دیے ہین تاکہ ناظرین اگر کوئی مضمون قابل اصلاح پاوین یا حجاج کو جنکے ساتھ سفر حج مین یہ کتاب ہو کوئی موقع کمی بیشی بیان کا ملے تو اون سادے ورق پر بطور یاد داشت یا تصیح فورًا قلمبند کر لین - ایسی تصیح شدہ جلد اگر مصنف کے پاس بھیجدی جاوے گی تو وہ مضمون نہایت مشکوری کے ساتھ مع نام تصیح کنندہ کے سال آئندہ کی جلد مین طبع کر دیا جاوے گا -

جدہ (عرب)
۵ - نومبر سنہ ۱۹۱۲ء

عرض گستر
علیم الدین

حصہ اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرض حج

احکام الٰہی کے بموجب حج ہر مسلمان پر فرض ہے لیکن اس فرض کے ادا کرنے مین عاقل بالغ آزاد اور تندرست نیز مستطیع بھی ہونا شرط ہے اسیطرح راستہ بلاخوف اور پُر امن وحاکم وقت مانع نہو۔ استطاعت سے اس مقدمے مین صرف اسیقدر مراد ہے کہ آمدورفت و کرایۂ سواری اور حفاظت بدنی اور دیگر ضروری احتیاج کے پورا کرنے کی مقدرت رکھتا ہو اور اپنی غیر موجودگی مین اہل وعیال کی پرورش تامہ سے اطمینان حاصل ہو۔

عورتون کے واسطے ایک شرط یہ زیادہ ہے کہ اونکا خاوند یا محرم جس سے شرعًا حجاب درست نہین ہے ہمراہ ہو۔

غالبًا میرے ہم وطن مسلمانون کو جو بیشتر کار خیر کی طرف مائل اور جوش اسلام سے قوی دل ہین اس گذارش کے قبول کرنے مین تامل نہو گا کہ فی زمانناجو راحت وسہولت امن وا ستقامت حاصل ہے اوسکو بہت غنیمت سمجھین اور حتی المقدور اس رکن اسلام کے پورا کرنے سے قاصر نرہین۔

اسی سلسلہ مین یہ بیان کرنا بھی غیر مناسب نہو گا کہ جو حضرات ہندوستان مین ریل کے سفر اور بمبئی سے جدہ تک کرایہ جہاز و آمدورفت مدینہ منورہ مین سواری کا انتظام اور ایام قیام مکہ مکرمہ مین ضروری احتیاج کا بندوبست اور عرب سے ہندوستان کی واپسی کا براحت انصرام نکر سکتے ہون اونکے واسطے نہایت مناسب یہی ہے کہ اپنے گھر سے جنبش نکرین اور عرب مین جاکر ناحق پریشان اور رسوا نہ ہون۔ عرب مین ہر چیز گران ہے

اور بہ نسبت ہندوستان کے یہان بجاے پیسہ کے روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے اسلیے اپنے
سرمایہ کیطرف اول نظر ڈالنا اور قبل از روانگی نہایت سیر چشمی کے ساتھ اخراجات کا تخمینہ ضرور ہے۔

ہم اپنے ذاتی مشاہدے کے وثوق پر کہہ سکتے ہین کہ ہر سال ہندوستان سے بہ تعداد کثیر
ایسے آدمی آتے ہین جنپر شرعاً حج درست نہین۔ یہ آدمی جدہ مین جہاز سے اوترتے ہی
اپنے آپکو لفظ مسکین سے مخاطب کرلیتے ہین اور حج کے بعد مکہ مکرمہ اور جدہ کی گلیون مین
پریشان پھرتے ہین اور بشکل شب و روز گدائی کرکے زندگی کے دن پورے کرتے ہین اور ہر روز
تین چار بلکہ کبھی اس سے بھی زیادہ گرسنگی اور موسم سرما مین سردی سے مرجاتے ہین جنکی
تجہیز و تکفین ترکی گورنمنٹ کرتی ہے۔

اور ممالک سے اول تو مساکین کم آتے ہین اور جو آتے ہین اونکو اونکے
ملک کے جہاز بلا کرایہ لیجاتے ہین لیکن ہندیون کے واسطے کوئی بندوبست کامل نہین ہے
حج سے چار مہینے کے بعد کہ اوسوقت جہاز کا کرایہ کم ہوتا ہے ہندوستانی تجار جنمین بیشتر قوم
میمن ہین اپنی فیاضی سے جدہ و مکہ مکرمہ مین ان مفلسون کی واپسی کے واسطے چندہ جمع کرتے
ہین تو ایسی امداد اوس وقت اونکو فائدہ مند ہوتی ہے جبکہ نصف بھوک اور سختی موسم سرما سے اپنے
وطن کی حسرت لیے ہوے مرجاتے ہین اور نصف نیم جان پڑے ہوتے ہین بہر طور حج کے بعد
ہندیونکی مفلسی اور اونکی قوم کی بے ہمی صاف مشاہدہ ہوتی ہے۔ ان غریبون پر بلا تامل
رحم آتا ہے لیکن ایک بلکہ ایکہزار آدمی کے بھی رحم و امداد سے جو ایک ایک ہزار روپیہ لیکر
اپنے وطن سے چلے ہون ان مصیبت زدون کی تکلیف دور نہین ہوسکتی۔
بلا مدد سرکار یا کسی مسلمان ریاست یا ایک کثیر قومی چندے کے ان بیکسونکی
راحت غیر ممکن ہے۔

موسم سفر بحری

بہ نسبت اور ممالک کے باشندون کے اہل ہند سفر بحری سے بہت کم واقف
ہین اور عادی بھی نہین ہین اسلیے اونکو سامان سفر کی ترتیب مشکل ہوتی ہے اور
مرض بحری بھی اکثر ستاتا ہے۔

سفر بحری کے واسطے ماہ مارچ واپریل مخصوص ہین۔ عموماً ۱۵ جون سے بحر ہند مین برسات وطوفان شروع ہوتا ہے اور ۱۵ اگست تک رہتا ہے سپٹمبر مین کم ہو جاتا ہے اور پھر روز بروز گھٹتا ہی رہتا ہے۔ اگرچہ ہر شخص سے یہ انتظام خاص یعنی مارچ واپریل مین حج سے کئی مہینے پہلے طوفان سے محفوظ رہنے کے واسطے اپنے وطن کو چھوڑنا اور اخراجات گوارا کرنا مشکل ہے لیکن خوشحال حضرات اگر عزم کرین تو اونکو ہر گونہ انہین مہینون مین دریائی سفر موجب راحت ہوگا۔

فی الحال کئی سال سے حج ایسے وقت مین واقع ہوتا ہے اور آئندہ بھی چند برسون ایسے ہی موسم مین حج رہے گا کہ ہندوستان سے آنے والے حاجیون کو بحر ہند مین بحالت طوفان کا موسم بالکل نہ ملیگا۔

گو واپسی کے وقت عموماً حجاج کو مرض بحری سے افاقہ ہوتا ہے کیونکہ یکدفعہ ممتد سفر سے کسیقدر طبیعت متحمل ہوجاتی ہے لیکن فی الحال جو حضرات قبل از حج زیارت مدینہ منورہ سے فیضیاب ہوچکین گے اور فوراً بعد حج ہند کو واپس ہون گے اونکو طوفانی موسم ملیگا اور کسیقدر ضرور ستاویگا مگر نہ ایسا کہ طوفانی حالت مین آتے وقت تکلیف دیتا بعد حج جو صاحب مدینہ منورہ کو جاوین گے اور آخر اگست یا شروع سپٹمبر مین واپس ہونگے وہ بہت آرام پاوین گے اور اکتوبر مین لوٹنے والے تو بالکل ہی طوفانی اثر سے محفوظ رہین گے۔

اسباب ضروری ہمراہی

اے عازمان بیت اللہ ومشتاقان زیارت روضۂ حبیب صلعم جسوقت باری تعالیٰ آپ کو اس ارادہ پاک کی توفیق دے تو علاوہ ادائی فرض وواجبات کے مثلاً حصول رضامندی والدین ادائے قرض اور انتظام خورد و نوش و حفاظت متعلقان جو ہر انسان کو ضروری ہین اسباب وسامان مصرحۂ ذیل ہمراہ پہونچانا غالباً باعث راحت ہوگا۔

مین کچھ یہ صلاح دینا غیر مناسب جانتا ہون کہ اگر آپ عرب کا سفر کرین تو لباس بھی عربی ہی اختیار فرماوین بلکہ ہر شخص کو وہی لباس آرام دیتا ہے جو اوسکا اصلی ہو یا جسکے

استعمال کی ایک مدتِ دراز سے طبیعت عادی ہو گئی ہو بالخصوص جہاز پر لمبے دامن اور لٹکتے ہوے کپڑے فرد تکلیف دہ ہوتے ہین اور نجاست سے بھی پاک رکھنا مشکل ہے۔

ملک عرب مین چونکہ ہندوستان کیطرح دھوبی کی قوم مخصوص کپڑے صاف کرنیکے واسطے نہین ہے بلکہ یہان کے باشندے جنکو مقدرت ہے کپڑا دھونے والی عورتین اپنے گھر مین رکھتے ہین اور عوام کی بیبیان اس کام کو انجام دیتی ہین تمام شہر مکہ مین دو یا تین ہندی ہین جو کپڑا دھونے کا پیشہ کرتے ہین لیکن وہ مثل ہند کے صاف و ارزان نہین دھوتے اور ایام حج مین اونکو بقدر زیادہ کام مل جاتا ہے کہ ہر شخص کو وقت مناسب پر کپڑے دھو کر نہین دیسکتے اسلیے مناسب ہے حجاج متعدد جوڑے کپڑے اپنے ساتھ لاوین اور اگر چند جوڑے رنگین مثل خاکی زین یا الپکا کے ہون تو بہتر ہوگا۔

بالفعل جو حج کا موسم ہے اسمین سردی کم بلکہ بالکل ہی نہین ہوتی لہذا سرائی لباس کی بہت زیادہ تشویش بیکار ہے صرف بانات وغیرہ کا کپڑا یا شال و لوئی جسکی ضخامت زیادہ نہو ساتھ ہونا کافی ہے۔ جوتیان البتہ دو جوڑے ضرور ساتھ ہون اور ایک جوڑہ جوتا ایسا ہونا چاہیے کہ جسکا پنجہ چھوٹا ہو اور احرام مین جائز ہو سکے۔

عورتون کے واسطے لازم ہے کہ حالت سفر مین تنگ پائجامہ کا استعمال کرین اور ایڑی والا جوتا پہنین پیر مین کوئی زیور نہونا چاہیے اور پائتابہ ضرور ہو تاکہ پیر کھلا نرہے برقع جیسا یا جس وضع کا پسند ہو ضرور ہر عورت پردہ دار کے ساتھ ہو۔

کمل کو چاہے ہندوستانی ہو یا انگریزی ہمنے ہمیشہ سفر مین مفید پایا اس سے بہت آسائش ملتی ہے اور ہر جگہہ کچھ نہ کچھ کام ہی آتا ہے۔

اب ہم ایک مختصر فہرست جسکا شروع اس باب مین ذکر کیا ہے پیش کرتے ہین۔

۱- سامان نوشت و خواند جسمین حسب مطلوب کاغذ و لفافہ چاقو و قلم کتاب تحریر حساب و یادداشت ہو اور مناسب ہوگا کہ اسکے ساتھ ایک مقراض و رشتہ و سوزن و استرہ و مسواک و شانہ و سرمہ اور ایک چھوٹا سا آئینہ بھی رکھ لیا جاوے۔

۲- سجادہ و قرآن شریف۔

۳۔ کھانا پکانے اور کھانا رکھنے کے برتن حسب ضرورت مثل دیگچی و رکابی و لوٹہ و طشت و گلاس و چمچہ وغیرہ ساتھ ہون۔ انھین برتنون کے ساتھ ایک تانبے کا گھڑا یا ٹین کا برتن جہاز پر پانی رکھنے کے واسطے اور ایک چلمچی و حاجتی یعنی پیشاب دانی کا بھی خیال رہے۔ ٹین کے برتن بمبئی مین حسب ضرورت و کار آمد ارزان ملتے ہین اور دریائی سفر مین بہت کام آتے ہین۔ ایک آہنی چولھہ بھی ساتھ ہونا اچھا ہے۔ چولھہ بھی بمبئی مین ملیگا اور گو یہ جہاز پر بہت مفید نہو لیکن قیام قرنطینہ (جسکا بیان آئندہ آوے گا) اور دوسرے سفر مین ضرور کار آمد ہوگا حتی المقدور چولھہ مختصر اور مضبوط ہونا چاہیے۔

۴۔ اشیاء خوردنی یعنی روغن زرد و برنج و آرد و مصالحہ وغیرہ جسکا ہر آدمی خود تخمینہ کر سکتا ہے بہتر ہو کہ ضرورت سے زیادہ ہمراہ نہ لے صرف اسیقدر لیا جاوے کہ ایام سفر بحری کو کافی ہو سکے اور اوسکو بھی بمبئی سے خرید کر انتظام کے ساتھ صندوق یا تھیلے مین رکھ لے۔ ایسی چیزون کے گھر سے ہمراہ لانے مین ریل پر اوتارنے چڑھانے کی تکلیف کے سوا کرایہ بھی دینا پڑے گا۔

بالفعل بمبئی سے دریائی سفر مین مع قیام قرنطینہ جدہ پہونچنے تک اکثر ۲۵ روز صرف ہوتے ہین۔ بمبئی سے روانگی کے وقت کسیقدر بسکٹ و شیرمال جو وہان اس سفر کے واسطے مخصوص ملتے ہین ساتھ رکھے دو تین من کے صرف کے لائق گوشت تازہ اور دس پانچ مرغیان اور کچھ انڈے لیے جاوین (انڈے اگر ادبال کر رکھے جاوین تو چند روز تک خراب نہین ہوتے) اگر پنیر و سارڈین کھانے کی عادت ہو تو کسیقدر اسکا بھی ساتھ رکھنا باعث راحت ہی ہوگا۔ کاغذی لیمو و تمر ہندی و پیاز وغیرہ بھی حسب ضرورت ساتھ رکھنا اچھا ہے نہ کہ بہت زیادہ۔ کاغذی لیمو و شربت لیمو یا شربت بخار اکثر جہاز مین مانع متلی و دوران ہوتا ہے اور چٹنی و اچار کھانے کے ساتھ بہت ذائقہ دیتا ہے اسلیے اہتمام کے ساتھ ان شربت و اچار وغیرہ کا خانہ ساز ہونا اچھا ہوگا۔ آلو ایسے سفر مین غذا کے واسطے جلد تیار ہو جاتا ہے اور اوسکو ہوشیار آدمی کئی طرح فوراً بنا لیتے ہین ہندوستانی ایک خانہ ساز چیز جسکو بڑی کہتے ہین یقینی اس سفر مین رکھنے کے لائق

ہے لیکن اوسکی احتیاط بھی ضرور ہے تاکہ سمندر کی ہوا سے خراب نہو جاوے۔

۵- بستر و فرش - ایک گدا بہنی جو ڈھائی فٹ اور تین فٹ عرض و طول مین ہو بہت زیادہ روئی بھروا کر گھر سے ساتھ لینا چاہیے اور مناسب ہے ایسے کپڑے یا چھینٹ کا ہو جو کہ ایک میلا نہو جاوے - یہ گدہ ریل و جہاز و سفر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ ہر مقام مین آسام دیگا - بمبئی مین جہاز کے استعمال کیواسطے تیار گدے ملتے ہین لیکن اونمین روئی نہایت کم اور پھٹے پرانے کپڑے و چیتھڑے بھرے ہوتے ہین اور وہ دو تین روز کے استعمال کے بعد خراب ہو جاتا ہے - فرش کے واسطے علاوہ گدّے کے جسکو ہم نے بہت مفید سمجھا ہے ایک مختصر دری یا جاجم بھی ہونی چاہیے - دری یا جاجم جو کچھہ ہو تین گز و چار گز عرض و طول کی اگر ہو گی تو زیادہ کارآمد ہو گی (اسکی تفصیل آئندہ کسی باب مین ملے گی) نیز ایک چھوٹی چٹائی جو بمبئی مین دو تین آنے کو ملے گی ساتھ ہونا اچھا ہے تاکہ جہاز مین کمرے کے علاوہ اگر کہین فرش بچھایا جاوے یا دوسرے و تیسرے درجے مین سفر کیا جاوے تو چٹائی اول بچھا کر اوسپر بستر لگانے سے گدا جلد میلا نہو گا۔

چاء کا سامان اگر اوس کے پینے کی عادت ہو ساتھ رکھنے سے جہاز مین ایک دل لگی رہتی ہے - دوران مین بھی چاء مفید ہے اور کھانے کا بھی کسیوقت مین بسکٹ وغیرہ کے ساتھ پینے سے بدل ہو جاتا ہے۔

ہمنے جو سامان اوپر بیان کیا ہے یہ ایسے آدمی کیواسطے مناسب ہے جو تنہا یا ایک دو رفیق کے ساتھ سفر کرنا چاہتے ہون ان چیزونکو اول باہتمام رکھ لیا جاوے تاکہ کام کرتے وقت تکلیف نہو - ہم نے مدراسی وجاویون کو سامان سفر کی ترتیب مین عموماً ہوشیار دیکھا وہ اکثر تمام چیزین جو جدہ تک کافی ہون کئی کئی آدمی ملکر ٹین کے مختلف وضعات کے ڈبون مین بند کر کے ایک صندوق مین رکھ لیتے ہین مثلاً نمک مرچ مصالحہ چھوٹے ڈبہ مین گھی چاول آٹا بڑے مین رکھتے ہین اور اسی صندوق مین جو جگہ خالی رہتی ہے وہان رکابی گلاس چمچہ وغیرہ چھوٹی چیزین لگا دیتے ہین - یہ لوگ اولاً ایسا انتظام

کرنے سے تمام سفر بہتر آرام پاتے ہوں۔

امراء جنکے ساتھ متعدد ملازم اور باورچی ہوں وہ خود اس بیان سے اخذ کرلینگے کہ انکو کسقدر اسباب کی ضرورت ہے اور اگر ترتیب سے رکھینگے تو راحت ہوگی ورنہ بے ترتیبی کی حالت مین گو سب سامان موجود ہو مگر وقت پر جلد نہ ملسکیگا اور ممکن ہے کہ حالت بے احتیاطی مین خراب بھی ہوجاوے۔ امراء ہند کو اپنی ضرورت کے لائق فرش اور ایک کم وزن خیمہ و پاخانہ اور آہنی تہ ہوجانے والا پلنگ و کرسی یا کپڑا لگی ہوئی کرسی ساتھ ہونا موجب آسائش ہوگا۔

حج کے واسطے جب عرفات پر جاتے ہین تو وہان خیمے مین رہتے ہین اسلیے اگر ہندوستان کا بنا ہوا عمدہ خیمہ مع پاخانہ ساتھ ہو تو ضرور کارآمد ہوگا اس موقع کیواسطے کابل ٹینٹ یا ہل ٹینٹ بہت مناسب ہین کیونکہ یہ خیمے چھوٹے اور کم وزن ہوتے ہین اور انکا سفر مدینہ منورہ مین بھی ساتھ رکھنا چندان بار نہین ہوسکتا۔ سفر مدینہ منورہ مین امراء او خصوص مستورات کے واسطے ایک مختصر خیمے اور پاخانے کا ساتھ ہونا بہت ضرور ہے سفر مدینہ منورہ مین دھوپ سے محفوظ رہنے کے واسطے تو شغدف (جسکا بیان آئندہ آویگا) مین بھی بسر ہوجاتی ہے لیکن پاخانے کا ساتھ ہونا ہر فرد بشر اور خصوص عورات کے واسطے ایک لازمی بات ہے۔

مکہ مکرمہ مین بھی خیمے اور پاخانے فروخت ہوتے ہین اور کرایہ پر بھی ملتے ہین اور گو ہمارے کابل ٹینٹ کے مقابلے مین آرام دہ نہین ہوسکتے تاہم ہلکے اور اچھے ہوتے ہین۔ اگر خیمہ ہمراہ نہو اور سفر مدینہ منورہ مین اوسکی احتیاج متصور ہو تو مکہ مکرمہ مین بہ نسبت کرایہ کے خریدنا بہتر ہوگا اور قبل از استعمال اسکو مکمل کر لینا چاہیے۔ اگر اتفاق سے کرایہ پر عمدہ اور مضبوط خیمہ مع پاخانہ دستیاب ہوجاوے تو خریدنے کی نسبت بہر نوع تخفیف بھی ہوگی۔

پلنگ آہنی اور کرسی جسکو ہمنے ابھی بیان کیا ہے جہاز پر بھی کام دیگا اور ایام قیام مکہ معظمہ مین بہت ہی مفید ہوگا اور سفر مدینہ منورہ مین اگر ساتھ ہو تو

تھوڑی دیر کی استراحت منزل بھر کی تکان کو دور کر دے گی - یہ دونون چیزین بمبئی مین مختلف وضع و قیمت کی بآسانی مل سکتی ہین -

الغرض جو چیزین ہم نے اس باب مین بیان کی ہین غالبًا عازمان بیت اللہ کو کافی اور مفید ہونگی لیکن سوا اسکے اگر کوئی دوا یا اور کوئی چیز حسب تجویز کسی تجربہ کار کے معلوم ہو تو اوسکو ضرور رکھنا چاہیے - بعض حجاج کا تجربہ ہے کہ سمندر مین جبکہ صدمہ طوفان سے دوران سر اور استفراغ ہوتا ہے تو سوڈا واٹر بہت تسکین دیتا ہے لہذا اگر گرانباری کا خیال نہو تو ایک دو درزن بوتلین بمبئی سے ساتھ لے لینا مناسب ہوگا ورنہ جہاز پر بھی مہتمم باورچیخانہ فروخت کرتا ہے لیکن وہ حالت سفر کی وجہ سے ایک بوتل کی قیمت چار آنے لیتا ہے اگر خیال گرانباری یا زیادتی مصارف بوتلین ساتھ رکھنے کو مانع ہو تو سوڈا اور ٹارٹرک ایسڈ کا سفوف بھی قریب قریب یہی کام دے گا - اس سفوف کے بکس بمبئی مین ہر جگہ بہت ارزان ملتے ہین -

پاسپورٹ

قبل از روانگی ہر شخص کو اپنے حاکم ضلع سے پاسپورٹ حاصل کرنا ضرور ہے جو ہندوستان کی ہر کلکٹری سے بلا ادائے کسی قسم کی فیس کے ملتا ہے یہ پاسپورٹ گویا اسبات کی سند ہے کہ اسکا حاصل کرنے والا رعایائے انگلش اور بارادہ حج کی غرض سے عرب کو جاتا ہے اور اگر اوسکو کوئی ضرورت یا امر قیام عرب سرکار انگریزی سے مدد لینے کی ہو تو کانسل انگریزی مقیم جدہ کو اوسکی نسبت زیادہ تحقیقات کرنے کی حاجت نہو گی -

اگر بوجہ ناواقفیت یا عجلت روانگی کے اپنے ضلع سے پاسپورٹ نہ لیا گیا ہو تو بمبئی مین کمشنر پولیس کے آفس سے حاصل کیا جاوے - یہان بھی یہ کاغذ مفت ہی ملیگا - بائی کلہ پولیس اسٹیشن جہان کمشنر پولیس کا دفتر ہے بھنڈی بازار اور جائے قیام مسافران سے قریب ہے -

پاسپورٹ چاہے اپنے ضلع سے لیا ہو یا بمبئی سے حاصل کیا ہو بعد خریدنے

ٹکٹ جہاز کے مع ٹکٹ پاسپورٹ آفس مین پیش کرنا چاہیے تاکہ کلرک مجاز اوسپر
نمبر ٹکٹ لکھ دے اور نیز اپنے رجسٹر مین درج کرلے۔

پاسپورٹ کے دو ورق ہوتے ہین اور اونکی پشت پر عربی اردو اور بنگالی مین
وجہ اجراے پاسپورٹ اور اوسکے استعمال کی ہدایتین تحریر ہوتی ہین۔ بندر جدہ مین پہونچکر
جب جہاز سے اوترین تو پاسپورٹ ساتھ رہنا چاہیے کیونکہ کنارہ سمندر پر جہان حاجی
اوترتے ہین وہان ملازمان کانسل انگریزی موجود ملین گے ایک ورق اونکو دیدیا جاوے
اور دوسرا اپنے پاس رکھا جاوے اگر کنارے پر پاسپورٹ دینے مین کمی وجہ سے تامل پایا جاوے
تو محل اقامت پر پہونچکر اوسکا ایک ورق دفتر کانسل مین بھجوایا جاوے۔

یہ بھی خیال رہے کہ یہ پاسپورٹ جو آپ اپنے ضلع یا بمبئی سے حاصل کرینگے
صرف حج اور ایام قیام عرب کے واسطے ہے۔ اگر سواے عرب کے بیت المقدس یا
استنبول وغیرہ کو جانا ہو تو دوسرا کاغذ کہ اوسکو بھی پاسپورٹ ہی کہتے ہین مگر وہ اصل
وہ پروانہ راہداری ہے سکریٹریت یعنی دفتر گورنمنٹ سکریٹری سے لینا چاہیے اور اگر
عرب مین آکر دوسری ولایت کا قصد ہو تو کانسل مقیم جدہ سے درخواست کرنے پر میسر ہوسکتا ہے
ممالک تحت دولت عثمانیہ مین بغیر پاسپورٹ کسی باشندہ رعایاے
انگریزی کو سفر کرنا نہ چاہیے۔

تخمینۂ مصارف و زرِ ہمراہی

بالفعل ہم اور طرف متوجہ ہونے سے پہلے اسبات کو بیان کرنا مناسب سمجھتے ہین
کہ حجاج صرف کے واسطے روپیہ ہمراہ لانے یا بھیجنے کا کیونکر انتظام کرین۔ عام حجاج کو
اور سرسری تخمینے کے بموجب علاوہ اون اشیا و سامان کے جو گھر سے لیکر چلین کم از کم
تین سو روپیہ کی فکر کرنا چاہیے اسلیے کہ قریب ڈیڑھ سو روپیہ کے تیسرے درجے کے
کرایہ جہاز کے آنے جانے اور کرایہ شتر از جدہ تا مکہ مع عرفات و آمد و رفت
مدینہ مین صرف ہونگے۔ ایکسو روپیہ خورد و نوش قیام مکہ مکرمہ و نذر معلم کرایہ مکان

قربانی اور خیرات کے واسطے سمجھنے چاہئیں باقی بچا ہوا روپیہ خرید تبرکات و اخراجات نا معلوم کے واسطے جنکا تخمینہ اول سے کوئی بھی نہیں کر سکتا اپنی جیب میں موجود رہنا دور از عقلمندی نہیں ہے۔

یہ تخمینہ تین سو روپیہ کا ادنےٰ درجے کا ہے جسمین بمشکل اور کفایت شعاری سے سب خرچ پورے ہون گے۔

حجاج قلیل یا کثیر مقدار روپیہ مکہ مکرمہ کے اخراجات کے واسطے بنظر احتیاط بہتر ہے کہ حتی المقدور اپنے ساتھ ہی بحفاظت رکھین۔

مسرس طامس کوک اینڈ سن نہایت کم فیس لیکر محض فائدہ و راحت حجاج کے واسطے بمبئی مین روپیہ جمع کر لیتے ہین اور اپنے اجنٹ مقیم جدہ کے نام چک دیدیتے ہین جسکا روپیہ جدہ مین فوراً وصول ہو جاتا ہے بہر طور روپیہ کے لین دین مین اس کمپنی سے معاملہ رکھنا ہر طرح قابل اطمینان ہے۔

مین حجاج کو کبھی اسے نہ دونگا کہ وہ کسی مین تجارت پیشہ جدہ یا مکہ مکرمہ یا کسی اور غیر مشہور دوکاندار کے نام بمبئی سے ہنڈوی لکھوا کر لاوین کیونکہ یہ لوگ یہان کے مختلف مروجہ سکون مین زر ہنڈوی ایسے حساب سے ادا کرتے ہین کہ بیشتر چھ روپیہ فیصدی خسارہ ہو جاتا ہے اور پھر اہل ہند کو ان سکون کے سمجھنے اور ضرورت کے وقت انکو صرف کرنے مین مشکل ہوتی ہے۔

ہم مدت سے دیکھتے ہین کہ یہان کے جسقدر مروجہ مختلف سکے ہین سبکی قیمت کم و بیش ہوتی رہتی ہے مگر ہندوستان کا روپیہ ہمیشہ ایک بھاو پر چلتا ہے۔

میری رائے مین مناسب ہوگا کہ حجاج بیشتر ہندوستان کا ہی روپیہ ساتھ لاوین یا اوسکے ہی ملنے کا عرب مین بھی بندوبست کرین۔

ہندوستان کا کرنسی نوٹ بھی یہان ہراجاطے کا چل جاتا ہے لیکن تین روپیہ سے پانچ روپیہ تک بٹا دینا ہوتا ہے لیکن جدہ مین ایسی کے وقت کرایہ جہاز مین بلا نقصان لے لیا جاتا ہے اور اوسوقت مین دوسرے نوٹون کا بھی اگر روپیہ درکار ہو

تو بلا کسی خسارے کے ملجاتا ہے۔ الغرض اپنا روپیہ ساتھ لانا سب سے اچھا ہے یا ضروری مصارف کے لائق ساتھ ہو اور باقی نوٹ ہون۔

روپیہ لانے کو یہ تدبیر بھی غیر مناسب نہوگی کہ مثلاً عازمان حج اپنے وطن مین اگر کسیکو معتبر جانتے ہون اور اوسکے اقارب کی بود و باش یا تجارت جدہ یا مکہ مکرمہ مین ہو تو اوس سے روپیہ کا بندوبست کرلیا جاوے جیساکہ شیخ عبدالرشید و عبدالحمید صاحب ساکنان دہلی ابناء حاجی علی جان صاحب مرحوم جنکی تجارت اونکے وطن اور مکہ مکرمہ دونون جگہون مین کامل عروج پر ہے اونسے بندوبست کرنا عین مصلحت وقت ہے اسیطرح مرادآباد کے کارخانہ تجارت ظروف کا بھی ہزارہا روپیہ کا لین دین مکہ مکرمہ سے ہرسال ہوتا ہے اور ہم ہرآئنہ یقین کرتے ہین کہ اس کارخانے کو حاجیون کی مدد مین دریغ نہوگا۔ نیز ممکن ہے کہ مختلف اضلاع ہند کے سوداگر اور کارخانے مکہ مکرمہ سے اپنا حساب رکھتے ہون اور وہ حاجیون کے بھی روپیہ کا انتظام کردین۔ بہرطور کسی مشہور سوداگر یا کارخانے سے بندوبست کرنا نہایت بہتر ہے ورنہ نوٹ ہمراہ ہون

اسبات کو حاجی خوب ذہن نشین کرلین کہ جدہ یا مکہ مکرمہ سے منی آرڈر کا قاعدہ نہین ہے یہان کوئی داد و ستد غیر ممالک سے بوساطت ڈاکخانہ نہین ہوتی اور نہ کبھی اسوقت تک ہوئی ہے۔ اسیطرح جدہ مین انگریزی کونسلات سے بھی کوئی سلسلہ داد و ستد کا نہین ہے نہ وہان منی آرڈر آتا ہے نہ وہان سے جاتا ہے نہ کسیطرح وہان سے نوٹ کا روپیہ مل سکتا ہے۔

مجھے بہت تعجب ہے کہ اکثر حاجی جنھون نے مکہ مکرمہ کا سفر کیا ہے اپنی کتابون مین کیونکر بلاتحقیق لکھا ہے کہ عرب کو منی آرڈر جاتا ہے اور انگریزی کونسلات سے نوٹ وغیرہ کا روپیہ ملتا ہے حالانکہ عرب مین اسکی کوئی اصل نہین ہے۔

تجویز سفر

بتوفیق ایزدی جبکہ آپ کو انتظام خانہ داری و فراہمی اسباب ضروری سے

اطمینان حاصل ہو جاوے تو اول یہ اندازہ ضرور ہے کہ آپ قبل حج کے زیارت مدینہ منورہ
سے فیضیاب ہونا چاہتے ہین یا بعد۔

اگر قبل از حج زیارت روضۂ منورہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہونا منظور
ہے تو بمبئی سے اوس جہاز مین روانہ ہونا بہتر ہوگا جو ماہ شعبان کی پہلی دوسری تاریخ روانہ ہو
تا کہ ماہ رمضان المبارک آپ کو مکہ مکرمہ مین نصیب ہو۔ اکثر آخر ہفتے شوال مین
قافلہ مدینہ منورہ کو جاتا ہے اور آخر ذیقعدہ مین واپس مکہ مکرمہ آجاتا ہے جو لوگ اول
مدینہ ہو آتے ہین اون کو حج سے ایک ہفتہ بعد جدہ مین ہندوستان آنے کو
جہاز تیار ملتا ہے اور عموماً اول ہفتہ محرم مین بمبئی پہونچ جاتا ہے۔ اگر آپ
مکہ مکرمہ کے رمضان کی فضیلت حاصل کرنا چاہتے ہین تو پانچ مہینے آپ کے
کل سفر حج کو درکار ہون گے۔

اگر آپ کو بعد از حج مدینہ منورہ جانا مرکوز خاطر ہے تو ممکن ہے کہ آپ ہندوستان
سے ذیقعدہ کے اول ہفتے مین چلنے والے جہاز پر روانہ ہو کر بسہولیت حج سے چند روز
پیشتر مکہ مکرمہ مین پہونچ سکتے ہین اور بعد از انفراغ حج آخر ذی الحج مین مکہ مکرمہ سے روانہ
ہو کر اور زیارت مدینۂ منورہ سے مستفیض ہو کر آخر ماہ محرم مین مکہ مکرمہ واپس آجاوین گے
اور اسوقت بھی آپ کو ہندوستان واپس لانے والے جہاز جدہ مین موجود ملین گے
اگر آپ ان جہازون مین ہندوستان کو واپس آوین گے تو انشاء اللہ قریب قریب ۲۰ صفر تک
بمبئی پہونچ جاییگا۔ اس حساب سے حج و زیارت دونوں کے واسطے چار مہینے
سے بھی کم صرف ہون گے۔

تجربہ اس بات کے ظاہر کرنے کو مجبور کرتا ہے کہ حتی المقدور بمبئی سے سب سے
آخر جہاز مین روانہ ہونا قرین مصلحت نہین ہے کیونکہ جو لوگ آخر جہاز مین آتے ہین وہ
حج سے عموماً دو چار روز یا نہایت درجہ ایک ہفتہ اول جدہ مین پہونچتے ہین اور
فوراً جدہ سے روانہ ہو کر داخل مکہ مکرمہ ہوتے ہین وہان سے صرف ایک ہی دو دن
بعد عرفات پر جاتے ہین لہذا حاصل ان کو سلسلہ وار سفر ہی رہتا ہے اور کچھ

نہین ملتی لہذا آخر جہاز مین آنا موجب آرام نہین ہے - علاوہ ازین ایام قرنطینہ کا بھی لحاظ ضرور ہے اگر آخر جہاز مین آیئے گا اور کسیوجہ سے ایام قرنطینہ مین افزائش ہوگئی تو حج کے فوت ہو جانے کا اندیشہ رہے گا -

قرنطینہ کا بیان آئندہ سلسلہ وار عنقریب گوش گذار ناظرین ہوگا -

بمبئی داخل ہونا

جسوقت آپ کا مصمم عزم حج وزیارت رسول اکرم کا دل نشین ہوجاوے تو لازم ہے تفکرات دنیاوی ومحبت وطن اور دیگر وساوس کو دل سے نکالکر خویش واقارب واہل وعیال سے بخوشی رخصت ہوکر شنبہ کے دن گھر سے روانہ ہونا مستحسن ہے - جسوقت گھر سے باہر آیئے مساکین کو کچھ صدقہ دیجیے اور محلہ کی مسجد مین دو رکعت نماز نفل ادا کرکے بشادمانی تمام ہمراہیون سے الوداع کہتے ہوے اونکو خدا حافظ کہکر روانہ ہوجیے -

اس موقع پر ہم کرایہ ریل اور راستے کی تفصیل کہ کہان کے باشندے کوکس راستہ سے سفر کرنا چاہیے خالی از طول نہین سمجھتے اوراسلیے اس امر کو اونھین کی رائے پر موقوف رکھتے ہین کیونکہ اب ہندوستان کے قریب قریب ہر قطع مین ریل جاری ہے اور مسافر خود دریافت کرسکتے ہین کہ کس راستے سے اونکو کی مسافت اور تخفیف کرایہ ہوگی -

بمبئی مین ریل کے چند اسٹیشن ہین اور مسافر جس اسٹیشن سے اونکی جاے قیام نزدیک ہوتی ہے اوتر لیتے ہین ہماری رائے مین جو اصحاب جبلپور اور جھانسی کے راستے سے آوین اونکو بائیکلہ اسٹیشن پر اوترنا اور جو حضرات احمد آباد ہوکر آوین اونکو گرانٹ روڈ اسٹیشن پر اوترنا بہتر ہے یہ دونون اسٹیشن حجاج کی جاے قیام اور بھنڈی بازار جہان عموماً مسافرونکو راحت ملتی ہے قریب ہین -

بمبئی مین مسلمان مسافرون کے قیام کیواسطے صرف دو مسافر خانے ہین لیکن

یہ دونون تعداد حجاج کو کافی نہین ہین - ایک بھنڈی بازار مین واقع ہے دوسرا ساحل
دریا سے قریب ہے - بھنڈی بازار کا مسافرخانہ کسیقدر تنگ ہے اور کشادہ و
ہوادار مقام پر واقع نہین ہے لیکن بوجہ نزدیکی بازار مسافرون کو بہم رسانی سامان مین
سہولت ہوتی ہے - دوسرا ہوادار اور جہاز پر سوار ہونیکی جگہ سے قریب ہے لیکن
بازار سے دور ہے کرایہ دونون مین کچھ دینا نہین ہوتا لیکن بہت زیادہ آرام بھی نہین
ملتا ہے - بھنڈی بازار کے مسافرخانے مین پانی کا نل بھی جاری نہین ہے مسافر کو
پانی خریدنا پڑتا ہے - اور پاخانے بھی تعداد مسافرون کے لحاظ سے کم اور برے
ہین کھانا پکانیکی کوئی علٰحدہ جگہ نہین ہے - دوسرے مین پانی کا نل برابر جاری ہے
کوٹھریان عمدہ اور صاف ہین صحن مین مسجد بھی بنی ہوئی ہے اور پاخانے بھی متعدد
اور صاف ہین اور کھانا پکانے کی بھی جگہ علٰحدہ ہے - کوٹھریون مین مستورات
کے پردہ کا بھی اچھا انتظام ہو سکتا ہے لیکن اوپر کی کوٹھریون مین پانی لیجانے
مین ایک گونہ تکلیف ہوتی ہے -

بھنڈی بازار مین حجاج کی آمد و رفت کے زمانے مین ہر وقت ہر قسم و ہر کرایہ کے
مکان ملجاتے ہین لہذا برائے نام مسافرخانے مین اسباب اوتار کر اگر تلاش کیا جاوے
تو اوسیوقت مکان حسب خواہش ملجاویگا - ایسا مکان جو چھ سات آدمیون کے رہنے کو
کافی ہو اور اوسمین پانیکا نل اور پاخانہ وغیرہ سب ضروریات کا آرام ہو عموماً دس سے
پندرہ روپیہ ماہوار تک ملجاتا ہے اور جتنا بڑا اور عمدہ مکان مطلوب ہوگا ویسا ہی
کرایہ بھی زیادہ ہوگا - بمبئی مین ایک مہینے سے کم پر مکان نہین دیتے اور کرایہ پیشگی لیلیتے
ہین - جن صاحبونکو کسی سوداگر یا دوست احباب ساکن بمبئی سے معرفت حاصل ہے
وہ قبل از روانگی اپنے وطن کے اونکو لکھکر مکان کا انتظام کر سکتے ہین -

حجاج کی آمد کے زمانے مین بمبئی کے دلال ریلوے اسٹیشن پر موجود رہتے ہین
اور مسافرون کے قیام و آسائش کے انتظام مین مدد دیتے ہین لیکن اپنا بھی کسیقدر
نفع مد نظر رکھتے ہین تاہم اون سے اکثر کام نکلتا ہے اور مختلف حالات بھی معلوم

ہوجاتے ہین لیکن انکی باتون مین آکر اپنا معاملہ بالکل انکے سپرد کردینا عمدہ بات نہین ہے۔ بمبئی مین فکر اقامت سے سبکدوش ہوکر آپ بسہولت تمام اون اشیاے خورد و نوش اور ضروریات کو خوب دیکھ بھال کر خرید کر سکتے ہین جو آپ گھر سے نہین لائے اور جنکا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ جبکہ آپ بمبئی مین سامان ضروری خرید فرماوین تو احرام کے واسطے نئے اور سفید کپڑے کی بھی فکر رکھیے گا جسکی عنقریب سمندر مین ضرورت واقع ہوگی۔

احرام کے واسطے ایک عمل کی بغیر سی ہوئی دو چادرین چاہئین کہ ایک سے تہبند کرکے ستر کو پوشیدہ کیا جاوے اور دوسری کو شانون سے اوڑھ لیا جاوے۔ ہماری راے مین اگر دو احرام ساتھ رکھیے تو مناسب ہوگا ایک کو راستے مین باندھیے اور دوسرا نیا مکہ مکرمہ مین داخل ہونے کے دن استعمال کیجیے۔ بعض صاحبونکی راے ہے کہ احرام کی تبدیلی اوسکی فضیلت کو گھٹاتی ہے اور چونکہ ہمکو اس بابت بحث منظور نہین ہے لہذا اس معاملے کو خود حاجیونکی راے پر چھوڑ دینا مناسب ہے وہ خود اپنا اطمینان کرلینگے۔

عرب کے امراء اور ترکی علی العموم سادہ کپڑا احرام مین استعمال نہین کرتے وہ ترکی احرام کام مین لاتے ہین جو ایک عرض سفید رنگ ہوتا ہے اور اوسپر باریک دھاگے مثل روئین کے کھڑے ہوتے ہین جیسے کہ آپ نے ترکش ٹاول منھ ہاتھ پوچھنے کے دیکھے ہونگے۔ یہ احرام بھی ہر قسم اور ہر قیمت کے بمبئی مین استنبول کے بنے ہوے جامع مسجد کے قریب کے بازار مین ملتے ہین قیمت فی جوڑہ پانچ سے سات روپیہ تک ہوتی ہے۔ اگر استنبولی نملے تو انگلستان کا بنا ہوا بھی ملتا ہے اور قریب قریب وسی ہی صورت کا ہوتا ہے۔

بمبئی مین پہونچکر یہ بھی ضرور ہے کہ اسباب کے صندوق جو زائد آپکے ساتھ ہون اور جنکا سفر بحری مین کھولنا ضرور نہین ہے اونکو قفل وغیرہ سے مستحکم کرلیجیے اور جنکی اور بھی زیادہ احتیاط لازم ہے اونپر ٹاٹ سلوا دیجیے تاکہ جہاز پر چڑھانے اور اوتارنے کے صدمے سے حفاظت رہے۔ اس کام کے واسطے جو سوے

اور ستی آپ خریدین اوسکو بھی ساتھ رکھیے کہ وہ پھر بھی آپکو کام دے گی۔

اگر بمبئی مین کچھہ قیام ہو اور کاروبار سے مہلت اور جہاز کی روانگی مین تاخیر ہو تو وہان کے مشہور بازار اور مکانات و باغات و کارخانہ ہاے تجارت کو بھی دیکھیے کہ خالی از لطف نہو گا۔

جہاز پر جو صندوق آپ کے ساتھ ہون اور جنکو قریب رکھنا منظور ہو اونکے واسطے بہتر ہو گا کہ نیچے کونون پر پاے لگے ہون یا دونون عرض والی طرف مین لکڑی جڑی ہو تاکہ صندوق کے نیچے کا حصہ اونچا رہے اور جبکہ جہاز دھویا جاوے یا خود پانی گر جاوے اور صندوق کے نیچے چلا جاوے تو اوسکا اثر صندوق کے اندر نہ پہونچے جہاز اکثر ہر روز دھویا جاتا ہے اگر صندوق بوجہ پایون کے سطح جہاز سے اونچا ہو گا تو آپ کو اوسکی حفاظت کی زیادہ فکر نہو گی نہ پانی سے اوسکو نقصان پہونچے گا ورنہ یا تو آپ کو اوٹھانا پڑے گا یا پانی اوسکے اندر جا کر کپڑے یا جو چیز اوسمین ہو گی اوسکو خراب کرے گا۔

کرایہ جہاز

اب آپ کو جہاز کا ٹکٹ حاصل کرنا گویا ایک معاملۂ عظیم درپیش ہو گا آپکو اسٹیشن پر اوترتے ہی بہت سی نئی صورت اور شیرین زبان سے گفتگو کرتے ہوے آدمی ملین گے اور اسباب اوٹھانے گاڑی کرایہ کرنے مین مدد دین گے اور ہر طرح اپنا مفید و کارآمد ہونا آپ کے ذہن نشین کرین گے۔ یہ سب دلال ہین۔ اور اپنی معرفت جہاز کا ٹکٹ خریدوانا چاہتے ہین۔ گو اب چند سال سے اِن کیواسطے سرکار سے قواعد مقرر ہو گئے ہین اور یہ لوگ علانیہ فریب دہی سے روکے گئے ہین تاہم جو ان کا شیوہ اور جبلی عادت ہے اوس سے مسافر کو مفر مشکل ہے لہذا بالکل اپنے آپکو انکی بلا سے پرچھوڑ دینا اور انکے قول کا اعتبار کرنا قرین مصلحت نہین ہے۔

بمبئی مین محض حجاج کی نگرانی اور اوسکے جان و مال کی حفاظت اور دلال و

جہاز والون کے فریب سے محفوظ رہنے کے واسطے سرکار انگریزی نے ایک محکمہ موسوم بہ صیغہ حفاظت حجاج قائم کر رکھا ہے اور خوش قسمتی سے آغا عبدالحسین صاحب اس صیغے کے افسر اور محافظ حجاج ہین - آغا صاحب موصوف بالکل خلق مجسم اور پاک مزاج اور اپنی قوم کے نہایت ہی ہمدرد ہین اور حاجیون کے معاملات مین بجید کوشش اور پوری پوری اونکی حفاظت کرتے ہین سب جسے آپ اس عہدہ پر مامور ہوے ہین تمام ایسی باتونکا جن سے حاجیون کو نقصان ہوتا تھا کامل انسداد کر دیا ہے لہذا اگر کسی حاجی کو کوئی بدمعاملگی دلال یا مالک جہاز کی طرف سے پیش آوے تو ضرور ہے کہ آغا صاحب موصوف کو اطلاع دی جاوے تاکہ اوس بے ضابطگی کا فوراً بندوبست ہو جاوے -

بالفعل حاجیون کے جہاز مین حسب ذیل چار درجے ہوتے ہین -

اول - فسٹ کلاس - اسمین کوٹھریان ہوتی ہین - ہر کوٹھری مین تین سے پانچ تک شل ریل کے بنچ رکھے ہوتے ہین اور ایک بنچ ایک آدمی کے واسطے ہوتا ہے یہ کمرہ ہر طرح محفوظ اور لائق آرام اور عورتونکے پردے کیواسطے نہایت مناسب ہے پاخانہ بھی ان کمرون کے قریب ہوتا ہے ہر کمرے کے ایک دو بنچ یا پورا کمرہ جسقدر ضرورت ہو ل سکتا ہے -

دوم - سیلون - یہ جگہ فسٹ کلاس کے کمرون کا صحن ہے عورتین بھی کو چادر وغیرہ کی آڑ کر کے بیٹھ جاتی ہین لیکن ضعیف مرد یا جنکو مرض بحری کا زیادہ اندیشہ ہو اور کرایہ کی بھی تخفیف منظور ہو اونکے واسطے اچھا ہے پاخانہ اس درجے کا بھی وہی ہے -

سوم - چھتری - اول درجے کی کوٹھریون اور سیلون کی چھت ہوتی ہے یہ ایک مسطح کھلی ہوئی جگہ ہے دھوپ سے بچنے کے واسطے اوپر شامیانہ لگا ہوتا ہے مردون کے واسطے بہت مناسب ہے چہار طرف سے ہوا آتی ہے دن کو سمندر کا نظارہ اور رات کو شب ماہ یا ستارون کا لطف عجب مزا دیتا ہے لیکن بارش مین یہان تکلیف بھی ہوتی ہے - پاخانے کیواسطے نیچے فسٹ کلاس مین

آتا ہوتا ہے کرایہ اسکا گاہ سیلون کے برابر کبھی کچھ کم ہوتا ہے۔

چہارم ۔ تتق سیاڈک جو نیچے ہوتا ہے اور اوسمین ایک سطح زمین پر کئی سو آدمی بالالحاظ قطار و شمار کے جہان دل چاہے اور جگہ ملجاوے بیٹھ جاتے ہین اس درجے مین ہوا پہونچنے کے وسائل بہت کم ہین اور پردہ بھی مشکل ہے مسافرون کی زیادتی اور حالت بیماری بہت تکلیف دہ ہوتی ہے اور دو چار دن کے بعد ضرور اسمین بدبو پیدا ہوجاتی ہے اس درجے مین جہاز کی بالائی سطح سے بوسیلہ زینے کے نیچے اوترتے ہین ۔ پاخانے اس درجے والون کے بالائی سطح مین ایک گوشے پر بنے ہوتے ہین حالتِ ضعف اور مرض مین وہانتک جانا سخت تکلیف کا باعث ہے کرایہ اسکا سب سے کم ہوتا ہے۔

فی زماننا بمبئی سے حاجیون کے جہاز روانہ کرنے والے تین حسب ذیل مشہور کارخانے ہین اور گو اونکے علاوہ اور بھی ایک دو آدمی کوئی جہاز کرایہ کے مسافرونکو بھیجتے ہین مگر اونکا کام معمولی نہین ہے اور نہ قابل اعتبار۔

اول ۔ مسرس طامس کوک اینڈ سن انکو گورنمنٹ انگریزی نے اس کام کیواسطے مقرر کیا ہے اور یہ حسب ہدایت سرکار کام انجام دیتے ہین ۔

دوم ۔ حاجی قاسم یوسف یہ بزرگ اکابران بمبئی سے قوم کے میمن ہین اور بہت دن سے اس کام کو کر رہے ہین ۔ انکا ایک دو جہاز ہمیشہ بمبئی سے جدہ آتا جاتا رہتا ہے ۔

سوم ۔ حاجی عبدالحسین شیرازی ۔ انکے جہاز بھی اگرچہ عرصہ دراز سے حاجیونکا کام کرتے تھے لیکن فی الحال دو تین برس سے اونکی توجہ اس کام کے طرف مخصوص مبذول ہے اور کاروبار مین ترقی بھی ہے جہاز بھی بمبئی و جدہ کے درمیان مین جلد جلد آتے جاتے رہتے ہین ۔ بعضے جہاز ان کے چھوٹے اور بعضے بہت اچھے خاص حاجیون کے سفر کے لائق ہین ۔

فی الحال قواعد سرکاری کی پابندی کے لحاظ سے طامس کوک اینڈ سن کا

معاملہ صاف اور قابل اطمینان ہے - جہاز کی روانگی کی تاریخین جو اول سے چھاپ کر
مشتہر کردیتے ہین عموماً اوسپر پابند رہتے ہین اگر اتفاقیہ کبھی ایک دو دنکی تاخیر ہو جاتی ہے تو
حجاج او مسافرون کو بلکہ تمام ہندوستان ہین اوس تاخیر کی خبر کردیتے ہین تاکہ مسافرونکو تکلیف نہو
کرایہ جہاز بھی طامس کوک اول سے ظاہر کرتے ہین اوسمین فرق نہین ہوتا
ان کے ٹکٹ ہندوستان کے ہر سرکاری خزانے سے ملتے ہین اور ہندوستانی
ریاستون کے اجنٹ ورزیڈنٹ کے دفتر مین موجود رہتے ہین نیز ہندوستان
کے تمام بڑے شہرون مین اونکی اجنٹ بھی مقرر ہین جنسے سب حال معلوم
ہو سکتا ہے اور ٹکٹ بھی مل سکتا ہے -

طامس کوک کو بمبی سے درخواست کرنے پر مسافر کی جائے قیام سے مع ریل اور
جہاز جدہ تک اور پھر جدہ سے بمبی اور وطن تک ایک ٹکٹ مل سکتا ہے ایسے
ٹکٹ کو وہ تھرو ریٹرن ٹکٹ کہتے ہین - اسیطرح مقام روانگی سے جدہ تک ٹکٹ
دیسکتے ہین جسکا نام سنگل ٹکٹ ہے - اور صرف جہاز کا سنگل یا ریٹرن ٹکٹ
جیسا منظور ہے مل سکتا ہے -

ریٹرن ٹکٹ مین جہاز کے کرایہ مین بہت مناسب تخفیف دیتے ہین - نیز انکا
ٹکٹ سرکاری خزانے یا کسی جگہ سے خریدنے مین کوئی بے اطمینانی نہین ہے
کیونکہ اگر ٹکٹ خرید کر جانا ملتوی ہو جاوے تو روانگی جہاز سے چند روز پہلے فسخ
ارادہ کی اطلاع دینے پر وہ روپیہ واپس دیدینگے اسیطرح اگر کسی کے پاس
ریٹرن ٹکٹ ہو اور خدا نخواستہ مکہ معظمہ مین مر جاوے تو اوسکے باقی ٹکٹ کا روپیہ
جہان کا وہ رہنے والا ہو اوس خزانہ کی معرفت اوسکے ورثا کو ملجاویگا -

جن صاحبون کے پاس طامس کوک کا ٹکٹ ہوتا ہے اونکو جدہ اور ہر مقام مین
طامس کوک کے اجنٹ وکار پرداز ہر طرح مدد دیتے ہین نیز مثل اور کارخانون کے
یہان دلال بھی حاوی نہین ہین جس کسی کو جو بات استفسار کرنا ہو بذات خود اونکے اجنٹ
واقع دفتر قلعہ بمبی اور بھنڈی بازار سے زبانی یا بذریعہ تحریر معلوم کرسکتے ہین -

ہم ازراہ خیر خواہی اور اپنے ذاتی تجربے کے بموجب حجاج کو صلاح دیتے ہین کہ وہ جہانتک ممکن ہے طامس کوک یا کسی دوسری کمپنی کا ریٹرن ٹکٹ لیکر حجاز کا سفر کرین تاکہ واپسی کے وقت ٹکٹ خریدنے کی تکلیف سے نجات ملے۔

حاجی قاسم یوسف بھی واپسی ٹکٹ دیتے ہین لیکن اونکا واپسی کا انتظام کچھ فروغ پذیر نہین معلوم ہوا۔

حاجی عبدالحسین صاحب کے واپسی ٹکٹ پارسال بہت انتظام سے جاری ہوے لیکن جدہ سے واپسی کے وقت بے ترتیبی واقع ہوئی چونکہ اونکا شروع انتظام تھا یقین ہے اگر اسیطرح توجہ رہی تو انشاء اللہ رفتہ رفتہ معقول انتظام ہو جاوے گا۔

طامس کوک کو بوجہ پابندی احکام سرکاری حاجیون کی روانگی و واپسی مین بہت دلچسپی ہے اور چونکہ اونکو خود بھی ایک خاص کوشش ہے اسلیے اونکو سب جہاز والون پر ترجیح دیجاتی ہے۔

بمبئی مین حج کے موسم مین جسکو ماہ مارچ سے سمجھنا چاہیے کرایہ جہاز حسب ذیل ہوتا ہے۔

فسٹ کلاس ... [illegible] سے [illegible]

سیلون ..... [illegible] " [illegible]

چھتری ...... [illegible] " [illegible]

ڈک .... [illegible] " [illegible]

کبھی کبھی حجاج کی کثرت اور جہازون کی قلت کے سبب سے رقوم مرقومہ بالا سے کرایہ زیادہ بڑھجاتا ہے اور اسکے خلاف حالت مین کم ہو جاتا ہے۔ ہم نے بارہا دیکھا کہ بعض آدمی روانگی جہاز سے صرف ایک دو روز پہلے بمبئی پہونچے یا آخر وقت تک اس امید مین کہ شاید کرایہ کم ہو جاوے ٹکٹ نلیا لہذا اونکو ٹکٹ کم رہجانیکی وجہ سے بہت زیادہ کرایہ دینا ہوا یہانتک کہ بعض آدمیون نے فسٹ کلاس کا ٹکٹ بمشکل سو روپیہ کو حاصل کیا۔

حاجیون کو خود بھی کسیقدر ہوشیاری کو کام مین لانا ضرور ہے دوسرے آدمی کی بات پر بھروسہ کر لینا عقلمندی نہین ہے۔

علاوہ ان درجون کے جو ہم نے اوپر بیان کیے ہین گاہ گاہ کپتان جہاز اور معلم وغیرہ بھی اپنے رہنے کے کمرے مسافرون کو کرایہ پر دیدیتے ہین ان کمرون مین بنسبت اول درجے کے بھی زیادہ آرام ملتا ہے لیکن کرایہ بھی حسب دلخواہ دینا ہوتا ہے اگر کپتان وغیرہ کا کمرہ لینا منظور ہو تو قبل از روانگی جہاز اون سے گفتگو کر کے فیصلہ کر لینا چاہیے۔

مکہ مکرمہ کے بعض مطوف بھی چند سال سے بکثرت ہندوستان مین آتے ہین اور اپنے اپنے حاجیون مین گشت لگا کر موسم حج کے قریب بمبئی پہونچ جاتے ہین اور ایام قیام بمبئی مین یہ بھی حاجیون کو اگر اونکی مطوفی مین ہون مدد دیتے ہین اور دوسرے حاجیون کو بھی اپنی سپردگی مین لینے کی خواہش کرتے ہین گو ہر آدمی آزاد ہے تاہم اگر اوس معلم کا جو آپ کو بمبئی مین ملے آپ پر کوئی حق نہو تو ضرور نہین ہے کہ آپ اوسکی خدمت کے لالچ سے اوسکو اپنا معلم قبل از پہونچنے عرب کے مقرر کر لین۔ نئے قواعد کے بموجب ہر ٹکٹ پر اوسکی قیمت یعنی جسقدر روپیہ اوسکی بابت دیا گیا ہے لکھی ہوتی ہے لہذا خریدنے کے بعد اوسکو دیکھ لینا چاہیے کہ جسقدر روپیہ دیا گیا اوتنا ہی لکھا ہے یا نہین۔

جہاز پر سوار ہونا

بمبئی سے ٹکٹ جہاز حاصل کرنے کے بعد مسافرونکو روانگی جہاز کی تاریخ تحقیق کرنا ضرور ہے اگرچہ ہر ٹکٹ پر تاریخ روانگی تحریر ہوتی ہے لیکن اتفاقیہ تاخیر و تغیر تاریخ ہونا ممکن ہے۔ روانگی جہاز سے ایکدن پہلے بھنڈی بازار و دیگر مقامات قیام حجاج کے سامنے بذریعہ منادی روز و وقت روانگی کا اعلان کر دیا جاتا ہے منادی سنکر حجاج کو لازم ہے اپنا سامان باندھکر درست کر لین اور ساعت مقررہ پر جہاز پر پہونچ جاوین۔

سفر مین جسقدر انبار و زوائد کم ہون راحت ملتی ہے ۔ چند سال سے بنظر آسائش حجاج جہاز کو ڈاک یعنی گودی مین لاکر مسافرون کو سوار کرنیکا قاعدہ جاری ہو گیا ہے گودی وہ جگہ ہے جہان جہاز کنارہ سمندر پر آجاتا ہے اور مسافر اس طرح سوار ہو جاتے ہین جیسے ریلوے پلیٹ فارم سے ریل گاڑی مین چڑھ جاتے ہین لہٰذا اگر جہاز گودی مین ہو تو آپ تمامی تفکرات سے بچ جاوینگے اسباب گاڑی یا مزدورن پر میدان گودی مین لیجایئے اور بسہولت تمام سوار ہو جایئے۔

اگر جہاز سمندر مین کھڑا ہے تو جس بندر سے قریب ہو یا جس بندر سے آپکا دل چاہے (بمبئی مین کئی جگہ کشتی پر سوار ہونے کے ہین جنکو بندر کہتے ہین ان سب مین پالو بندر بہت پر فضا مقام ہے) کشتی کرایہ کر کے سوار ہو لیجیے اور اسباب بھی اپنے ساتھ رکھکر جہاز پر چلے جایئے۔

بمبئی مین کشتی کا کرایہ فی آدمی دو آنے مقرر ہے یا جو باہم فیصلہ ہو جاوے اور مزید برآن پولیس نگرانی کو موجود رہتا ہے پس کوئی کشتی والا خلاف قانون زبان نہین ہلا سکتا۔

کشتی کو ملاح جہاز کے برابر لیجا کر روک دیگا اگر خفیف سامان ہے تو خود مفت مین اوپر چڑھا دیگا ورنہ بھاری سامان کا کچھ کرایہ اوپر چڑھانے کی مزدوری لیگا۔

دلال جسکے معرفت آپ نے ٹکٹ خریدا ہے یا جسنے آپکے قیام وغیرہ کا بندوبست کیا ہے وہ بھی عموماً جہاز تک بھی پہونچاتا ہے ٹکٹ کے معاملے مین اب دلالون کی زیادہ چالاکیان کام مین نہین آتی ہین کیونکہ سرکاری قوانین مانع ہین لیکن حجاج کی جو کچھ وہ خدمت کرتے ہین اوسکے معاوضے مین کسیقدر انعام کے ضرور امیدوار ہوتے ہین۔

جہاز کی نشست

جہاز مین سوار ہونے کے بعد لازم ہے کہ جس درجے کا ٹکٹ آپکے پاس

ہے اوسی درجے مین اپنا اسباب رکھیے اور بستر بچھائیے۔

سب مسافرون کے سوار ہو جانے کے بعد اہل جہاز اپنے اطمینان کی واسطے کہ کوئی آدمی بلاٹکٹ سوار نہو گیا ہو ٹکٹ کا ملاحظہ کرتے ہین اور ڈاکٹر و اہل پولیس اس خیال سے کہ جہاز والے نے اوس تعداد سے زیادہ مسافر نہ بھر دیے ہون جو اوس جہاز کے واسطے سرکار سے مقرر ہے شمار کرتے ہین۔ بلاٹکٹ والون کو اہل جہاز پولیس کی اعانت سے اوتار دیتے ہین اور اگر تعداد مقررہ سے زیادہ آدمی ہوتے ہین تو خود مزاحمت کرتے ہین۔

فسٹ کلاس یا اول درجے کے ٹکٹ پر بیشتر کوٹھری کا نمبر لکھا ہوتا ہے لہذا آپکو اوسی کوٹھری مین جانا چاہیے جو نمبر اوس ٹکٹ پر دیا گیا ہے۔ عام قاعدہ ایسا ہے کہ اگر پوری کوٹھری آپ کے پاس ہے تو اوسمین کوئی غیر آدمی نہ آوے گا ورنہ مرد ایک کوٹھری مین اور عورت دوسری کوٹھری مین بٹھائی جاوین گی۔ اول درجے کے ٹکٹ پر کوٹھری کا نمبر اگر نہو تو لکھوا لینا ضرور ہے۔

ضروری اسباب کھانے پینے کا قریب رکھنا چاہیے اور زائد صندوق جنکا سفر مین کھولنا لازم نہین ہے کپتان کے سپرد کر دیے جاوین تاکہ وہ مال کی جگہ مین رکھ دے اور منزل مقصود پر آپکے حوالے کر دے۔

ایک حاجی جسکی ہمراہی مین آٹھ دس آدمی مختلف رتبے کے ہون اونکے لیے یہ نہایت مناسب تدبیر ہوگی کہ اپنے اور عورات کے واسطے فسٹ کلاس کا ایک کمرہ لیا جاوے ایک دو ٹکٹ سیلون کے ہون کہ جن نوکر کی زیادہ ضرورت رہتی ہو وہ کمرے کے سامنے موجود رہے اسیطرح چھتری کا بھی انتظام ہو کہ جب ہوا کھانیکو دل چاہے تو وہان بیٹھ سکین باقی ڈک مین رکھے جاوین اسباب وغیرہ کے ساتھ رہین۔

جہاز پر کھانے اور پانیکا انتظام

جبتک کہ مسافر اپنی اپنی جگہ پر قائم ہو جاوین اور اسباب ترتیب سے نہ رکھ دیا جاوے

ایک عجب قسم کی وحشت اور پریشانی عائد ہوتی ہے لیکن تین چار گھنٹے بعد خاموشی شروع ہو جاتی ہے اور جہاز کی روانگی کے دوسرے روز شہر محموشان کا سمان معلوم ہوتا ہے جہاز پر ہر مسافر کو پانی اور لکڑی ایک دن کے خرچ کے لائق ہر روز مفت ملیگا اور وقت معین اور جائے مقررہ پر جاکر خود لانا ہوگا۔

پانی و لکڑی کی تقسیم کے وقت ایک طوفان بے تمیزی برپا ہوتا ہے اور مسافروں کے انبوہ و ہجوم و اضطرابی سے بھی گونہ بدانتظامی ہو جاتی ہے اور اضطراب و جلدی کے سبب ضعیف آدمی اور خصوص عورتوں کو جو تنہا ہوں مشکل ہوتی ہے۔

جو آدمی ایسی کشمکش میں خود کام نکالنے کے عادی نہیں ہیں وہ جہاز پر کوئی رفیق تلاش کر لیتے ہیں اور اوسکو کھانا یا کچھ زر نقد دیکر کاربرآری ہو جاتی ہے۔

ملازمان جہاز یعنی خلاصی وغیرہ بھی اگر اونکی زر نقد سے مراعات کیجاوے تو پانی لانے اور ہر ضرورت میں مدد دیتے ہیں۔

کبھی کبھی کسی جہاز پر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ملازمان جہاز کی بے پروائی یا پانی کی کمی کیوجہ سے کوئی روز پانی دینا ناغہ کر دیتے ہیں اسلیے بنظر احتیاط جن صاحبوں کے ساتھ بہت آدمی ہوں یا وہ خود پانی زیادہ خرچ کرنے کے عادی ہوں ایک لکڑی کا پیپہ جسقدر بڑا چھوٹا مطلوب ہو اور جو بمبئی میں مخصوص اس کام کے واسطے ملتے ہیں اور اونمیں قفل لگانے کی بھی جگہ ہوتی ہے خرید کر پانی سے بھر لیں اور اسباب کے ساتھ جہاز پر لیجاویں تاکہ وقت ضرورت کام آوے۔

کھانا پکانے کے واسطے بھی ایک مقام خاص پر متعدد چولھے بنے ہوتے ہیں اور یکے بعد دیگرے مسافر اپنے ہاتھ سے پکاتے ہیں۔ بیشتر جہاز کے واسطے جو تجربہ کار لوگ چاول و دال ساتھ لینے کی فہمائش کیا کرتے ہیں وہ اس سبب سے ہے کہ جلد تیار ہو جاتا ہے ورنہ چاول سفر بحر میں کوئی مفید غذا نہیں ہے۔ چولھونکی قلت اور مسافرونکی کثرت اور کبھی اونکے ملازمان جہاز کی شرارت یہاں بھی وہی تکلیف وہ ہوتی ہے جیسی لکڑی و پانی کی تحصیل میں پیش آتی ہے۔ اگر ان نوکروں سے ایک قلیل مراعات

ہوتی رہے تو ہر جگہ آرام ملتا ہے - اکثر چند آدمیون کو شریک ہو کر کھانا تیار کرنیمین آسانی ہوتی ہے اور جنکو شرکت منظور نہو وہ کوئی اجرتی رفیق کے مدد سے کاربرآری کر سکتے ہین - باورچی یا جس آدمی کو کھانا پکانیکی عادت ہے وہ ان چولھون پر بھی آگے پیچھے اپنا کام کر ہی لیتا ہے تاہم اگر آپ کے ساتھ باورچی ہے تو بہتر ہوگا کپتان سے اجازت لیکر یا مہتمم باورچیخانہ کو کچھ دیکر یہ بندوبست کر لیجیے کہ جہان افسران جہاز کا کھانا پکتا ہے وہان آپ کا باورچی بھی پکا لیا کرے - یہان کھانا ہر طرح صاف اور حسب دلخواہ تیار ہوگا اور اضطراب و دوسرون کے تقاضے سے بھی نجات ملیگی - جہاز کے باورچی بھی اگر اونسے کچھ بندوبست کیا جاوے یعنی اجرت دیجائے تو کھانا تیار کر دیتے ہین جو جنس آپ اونکو بھیجدینگے یا وہ خود اگر آپ سے لیجا وینگے فوراً مناسب طور سے پکا کر آپ کے پاس پہونچا دین گے -

عدن پہونچنا

بمبئی سے روانہ ہو کر آٹھوین یا نوین دن جہاز بندر عدن مین داخل ہو کر حسب قواعد قانون بحری لنگر کرتا ہے اگر سوا‌ے مطابقت قانون کوئی اور کام مثلاً پانی یا کوئلہ لینا نہین ہے تو صرف چند گھنٹے کے بعد لنگر اوٹھاتا ہے ورنہ حسب ضرورت ایک دن کبھی اس سے زیادہ قیام ہوتا ہے -

جہاز کو دیکھتے ہی کشتیان خالی کشتیان لیکر پہونچتے ہین اور سوداگر وغیرہ اسباب لا کر موجود ہوتے ہین گوشت گھی ترکاری جو چیز مسافرون کے پاس کم ہو یا جسکی حاجت ہو یہانسے خرید لیتے ہین -

مسافرونکو اگر عدن دیکھنے یا کسی ضرورت سے اوترنے کی حاجت ہو تو لازم ہے اول کپتان سے اجازت لے لین اور ٹھیک وقت روانگی کا دریافت کر لین تاکہ قبل اوٹھانے لنگر کے جہاز پر پہونچ جاوین -

عدن مین جہاز سے کنارے تک کشتی پر جانیکا کرایہ چار آنے فی کس مقرر ہے

لیکن کنارے پر پہونچکر اگر کشتی والہ دریافت کرے کہ کشتی آپ کے واسطے موجود رکھون تو قبول نہ کرنا چاہیے ورنہ وہ کشتی کو لیکر آپکی واپسی کا منتظر رہے گا اور بحساب گھنٹہ اپنا کرایہ محسوب کرکے آپ سے لیگا۔ مسافرون کی واپسی کے واسطے ہر وقت کشتیان کنارے پر موجود رہتی ہین اور پولیس متعینہ بندر مسافرونکو ہر طرح مدد دیتا ہے۔

بندر عدن کے متصل ہی تار گھر اور ڈاک خانہ ہے۔ عدن سے ہندوستان کا محصول تار برقی فی لفظ دو روپیہ ہے اور جدہ و مکہ مکرمہ کو ڈیڑھ روپیہ ہے۔ پیام تار مین کاتب و مکتوب الیہ کے پتے پر بھی محصول لیتے ہین۔ خط کے لیے جسکا وزن چھ ماشہ ہو ہندوستان کیواسطے آدھ آنہ اور عرب و تمام یورپ کیواسطے آدھے اونس کے خط پر ڈھائی آنے ہین۔

بندر کے پاس ہی ایک بازار ہے جہان کچھ سوداگرون کی دکانین اور ہوٹل ہین یہان صرف انگریزی سامان ملتا ہے۔ آبادی عدن یہان سے پانچ میل ہے بگھی گھوڑا کرایہ کیواسطے ہر وقت بندر پر موجود رہتا ہے۔ بگھیان بہانکی صاف اور عمدہ ہین ایک فٹن مین چار آدمی بٹھاتے ہین تین روپیہ آبادی تک لیجانے اور واپس لانے کا لیتے ہین کئی آدمی ملکر اگر کرایہ کرین تو کفایت ہوگی۔

آبادی عدن مین ہر قسم کی چیز ملتی ہے مگر گران۔ یہان عموماً ہندوستانی زبان بولی جاتی ہے اور دوکاندار بھی اکثر ہندی ہین۔

انگریزی سکے یہان سب چلتے ہین لیکن خیال رہے تانبے کا سکہ یعنی ہندوستان کا پیسہ اگر زیادہ آپ کے پاس ہو تو یہان خرچ کر ڈالنا چاہیے ورنہ عرب مین تانبے کا سکہ نہ چلے گا۔

آبادی کے آخر کنارے پر دامن کوہ مین ایک بزرگ سید ابوبکر عیدروس کا مزار ہے اکثر لوگ وہان فاتحہ خوانی کو جاتے ہین اور عمارات قدیم کے کچھ نشان پائے جاتے ہین لیکن اونپر کامل وثوق نہین ہو سکتا۔

آبادی عدن مین مسافرون کو دیکھکر سیاہ فام شمالی قوم کے بچے بھیک مانگنے اور دو کانون پر لیجانے یا راستہ بتانے کے واسطے ساتھ ہو لیتے ہین - ان بچون سے ہوشیار رہنا چاہیے اگر ذرا بھی غفلت ہوتی ہے اور انکو موقع ملتا ہے تو صاف جیب کتر لیتے ہین یا ہاتھ ڈالکر چرا لیتے ہین -

قرنطینۂ کامران

عدن سے چلکر تیسرے دن جزیرۂ کامران ملیگا یہ مقام دولت عثمانیہ کی حکومت مین ہے ہندوستان کے رہنے والے جو حج کو آتے ہین اونکو اس جزیرے مین دس روز بغرض تبدیل آب و ہوا قیام کرنا ہوتا ہے - اس قیام کا نام قرنطینہ ہے -

اس جزیرے مین سمندر کے کنارے پر مکانات خس پوش مثل بارکون کے ایک دوسرے سے جدا بنا دیے ہین ان بارکون مین بلا تمیز اور بغیر لحاظ پردہ وغیرہ زن و مرد کو ٹھہرنا ہوتا ہے - شریف پردہ دار عورتین چادر جا جم جو کچھ اونکے ساتھ ہوں سے آڑ کر لیتی ہین - ایک بارک مین کم از کم پچاس آدمی آتے ہین - ہر بارک پر ایک محافظ رہتا ہے جو بارک کو صاف رکھتا ہے اور رات کو لالٹین جلاتا ہے - ایسی سولہ یا اٹھارہ بارکون کو ایک کیمپ کہا جاتا ہے اور بالفعل چھ کیمپ کل جزیرۂ کامران مین موجود ہین ہر کیمپ کے واسطے ایک ڈاکٹر مقرر ہے جس ترتیب سے جہاز پہونچتے ہین علحدہ کیمپ مین مسافر رکھے جاتے ہین ایک کیمپ کے مسافر دوسرے مین جانے نہین پاتے - خیمہ اگر ساتھ ہو اور ڈاکٹر متعینہ قرنطینہ مانع بھی نہو تو اوسمین رہنے کا انتظام ہو سکتا ہے -

اس جزیرے مین دنکو بہت گرمی ہوتی ہے اکثر ہوا سے تند چلتی ہے اور خاک اڑتی ہے - رات کو گونہ خنکی ہوتی ہے لیکن باہر سونا مضر ہے - شبنم بہت گرتی ہے اور عموماً بخار پیدا کرتی ہے -

مسافر جب اس جزیرے کے بندر مین پہونچین اسباب باندھکر باحتیاط درست کر لین ورنہ اندھ اسباب اگر مناسب ہو اور ڈاکٹر قرنطینہ بھی مانع نہو تو کسی ملازم جہاز کے

سپرد کردین اور ضروری سامان لیکر جزیرے مین چلے جائین - یہان دس روز قیام ہوگا لکڑی و پانی یہان بھی مفت ملیگا اور بھی اشیاے ضروری ملجاتی ہین اور جس چیز کی حاجت ہو اور قواعد قرنطینہ کے بموجب اوسکا استعمال ممنوع نہو تو ڈاکٹر ٹھیکہ دار فراہمی اجناس سے کہکر جو اکثر ہر کیمپ مین رہتا ہے منگا دے گا -

جہاز سے اوترنے اور پھر چڑھنے کا کشتی کا کرایہ اور نیز اسباب کو کنارہ سمندر سے بارک قیام تک پہونچانے کی اجرت حجاج کے ذمہ نہین ہے اگر اسباب اوٹھانے والون کو بطور انعام کچھ دیدیا جاوے تو اپنی خوشی پر منحصر ہے -

قرنطینہ کی فیس دس روپیہ یا جیسا حکم ہو دینا پڑتی ہے اور نادار و مفلس بعد تحقیقات معاف کردیے جاتے ہین -

ہر جہاز کو جو ہندوستان سے آوے دس روز یہان قیام کرنا ضرور ہے گاہ گاہ اگر بدقسمتی سے ہنگام قیام قرنطینہ مسافرون مین مرض وبائی پھیل جاتا ہے تو بجاے دس روز کے قرنطینے کی مدت زیادہ کردیجاتی ہے اور اس زیادتی کا کچھ ایسا پیچیدہ حساب ہے کہ وہ بڑھتا ہی رہتا ہے اور بالآخر جہاز ہندوستان کو واپس کردیتے ہین - پہلے جو ہم تاکید کرچکے ہین کہ آخر جہاز مین آنا خلاف مصلحت ہے وہ اسی اتفاقیہ افزائش کے سبب سے ہے -

کامران مین امسال جنوری سے قرنطینہ شروع ہوگا اور اگسٹ تک رہے گا بعد اگسٹ جو جہاز آوین گے وہ جدہ مین قرنطینہ کیے جاوین گے -

جدہ مین قرنطینہ کے واسطے آبادی سے پانچ میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا جزیرہ واقع ہوگیا تھا وہان پختہ مکانات بنادیے ہین بہ نسبت کامران کے یہان مسافر کسیقدر آرام پاتے ہین -

کامران مین اگر لکڑی و پانی کی زیادہ ضرورت ہو تو اپنی بارک کے محافظ کو راضی رکھنے سے مل جاتا ہے -

جبتک کامران مین قرنطینہ رہتا ہے انگریزی کانسل مقیم حدیدہ یہان

آجاتا ہے اور ہندی حجاج کی خبرگیری کرتا ہے۔

یلملم

کامران سے چلکر دوسرے کبھی تیسرے دن وہ جگہ آوے گی جسکو یلملم کہتے ہین اور ہندوستان سے آنیوالے مسافر حنفی مذہب یہان سے احرام باندھتے ہین۔

چونکہ اس سالے مین مسائل کی بحث منظور نہین ہے اسلیے ہم معافی چاہتے ہین کہ ہمارے سادے سے بیان پر نکتہ چینی نکیجاوے۔

یلملم ایک پہاڑی کا نام ہے جو لب سمندر واقع ہے اور اوس پہاڑی کے نیچے سعدیہ نام ایک چھوٹی سی بستی ہے جو اہل ہند وغیرہ کا میقات ہے حالت رفتار مین وہ پہاڑی جہاز سے نظر نہین آتی لیکن کپتان جہاز جو بارہا حاجیون کو لیجا چکے ہین وہ اوس مقام کو جانتے ہین اور قبل اسکے کہ جہاز اوسکے محاذی مین آوے حجاج کو مطلع کر دیتے ہین۔

یلملم سے اگر براہ خشکی سفر کیا جاوے تو مکہ مکرمہ دو دن کی راہ ہے اور تیس برس پہلے جبکہ عموماً حجاج بادبانی جہازمین آتے تھے یلملم ہی پر جہاز سے اوترتے تھے اور احرام باندھکر کعبۃ اللہ کو جاتے تھے فی زماننا اگبوٹ جدہ مین لنگرانداز ہوتے ہین اور یلملم گویا بالکل ہی ترک ہوگیا ہے۔

حضرات مذہب اثناعشرے اب تک وہین جاکر احرام باندھتے ہین یعنی وہ اول جدہ آتے ہین اور یہان سے بسواری شتر سعدیہ کو جاتے ہین اور وہان سے مکہ مکرمہ پہونچتے ہین۔

احرام کے واسطے جیساکہ ہمنے پہلے بھی بیان کیا ہے دو چادرین بغیر سی ہوئی چاہئین عرض و طول ہر ایک کا اسقدر ہو کہ کمر سے پنڈلی تک بدن چھپ جاوے اور چہار طرف سے بخوبی ڈھانک سکے اور دوسرے جو شانون سے اور چھین ایک طرف سے دوسری طرف تک تمام جسم کو چھپا سکے۔

احرام باندھنے کے واسطے حتی المقدور غسل کرنا اچھا ہے اور اگر بوجوہ ممکن نہو تو وضو ہی کر لے اور خوب پاک صاف ہو کر احرام باندھنا چاہیے۔

احرام کی چار صورتین ہین یعنی قران و تمتع و افراد و عمرہ۔ انہین سے جو صورت منظور ہو یا جسکا وقت ہو اول دو رکعت نماز نفل پڑھکر اوس قسم کے احرام کی نیت کرے اور لبیک کہے۔

اگرچہ تمام سفر حج مین سختی و درشتی ہاتھ و زبان سے منع ہے لیکن بعد احرام کے یہ تمام چیزین یعنے محاربہ شکار دانستہ بال اوکھیڑنا ناخن کترنا جماع کرنا خوشبو لگانا تسانہ کشی کرنا وغیرہ وغیرہ حرام ہین۔

۱- قران وہ ہے کہ حج و عمرے کا ایک ساتھ ہی نیت کرکے احرام باندھا جاوے۔

۲- تمتع وہ ہے کہ اشہر حج مین عمرے کی نیت سے احرام باندھے۔

۳- افراد وہ ہے کہ تنہا حج کی نیت سے ہو۔

۴- عمرہ جو لوگ کہ قبل عید رمضان مکہ مکرمہ مین پہونچین اونکو عمرے کا احرام باندھنا ہوگا۔

اگر آپ حج سے بہت دن پہلے مکہ مکرمہ مین پہونچنے والے ہین تو صورت دوم مناسب ہے کہ مکہ مکرمہ مین پہونچکر طواف کعبہ وسعی و صفا و مروہ و سر منڈوانے یا بال ترشوانے کے بعد احرام کھول دیا جاوے کیونکہ عرصہ دراز تک محرم رہنا آداب احرام مین نقصان لاوے گا۔

اگر حج کے قریب میقات سے گذر ہوا ہے اور آپ تخمینہ کر سکتے ہین کہ دس پانچ روز پہلے حج سے داخل کعبہ ہون گے تو صورت اول اختیار کرنا اچھا ہے اور اگر صورت سوم بھی اختیار کیجاوے تو ممکن ہے۔

صورت ثالثہ بیشتر وہ لوگ عمل مین لاتے ہین جو حدود میقات مین رہتے ہین کہ وہ حج سے ایکدن پہلے یا حج ہی کے دن اپنے گھر سے چلکر عرفات مین پہونچ جاتے ہین۔

نیز حالت احرام مین سر کھلا رکھنا ہوگا اور جوتہ ایسا استعمال مین لانا چاہیے کہ پیر کے اوپر کا اونگلیون کے بعد سب حصہ کھلا رہے۔

حالت احرام مین نماز کی ترتیب اور تلاوت قرآن بہ نسبت فضول بیٹھ کر

وقت گذارنے کے بہتر ہے۔

عورتون کے احرام مین تغیر لباس نہین ہوتا اونکو سر پر ایک رومال باندھنا چاہیے کہ بال تابوسین ہین اور ٹوٹنے نپاوین اور جب باہر نکلین تو برقعہ سے اوس حصہ مین جو چہرے کو چھپاتا ہے تیلیون کی بنی ہوئی کوئی چیز یا پنکھا لگا لیوین کیونکہ کپڑا منھ پر رکھنا یا ڈالنا منع ہے۔ عورتون کے احرام کی چیزین پنکھا وغیرہ بمبئی مین ملتی ہین قبل از روانگی خرید لینا اچھا ہے۔

مطوفان مکہ مکرمہ

یلملم کی محاذات سے یا یون کہیے کہ جس جگہ سے آپ نے احرام باندھا ہے اگر صبحکو گذرا ہے تو شام کو اور اگر ظہر وعصر کے درمیان واقع ہوا ہے تو دوسرے دن آپکا جہاز بخیریت تمام انشاء اللہ بندر جدہ مین داخل ہوگا یہان آپ کو یہ امر تجویز طلب پیش آویگا کہ مکہ مکرمہ مین آپکا مطوف کون ہے یا کون ہوگا۔

مطوف وہ جماعت باشندگان مکہ مکرمہ سے ہے کہ حجاج کو جدہ سے اگر خود لیجاتے ہین یا اپنا آدمی بھیج دیتے ہین اور اکثر مطوفون نے جنکے پاس زیادہ حجاج آتے ہین ساکنان جدہ کو خدمت حجاج کیواسطے اپنا وکیل مقرر کر رکھا ہے لہذا وہ خود یا اونکے ملازم یا وکیل حجاج کے قیام جدہ وروانگی مکہ مکرمہ وغیرہ مین مدد دیتے ہین اور مکہ مکرمہ مین مطوف بذات خاص یا اوسکے رشتہ دار یا ملازم طواف وغیرہ وارکان حج ادا کراتے ہین مقامات زیارت پر لیجاتے ہین عرب کے رسم ورواج سے آگاہی دیتے ہین مکان کرایہ دلانا نوکر کی حاجت ہو تو حسب لیاقت وضرورت آدمی بہم پہونچا دینا اور جملہ ضروریات فراہم ومہیا کرنا گویا انکی خدمت ہے۔ حجاج حسب توفیق انکی خدمت ومحنت پر نظر کرکے زر نقد سے معاوضۂ محنت کردیتے ہین۔ ان لوگونکی یہی معاش اور آمدنی ہے اور حجاج بھی جہانتک ازراہ سیر چشمی انکو زر نقد وپارچہ وغیرہ سے مدد دین حاصل ثواب ہے۔

ہندیون کے مطوف بھی اکثر ہندی ہی ہین اور خالص اہل عرب چند ہی ہونگے لیکن سب ہندی زبان بولتے ہین۔

ہندوستان مین بکثرت ایسے خاندان ہین جنکا مطوف مکہ مکرمہ مین مقرری ہے مثلاً کسی خاندان کا ایک آدمی کسیوقت مین حج کو آیا اور اوسنے خود یا کسیکی سفارش سے ایک آدمی کو اپنا مطوف قرار دیا بعدازان گویا وہ مطوف اوس خاندان کا ہوگیا اسیلیے ہم خیال کرتے ہین بہت آدمی ایسے نکلین گے جو اپنے مطوف کو قبل پہونچنے مکہ مکرمہ کے جانتے ہون گے۔

یہ بھی قرین قیاس ہے کہ پرانے حاجی اوس مطوف کے حال و اوصاف سے جسکو وہ جانتے ہین اپنے رفقاے یا اہل شہر کو جبکہ وہ حج کا ارادہ کرین مطلع کر سکتے ہین اور حاجیون کو اختیار رہے کہ عرب مین پہونچکر اوسی آدمی کو جسکی تعریف وہ اپنے دوست اور پرانے حاجی سے سن چکے ہین مقرر کرلین۔

قدیم الایام سے حسب مشورہ باہمی اور بمنظوری حضرت شریف صاحب مطوفون کے درمیان مین یہ بھی فیصلہ ہوگیا تھا کہ جس مقام کے حاجی جس مطوف کے پاس بکثرت آتے تھے اوس شہر کے تمام حاجی وہی مطوف لے لینے کا مجاز تھا اور اوسکی صراحت کے واسطے ہر مطوف کو ایک ایک سند دیدی گئی تھی تاکہ اوسکی تمیز ہو جاوے اور آئندہ کو کوئی مناقشہ پیدا نہو۔ یہ انتظام عرصۂ دراز سے جاری تھا لیکن بشتر اس بندوبست سے حاجی و مطوف دونون چندان خوش نتھے بارہا ایسا ہوا کہ ایک شخص کسی مطوف کے پاس جانا چاہتا ہے جسکو وہ اول سے جانتا ہے یا جسکی نسبت وقت روانگی اوسکے کسی دوست نے سفارش کی ہے لیکن عرب مین پہونچکر بموجب اوس رسم کے جو یہان جاری تھی اپنی خواہش کے موافق مطوف کے پاس نہین جا سکتا تھا بلکہ فہرست کے حساب سے جس مطوف کے پاس بلحاظ سکونت اوسکو جانا چاہیے مجبوراً جانا پڑتا تھا۔

یہ معاملہ چند سال سے طرح طرح رنگ بدلتا رہا آخر دو سال سے ہمارے انصاف طبع اور آزادی پسند شریف صاحب نے حکم قطعی صادر فرمایا کہ ہر حاجی کو اختیار ہے

جسکو وہ خود جانتا ہو یا جسکو پسند کرے اپنا مطوف مقرر کرے۔

باوجودیکہ حضرت شریف صاحب نے حاجیوں کو آزادی دیدی ہے تاہم بعض وقت مطوف کسی مالدار حاجی کو دیکھ کر بلا اوسکی رضامندی کے اپنے قبضے مین لانیکی خواہش کرتے ہین لیکن اگر حاجی کو اوس مطوف کے پاس جانا منظور نہو اور حاجی بھی اپنی ضد پر مضبوط ہو جاوے تو مطوف صاحب کو خاموش ہونا پڑے گا۔

ناواقف یا سادہ مزاج حاجی کو مطوف یہ دھمکی یا ڈرایا کرتے ہین کہ وہ اوسکو طواف نکرا دینگے پس اگر حاجی مین وقوف اور عقل ہے تو اونکو روک سکتا ہے اور صاف جواب دیسکتا ہے کہ وہ خود طواف کرے گا۔

طواف کی دعائین ناظرین اس کتاب کے دوسرے حصے مین پاوینگے اور نیز علیحدہ چھپی ہوئی بمبی و مکہ مکرمہ مین ہر کتب فروش کے پاس ملتی ہین پس ہر آدمی جو پڑھنا جانتا ہے خانہ کعبہ کے گرد سات بار پھر کر اون دعاؤن کو پڑھ سکتا ہے اور اگر دعا پڑھنے مین دشواری ہو تو صرف تسبیح و تہلیل و تکبیر پڑھتے ہوے سات پھیرے کر لینا کافی ہے اسیطرح سعی صفا و مروہ بھی پوری ہو سکتی ہے۔

جدہ مین جہاز سے اوترنا

جدہ کنارے سمندر پر آباد ہے اوس کے مکانات جہاز سے بہت خوبصورت نظر آتے ہین اور مسافرونکو یکایک دور سے دیکھنے مین ایک شہر پر رونق معلوم ہوتا ہے۔

جدہ کا بندر رسیدھا اور صاف نہین ہے کشتی بڑی پیچ و خم اور محنت سے اوس مقام تک پہونچتی ہے جہان جہاز لنگر انداز ہوتے ہین۔

لب ساحل قرنطینہ آفس اور ٹرکی پاسپورٹ کا دفتر ہے اہل قرنطینہ وقتاً فوقتاً دوربین سے جہازونکی آمد دیکھتے رہتے ہین جب کوئی جہاز آتا نظر پڑتا ہے فوراً زرد پھریرہ چڑھا دیتے ہین جس سے یہ مطلب ہے کہ کوئی مسافر تا حصول اجازت نیچے نہ آنے پاوے۔ بلا اجازت انسپکٹر قرنطینہ مسافر اوترنے نہین پاتے اور ملاح کشتیان جہاز تک نہین لیجا سکتے۔

جس وقت جہاز لنگر انداز ہوا فوراً کپتان کو کنارے پر آکر جہاز و مسافرونکا حال انسپکٹر قرنطینہ سے کہنا ہوگا اور انسپکٹر استفسار و تحقیقات حالات کے بعد مسافرون کو نیچے آنیکی اجازت دیتا ہے لیکن کامران سے چلکر اگر پھر کوئی حادثہ پیش آیا ہے یا مرض وبائی شروع ہو گیا ہے تو ممکن ہے کہ دوبارہ جہاز و مسافر قرنطینے مین رکھے جاوین لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے جو جہاز کامران مین دس روز رہ چکتا ہے وہ اکثر پاک و صاف ہی پہونچتا ہے۔

گاہ گاہ انسپکٹر خود جاتا ہے اور اپنی کشتی کو جہاز کے قریب ٹھہرا کر بعد از استفسار حال جیسا مناسب وقت ہوتا ہے حکم دیتا ہے۔

سال گذشتہ سے جدہ مین ایک نہایت تکلیف دہ قاعدہ قرنطینے کا جاری ہوا ہے یعنی ہر جہاز جو کامران سے وہان پہونچتا ہے باوجودیکہ اوسمین کوئی مرض یا خرابی نہو جہاز و مسافر دونون کو ۲۴ گھنٹے قرنطینہ مین رہنا ہوتا ہے۔ انسپکٹر کا حکم پاتے ہی کشتی والے فوراً جہاز پر آتے ہین اور نہایت بے ترتیبی سے جلد جلد اسباب و مسافرونکو لیکر قرنطینے کے جزیرے مین لیجاتے ہین وہان جاکر اسباب بدستور کشتیون مین لدا رکھتے ہین اور مسافر مکانون مین چلے جاتے ہین اور ۲۴ گھنٹے کے بعد کنارے پر لاتے ہین۔ فرض کیجیے اگر جہاز دوپہر کو پہونچا ہے تو کشتی مین بیٹھ کر دھوپ مین جزیرے تک جانا ہوگا کھانے پینے کی جدا تکلیف ہوگی اور دوسرے دن پھر دھوپ ہی مین واپس آنا ہوگا پھر احرام کی حالت تمام بدن دھوپ سے جلجاتا ہے۔ اس نئے حکم کی موقوفی کی بابت کوشش ہو رہی ہے۔

کشتیبان عموماً سیاہ فام غلام ہین اور بعض عرب بھی ہین زبان انکی عربی ہے۔

حجاج کو لازم ہے کہ ملاحون کی جلدی کا خیال نکرین بلکہ اپنے اطمینان کے موافق جس کشتی مین اونکے ہمجنس سوار ہوتے ہون خود بھی بیٹھ لین۔ اکثر مسافر علیحدہ کشتی لینے کی خواہش کیا کرتے ہین لیکن یہ آرزو جدہ مین پوری نہین ہوسکتی یہان کی کشتیان بڑی ہین جنمین چالیس پچاس آدمی بیٹھ سکتے ہین لہذا کشتی والا دس پانچ آدمیون کو پوری کشتی نہین دیسکتا لیکن اگر

کوئی صاحب اپنے کسی دوست اہل جدہ کو پہلے سے اطلاع دیدین اور وہ اونکے واسطے مخصوص کشتی کا انتظام کردے تو ممکن ہے۔

جہاز سے فی مسافر مع اسباب کشتی مین بٹھاکر کنارے تک لانے کا سرکار تکی سے پانچ قرش (آٹھ آنے سے کچھ کم) مقرر ہے لیکن عموماً ملاح آٹھ آنے لیتے ہین اور مسافر بھی غیر ولایت کے حساب سے ناواقف ہونی کی وجہ سے اودھار و پیہ ہی دیدیتے ہین۔

اگر جدہ مین نئے قاعدے کے بموجب مسافر قرنطینے مین جاوین گے تو فی آدمی ڈیڑھ روپیہ دینا ہو گا۔

مسافر مع اسباب سے غالباً اصلی غرض یہ ہو گی کہ ایک آدمی کا ضروری سامان سفر ہو لیکن یہان ہم دیکھتے ہین حجاج بہت زیادہ اسباب لاتے ہین جسکے اوتارنے مین بلاشبہ ملاح کو تکلیف ہو گی اسلیے بیشتر جن آدمیون کے پاس اسباب زیادہ ہوتا ہے ملاح اوسکی اجرت علحدہ لیتا ہے۔

قرنطینہ پلیٹ فارم پر سب مسافر زن و مرد کشتی سے اوتر آتے ہین اور اونکا اسباب اوسیطرح کشتی مین رکھا رہتا ہے اور ملاح دوسرے جانب جہان اسباب اوتارا جاتا ہے کشتی کو لیجاتا ہے لہذا جسوقت آپ پلیٹ فارم پر آجاوین تو نقد وغیرہ اگر کسی محفوظ صندوق مین نہو یا اور کوئی چیز جسکی دستبرد کا خیال ہو اور بلا تکلف ہاتھ سے اوٹھا سکتے ہون تو اوسکو ساتھ لے لینا مناسب ہے کیونکہ کبھی کبھی ایسی چھوٹی چیزین گم یا دوسرے مسافرون کے اسباب مین ملکر ضائع ہو جاتی ہین۔ حتی المقدور کشتیبان باوجود سیاہ روئی چور نہین ہین لیکن قیمتی چیز کا بے احتیاطی سے چھوڑنا بھی خلاف مصلحت ہے۔

قرنطینہ پلیٹ فارم پر آنے سے پہلے یہ بھی التزام ضرور ہے کہ پاسپورٹ انگریزی جو آپ نے اپنے ضلع یا بمبئی سے حاصل کیا ہے وہ ساتھ ہو جب ہی آپ پلیٹ فارم پر قدم رکھین گے کونسلات انگریزی کا سپاہی پاسپورٹ طلب کریگا

اور اوسکا ہر ایک پرت خود نکال لیگا دوسرا ورق آپ کو واپس دیدے گا۔ پاسپورٹ
گویا اسبات کی علامت ہے کہ آپ رعایاے انگریزی ہین اور کوئی ضرورت ہو تو
کونسل انگریزی سے اوسکے ذریعہ سے مدد مل سکتی ہے۔

پاسپورٹ لینے کے بعد آپکو ایک کمرے کی کھڑکی بتائی جائیگی کہ وہان جائیے
اور ایک روپیہ سات آنے فیس داخلہ یا فیس قرنطینہ ادا کرکے ایک رسید لیجیے۔ اس رسید
لینے کے بعد ایک دروازے کیطرف اشارہ ہوگا جہان پانچ چھ ترکی سپاہی بیٹھے ہونگے
اور جسکے پاس وہ رسید ہوگی اوس رسید کا گوشہ چاک کرکے دروازے کے باہر نکال دینگے یہانسے نکلنے مین بھی
احتیاط لازم ہے کہ سب ہمراہی زن و مرد بچے وغیرہ یکدم ایک ساتھ ہی نکل جاوین اور اول ہی طلب
کرکے سب کے واسطے رسیدین لیجاوین جون ہی کہ آپ اس دروازے کی دہلیز پر (جسکا ابھی
بیان ہوا ہے) قدم رکھین گے کہ آپکو دروازے سے لیکر قریب پانچ چھ گز تک دو طرفہ کرسیون پر
آدمی بیٹھے ہوے ملین گے اور ابھی آپ نے دونون قدم خوب جماکر زمین پر نہین رکھے ہین
کہ ایک آدمی معقول صورت خوش لباس عمامہ عربی سر پر رکھے ہوے آپسے سوال کریگا
کہ آپکا مطوف کون اور مسکن کہان ہے اس سوال کا جواب آپ وہی دین گے جو
ہمنے پہلے بیان کیا ہے یعنے مطوف کا نام بتائیگا جو قبل از روانگی مقرر کر لیا ہے
یا جو آپ کا خاندانی سالہا سال سے چلا آتا ہے۔ اگر کوئی مطوف مقرر نہین ہے اور آپ
کسیکا نام بھی نہین بتاتے تو ضلع و سکونت کی تمیز پر جو شخص آپکا مطوف ہو سکتا ہے
کیا جاوے گا۔ سوال کنندہ اس جماعت موجودہ کا شیخ یا سردار ہے اور اس تشخیص کے
بعد آپکو اوس مطوف یا اوسکے وکیل کے جو حاضر ہو حوالہ کریگا۔ اسوقت سے اس آدمی
پر لازم ہوگا کہ آپکی ہر طرح خبر گیری کرے اور ہر جملہ ضروری مدد دے۔

یہ جگہ جہان آپکے مطوف کی تشخیص ہوتی ہے ایک چھوٹا سا میدان ہے
جسکے چہار طرف لکڑی کا جنگلہ لگا ہے اور اوپر دھوپ کی حفاظت کے واسطے تختے
سے پاٹ دیا ہے ایکطرف کو ایک تختے کی کوٹھری بنی ہے اور اوسمین ایک ترکی افسر
کچھ کتابین اور صندوق لیے بیٹھا ہے۔ یہان آپکو فی آدمی چودہ آنے پاسپورٹ

ترکی کے بابت دینا ہونگے - عورتین جنکے شوہر ساتھ ہون اس فیس پاسپورٹ سے
بری ہین - جب یہ فیس بھی آپ دیچکے تو ایک دروازے سے جو اوس کوٹھری کے
متصل ہے اور جسپر ایک پیرانہ سال مگر غضبناک صورت کا ایک سپاہی کھڑا ہے
باہر نکال دیا جاوے گا -

جو لوگ یہ قرنطینہ و پاسپورٹ کی فیس ادا نہین کرتے اونکو کچھ عرصے روک لیا
جاتا ہے اور جب ادا کرنیوالے نکلجاتے ہین تو سب کے بعد مساکین مین شمار کرکے چھوڑ دیتے ہین

قرنطینہ و پاسپورٹ کی کشاکش اور مطوفین کے سوال و جواب کے بعد آپ اپنے
آپ کو ایک کھلے ہوے میدان مین لب ساحل پاوینگے کہ کشتیان آپ کا اسباب بھرے
ہوے کنارے پر لگی ہین اور مسافر جو پہونچتے جاتے ہین اونکا اسباب مزدور زمین پر
لاکر بے ترتیب ڈال رہے ہین اور غریب مسافر خود بھی کشتی سے لاکر جمع کر رہے ہین جو
اسوقت ایک طوفان بے تمیزی ہوتا ہے ادہر اسباب نکل رہا ہے اودھر اسیکی
فکر ہے ایک طرف ملاح و حمال شور و غل مین مصروف ہین دوسری طرف عرب لڑکے
شربت وغیرہ بیچتے پھرتے ہین غرض اسباب کی حفاظت اور اوسکا ایک جگہ جمع کرنا
اور نگاہ رکھنا ضرور ہے - مطوف کا آدمی اکثر اپنے اپنے مسافرون کے ساتھ رہتا
ہے اور اونکو ہر بات مین مدد دیتا ہے -

یہ جگہ جہان آپ کا اسباب کنارہ سمندر پر رکھا جا رہا ہے داخل شہر نہین ہے
بلکہ دروازہ شہر اور کنارہ سمندر کے درمیان مین ایک میدان واقع ہو گیا ہے اسی میدان
مین ایک قہوہ خانہ بھی ہے جہان لمبے ڈھنگی چارپائیان بچھی ہین اور عرب بیٹھے قہوہ
و چاے پی رہے ہین - ایسے اور سب قہوہ خانون مین ہر ایک بیٹھ سکتا ہے - ایک
مسجد بھی اسی قہوہ خانہ کے قریب ہے جسکو سال گذشتہ مین اہل ہند مقیمان جدہ نے
مرمت کرکے قابل ادائے نماز کر دیا ہے اور نہر کا نبع بھی اسکے پاس ہے جو ایک
برج نما شکل خوبصورتی سے تعمیر کیا ہے اسکے بعد دروازہ شہر ہے -

کنارہ سمندر سے سب اسباب اوٹھا کر یا حمالون سے اوٹھوا کر اول کسٹم

ہوس مین لیجانا ہوگا کہ قابل محصول اشیاء پر کسٹم یا چنگی دیجاوے - حاجیون کے اسباب پر مال تجارتی کی نسبت نصف محصول لیا جاتا ہے - اہالیان کسٹم نہایت جلد عجیب بے عنوانی سے صندوق و بیگ کھول کر دیکھتے ہین اور چونکہ انبوہ کثیر کو جلد کم کر دینا ہوتا ہے اسلیے اتنی مہلت ملنا کہ کھلے ہوے اسباب کو دوبارہ ترتیب سے باندھا جاوے مشکل ہے لہذا اوسی حالت مین کچھ کھلا کچھ بندھا حمال اوٹھا کر کسٹم کے باہر ایک فراخ سڑک پر جہان کچھ دکانین اور چھوٹا سا بازار ہے لیجا کر ڈال دیتے ہین - قابل محصول اشیا پر حسب قانون ترکی محصول لیا جاتا ہے لیکن آپ کو یہ تحقیق ہونا کہ کس اسباب پر کس قدر محصول لیا گیا بہت دشوار ہے کیونکہ جلدی اور ناواقفیت زبان اس تحقیق کی مانع ہے - مطوف اس کام مین مدد دیتے ہین اور وہی محصول وغیرہ ادا کرتے ہین - کبھی کبھی بعض مطوفون کے نوکر اس دا ے محصول مین کچھ غبن بھی کر جاتے ہین - گاہ گاہ کسٹم کے چپراسی وغیرہ کو کچھ دیکر بھی لوگ اپنا کام نکال لیتے ہین اور ایک برائے نام دیکھ بھال ہوکر اسباب چھوڑ دیا جاتا ہے -

خشک تماکو و ناس و چرٹ کا لانا ممنوع ہے ان چیزونکو فوراً پکڑ لیتے ہین اور انپر اسقدر زیادہ مقدار محصول مقرر ہے کہ اوسکی اصل قیمت سے بھی بڑھ جاتا ہے لہذا حتی المقدور حجاج کو ان چیزون کا نہ لانا ہی اچھا ہے - حقے مین پینے کی بنی ہوئی تماکو کی ممانعت نہین ہے - ہتھیارون مین تیر کی مار ٹنی بندوق لانیکی اجازت نہین ہے اگر کوئی لاتا بھی ہے تو وہ اوسکی واپسی تک کسٹم مین بطور امانت رکھی رہتی ہے - مطبوعہ کتابین ہر زبان و ہر فن کی ممنوع ہین اونکے واسطے خاص اجازت والی کی درکار ہوتی ہے یہانتک کہ قرآن شریف بھی بہ تعداد کثیر بطور تجارت نہین لانے دیتے ایک دو کتاب کی کچھ روک ٹوک نہین ہے -

عورتون کے واسطے ضرور ہے کہ جب جہاز سے اوترین تو اپنا زیور اپنے پاس برقع کے نیچے ساتھ رکھین اور جہانتک پہننا ممکن ہو پہن لین کیونکہ اکثر ہم نے دیکھا ہے کہ عورتین سب زیور کو اکٹھا کرکے کسی صندوق مین رکھ دیتی ہین اور کسٹم والے اوسکو ایک رقم خیال کرکے قابل محصول سمجھ لیتے ہین - نقد روپیہ

چاہے کسیقدر ساتھ ہو کوئی محصول نہیں ہے۔
اسباب کی مزدوری کنارہ دریاسے کسٹم مین ملاحظہ کراکے تا بہ محل قیام پہونچانا
فی بکس و گٹھری کلان چار قرش مقرر ہے مگر مطوف اپنے اپنے حاجیون کا اسباب بکفایت
پہونچ جانیکا بندوبست کردیتے ہین اور حمال بھی انھین سے راضی رہتے ہین۔

قیام جدہ

جدہ مین ترتیب اسباب و رفع تکان و دیگر سامان ضروری کی غرض سے
بعد اختتام سفر دریائی دو چار روز ضرور قیام کیا جاتا ہے۔ یہان قیام کیواسطے سرائے
یا ہوٹل یا مسافر خانہ نہیں ہے بلکہ وکلاء مطوفین مکہ مکرمہ نے جو جدہ مین رہتے ہین اور
جنکا کسیقدر حال ہم آئندہ لکھین گے اس کام کیواسطے مکانات مقرر کر رکھے ہین ہر
وکیل یا اجنٹ اپنے مطوف کے حاجیون کو اپنے مکان مین لیجاتا ہے اور حسب خواہش
وضرورت جگہ دیتا ہے ایک کمرے مین اگر چند آدمی رہین تو فی کس ڈھائی قرش یومیہ
اس قیام کی بابت دینا ہوتا ہے اور اگر علیحدہ پورا کمرہ جسمین سب ضروریات بھی
مہیا ہون درکار ہو تو اسکے واسطے وہ بلاشک زیادہ کا مستحق ہوگا۔ پلنگ پر سونے کا عرب مین
عموماً رواج نہیں ہے لہذا یہان آپ کو پلنگ نہ ملیگا مگر جسکے مکان مین آپ فروکش ہین وہ
حسب خواہش آپکے پلنگ مہیا کرسکتا ہے اس سلسلے مین یہ بات ضرور قابل لحاظ ہے کہ کنارے
سمندر سے جب اسباب کسٹم مین جانا شروع ہو تو مستورات کو اگر آپکے ساتھ ہین اپنی جاے قیام پر یعنے
اوس مکان مین جہان آپکے مطوف کے وکیل نے آپکو ٹھہرانا مقرر کیا ہے بھیجدیجیے تاکہ جبتک آپ
کسٹم سے فارغ ہون عورات حیران نرہین اور دھوپ مین کھڑے رہنے کی تکلیف نہ اوٹھادین۔
یہان گاڑی پالکی کوئی سواری نہین ہے بس عورت مرد سبکو پیادہ چلنا ہوگا۔
بالفعل جو سالہا سال سے جدہ مین ہندی حجاج کے ٹھہرانے اور اونکی ضروریات
بہم پہونچانے اور مکہ مکرمہ کو روانہ کرنے کا انتظام کررہے ہین وہ مفصل ذیل
چار آدمی ہین۔

۱ شیخ عبد الرحیم بخش - قدیم باشندہ آگرہ -
۲ عبد القادر بخش " " "
۳ احمد بسیونی ساکن جدہ
۴ محمد علی ساکن بنگالہ

نمبر اول حسب منظوری حضرت شریف مکہ مکرمہ و کانسل انگریزی مقیم جدہ اِن سب پر شیخ یعنے سردار ہین اگر اِنسے کوئی بے عنوانی یا غلطی ہو تو یہ اوسکی اصلاح کرتے ہین -
علاوہ اِن چار کے اور بھی دو تین آدمی ہین لیکن وہ مخصوص کسی فرقے کیواسطے ہین اور نہ اونکو کوئی شہرت حاصل ہے -
عموماً ہندی و بنگالیون کو یہی چار آدمی اپنے مکانون پر ٹھہراتے ہین اور ہندوستان کی روانگی کے وقت کرایہ جہاز بھی بیشتر انھین کی معرفت ہوتا ہے لیکن اُنکا معاملہ بمبی کے دلالون سے بہر نوع اعلیٰ درجے کا ہے -
جدہ مین مثل بمبی کے جہاز کے دلالون کے واسطے کوئی قانون نہین ہے -

حالات جدہ

جدہ شرقی کنارہ بحر احمر پر آباد ہے آبادی اسکی تیس ہزار نفوس سے زیادہ نہین ہے لیکن مکان خوبصورت ہین ہر قوم کے آدمی سواے ہنود یہان رہتے ہین اور تجارت کرتے ہین حجاج کے نزول اور عرب کا تجارتی بند ہو جانیکے سبب ایک رونق ہوگئی ہے سڑک وغیرہ کا کوئی معقول انتظام نہین ہے اکثر گلیان تنگ اور ناصاف رہتی ہین - بازار قریب ایک میل لمبائی مین دو طرفہ واقع ہے تمام دنیا کی چیزین ملجاتی ہین مگر از حد گران - ایک انگریزی دواخانہ بھی ہے جسمین ضروری ور رواجی دواؤن کی بیحد قیمت دینا ہوتی ہے -
ٹرکی گورنمنٹ کا ایک افسر مثل حاکم ضلع کے یہان رہتا ہے اور اب دو سال سے پولیس کا بھی انتظام ہوا ہے - شہر کے دروازون اور دیگر مقامات پر

حسب موقع سپاہیون کی چوکیان ہین۔

قابل دید و یادگار سواے مزار حضرت حوا کے اور کوئی چیز نہین ہے۔ حضرت حوا کا مزار شہر سے باہر ہے۔ شہر کے اندر تین مزار بزرگون کے مشہور ہین۔

اول سید علوی۔ دوم ابو ہریرہ۔ سوم حضرت عقیل۔

غیر ممالک کے کانسل یعنے سفیر بھی یہان رہتے ہین اور ہر ایک اپنی اپنی رعایا کی آرام دہی اور تدبیر رفع تکالیف کی کوشش کرتے ہین اور اونکو ہر طرح مدد دیتے ہین۔

برٹش کونسلات کا بہ نسبت دوسرون کے زیادہ اثر ہے اور اونکی ہی رعایا بکثرت یہان آباد اور تجارت کرتی ہے۔ برٹش کیطرف سے ایک کانسل دوسرا وائس کانسل رہتا ہے۔ وائس کانسل کئی برس سے جناب خان بہادر ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب ہین جنکی خاص توجہ راحت حجاج کے واسطے مبذول ہے اور ہمیشہ آسائش و آرام ہندوستانی حجاج کے واسطے بہت تدبیر فرماتے ہین اور دائماً ترکی گورنمنٹ سے اسکی اصلاح مین مراسلت جاری رکھتے ہین چنانچہ جب سے حضرت خان بہادر یہان آئے ہین اکثر بے عنوانیون کا قرار واقعی انسداد ہو گیا ہے اور وقتاً فوقتاً جو بات راحت حجاج کے واسطے مناسب معلوم ہوتی ہے جناب ممدوح اوسکے اجرا مین بدل و جان کوشش کرتے ہین۔ حضرت خان بہادر علاوہ کاروبار کونسلات کے ہر روز صبح تین گھنٹے شفاخانے مین فروکش ہو کر مریضون کا ملاحظہ فرماتے ہین اور خصوص حجاج مریضون پر بہت ہی عاطفت کرتے ہین علاوہ حجاج کے صدہا عرب بھی حضرت کے دست مبارک سے شفا پاتے ہین۔

ہمارے ہندی ہموطن اگر کسی بات کی تکلیف پاوین یا اونکو اپنے معلوف یا وکیل معلوف کی یا جس قسم کی شکایت ہو فوراً حضرت خان بہادر سے عرض کرنا نہایت ضرور ہے اور تا ہنگام قیام عرب اسبات کا لحاظ رہے کہ جب کوئی بات پیش آوے جسمین حاکم کی اعانت کی حاجت ہو تو بلا توقف کونسلات انگریزی کو اطلاع دینا چاہیے۔

جدہ بلکہ تمام عرب مین ساری دنیا کے مختلف سکّے طلائی و نقرئی چلتے

ہین اور یہان کے باشندے اونکو بہت جلد سمجھ لیتے ہین - عموماً یہان کے نقرئی سایج سکے
مین روپیہ ہندی - ریال فرانساوی - ریال جاوی - اور ریال مجیدی استنبولی ہین
سکون کی تقسیم جیسی کہ ہندوستان مین آنون پر ہے یہان قرشون پر کی گئی ہے -
نقرئی سکے فی الحال حسب ذیل قرش پر چلتے ہین اور ان مین اکثر کمی و
بیشی ہوتی رہتی ہے -

روپیہ ہندی	ریال فرانساوی	ریال جاوی یعنی ٹونج	مجیدی استنبولی
۱۴ قرش	۳۰ قرش	۳۱ قرش	۳۲ قرش

ہندوستانیون کو یکایک ان سکون کے سمجھنے مین تکلیف ہوتی ہے لیکن
ذرا غور کرنے سے جلد شناخت ہو جاتی ہے - روپیہ و مجیدی کا ہر حصہ یعنی آدھا پاو
آٹھوان حصہ ملتا ہے اور رایج بھی ہے دوسرے سکونکا نہین ہے - تجارتی بیع و شرع ریال کے
نام سے ہوتی ہے اور ایسی صورت مین ریال کے ۲۰ قرش فرض کیے جاتے ہین -
اوزان کا بھی یہی حال ہے یہان کے وزن ہندوستان کے بالکل خلاف ہین
چھوٹی اور روزمرہ کی چیزین گوشت ترکاری چارہ شکر گھی تیل میوہ وغیرہ رطل کی مساوات
سے بکتا ہے رطل ۴۴ روپیہ بھر ہوتا ہے اور اوس سے حسب ذیل وزن بنا لیے گئے ہین -

۴۴ روپیہ = ایک رطل -
۱۱۰ روپیہ = ایک اوقہ -
۱۰۰ رطل = ایک قنطار -

غلہ ناپ پر فروخت ہوتا ہے ایک لکڑی کا پیمانہ جو ہندوستانی سیر سے قریب
تین سیر ہوتا ہے کیلہ کہلاتا ہے تمام اقسام اناج سے ناپ کر بیچتے ہین -

جدہ سے روانگی مکہ مکرمہ

جدہ مین ترتیب اسباب و انتظام قیام و رفع تکان کے بعد اوسیدن یا دوسرے
روز پہلا کام آپکو یہ کرنا چاہیے کہ سفر مکہ مکرمہ کی ضروریات بہم پہونچایئے -
ضروریات سفر مین مقدم چیز شقدف ہے اور اوسکی خریداری مین اس امر کا

لحاظ ضرور ہے کہ مضبوط و عمدہ اور نیا ہو۔ جدہ سے مکہ مکرمہ جانے کو دو وسائل ہین اول شتر دوم گدہا۔ شتر دو رات مین یہ مسافت طے کرتا ہے اور گدہا مغرب کو جدہ سے چل کر دوسری صبحکو مکہ مکرمہ پہونچ جاتا ہے۔ حاجی عموماً اونٹ ہی پر جاتے ہین اور اونکو گدہے پر آرام بھی نہین ہو سکتا کیونکہ گدہے پر یہان کے طریقے کی موافق جبتک گدا و بچھونا نہ لگا ہو اور خرجی اسباب سے بھری ہوئی نہ کسی ہو مسافر آرام نہین پا سکتا اور یہ سامان ہندی حاجیون کے پاس نہین ہوتا۔

گدہے کا کرایہ جدہ سے مکہ مکرمہ تک ۳ ریال سے پانچ ریال تک ہوتا ہے۔

اونٹ پر سواری کی چار صورتین ہین اول تختِ روان دوم شغدف سوم شبری چہارم پشت شتر۔

تختِ روان ایک چیز مثل پالکی کے ہے جسمین دو اونٹ لگاتے ہین ایک آگے رہتا ہے دوسرا پیچھے اور تخت گویا دونون کے بیچ مین لٹک جاتا ہے اسمین سونے بیٹھنے کی بہت آسائش ملتی ہے جدہ سے مکہ مکرمہ تک کرایہ تخت و شتران مین قریب چالیس روپیہ کے خرچ ہوتا ہے۔

شغدف کا نقشہ ناظرین کے روبرو پیش کرنا آسان نہین ہے یہ ایک چارپائی کی صورت اسطرح سے بناتے ہین کہ اپنی ٹیکیون پر زمین سے اونچا رہتا ہے اور اسکے اوپر خمدار لکڑیان لگا کر بگھی کے ٹپ کی طرح اس قابل کر دیتے ہین کہ اوپر کپڑا یا ٹاٹ لگانے سے گونہ سایہ ہو جاتا ہے۔ ایک اونٹ پر دو شغدف ادہر اودہر اوسکی پسلیون پر باندھ دیتے ہین اور ان دونون مین دو آدمی سفر کر سکتے ہین یہ چیز اسقدر وسیع ہوتی ہے کہ آدمی اوسمین سو سکتا ہے۔

شغدف اچھے برے چند قسم کے بناتے ہین اور جوڑے کے حساب سے بکتے ہین اور اسیطرح قیمت بھی مختلف ہوتی ہے آٹھ دس ریال والا جوڑہ اس قابل ہوتا ہے کہ مکہ مکرمہ کے سفر و مدینہ منورہ کی آمد و رفت برداشت کر سکتا ہے اور اوسمین لیٹنے کا بھی آرام ہوتا ہے کم قیمت والی کی ساخت ایسی ہوتی ہے کہ فراغت و

استراحت سے لیٹا نہین جاتا اور اوسکے ٹوٹ جانے کا بھی اندیشہ رہتا ہے ۔
شبری محض چھوٹی چارپائی ہے اونٹ پر اول خفیف ہلکا اسباب باندہ کر شبری
اوپر سے کس دیتے ہین اسمین دو آدمی جاتے ہین لیکن تکلیف کے ساتھ سفر
ہوتا ہے شبری کی خریداری مین زیادہ فکر کی حاجت نہین ہے یہ عموماً ایک ہی
صورت کی ہوتی ہین صرف لکڑی کو سیدھا اور صاف دیکھ لینا چاہیے۔ شبری
کی قیمت ڈیڑھ روپیہ سے دو روپیہ تک ہوتی ہے ۔

پشت شتر سے یہ مطلب ہے کہ جس اونٹ پر اسباب لدا ہوا اوسپر بچھونا
بچھاکر جیسا کہ اکثر غریب حاجی کرتے ہین یہ سفر پورا ہو جاتا ہے ۔

شغدف کو جدہ مین کرایہ پر بھی ملتا ہے لیکن اپنا خریدنا بہتر ہے ۔

شغدف کی سواری مین سوار ہم وزن ہونا چاہئین اگر اوزان کا فرق ہوگا تو ایک
شغدف دوسری طرف کو مائل ہوجاویگا اسمین بیٹھنے یا لیٹنے سے آرام نہ ملیگا اور
اوسکے پلٹ جانیکا بھی اندیشہ رہیگا ۔ اگر وزن کا تھوڑا فرق ہو تو اوسکو کسیقدر
کپڑے یا چھوٹا اسباب رکھکر برابر کرلینا چاہیے۔ اگر راستے مین شغدف ایک طرف کو
جھک جاوے تو اونٹ والے کو آواز دیکر بتا دینا چاہیے تاکہ وہ رسیان
اگر ڈھیلی ہوگئی ہین کھینچ کر درست کردے ۔

شغدف کے اونٹ کا کرایہ پانچ چھ روپیہ عموماً ہوتا ہے یعنی فی آدمی ڈھائی تین
روپیہ پڑے گا شبری کے اونٹ کے کرایہ مین کوئی آٹھ آنے کا فرق ہوجاتا ہے ۔ پشت
اونٹ پر جو لوگ جاتے ہین وہ صرف ایک روپیہ سے دو روپیہ تک اونٹ والے سے
کرایہ ٹھہرا لیتے ہین لیکن وہ جہاز جو مسافرونکو لیکر حج سے بہت قریب پہونچتے ہین اس
حالت مین کرایہ شتر و قیمت شغدف مین زیادتی ہو جاتی ہے ۔

حاجیون کو لازم ہے کہ شغدف معقول و مضبوط خریدین اور خود معلم کے ہمراہ
جاکر پسند کرین چند قسم کے شغدف دیکھنے کے بعد اونکی حقیقت خود معلوم ہو جاویگی
اور شغدف کے ساتھ ہی ایک سیڑھی بھی خریدنا چاہیے جسکو اونٹ کی گردن پر لٹکا کر

اوپر چڑھنا ہوگا۔ سیڑھی کی قیمت عموماً آٹھ آنے ہوتی ہے۔

شغدف کے اوپر ایک کپڑا دری ٹاٹ وغیرہ لگا لینا ضرور ہے تاکہ رات کی شبنم سے نجات ملے اور اگر دن میں چلنا ہو تو دھوپ نہ ستاوے علاوہ ازین عورتون کا پردہ بغیر کپڑا اوپر لگائے نہین ہوسکتا۔

شغدف کے اوپر لگانے کا کپڑا جیسا کہ ہمنے اوائل کتاب مین بھی بیان کیا ہے تین گز و چار گز ہونا چاہیے دری اس کام کے واسطے نہایت مناسب ہے ورنہ دوہری جاجم ہو اور سب سے ادنیٰ ایک ٹاٹ ہے جو شغدف کے پیمانہ کے لائق بمبئی مین ملتا ہے۔ ہلکا کپڑا اونٹ کے جھٹکے کو برداشت نکر سکے گا۔ اگر حاجیون کے ساتھ عورتین ہین تو اونکو اپنے وطن سے ہی ایک دری یا جاجم کا ساتھ لینا بہتر ہے۔ جدہ مین دری کمل قالین ہر چیز مل جاتی ہے لیکن ہندوستان کی بہ نسبت قیمت بہت زیادہ دینا ہوتی ہے۔

سفر کے وقت شغدف کے بیرونی کونون پر چٹائی کی زنبیل سی کرا وس مین دو صراحیان رکھ لینا چاہیے کیونکہ راستے مین ہر جگہ پانی نہین ملتا ہے زنبیل آدھ قرش کو ملے گی و صراحی ڈیڑھ قرش سے تین قرش تک کو آتی ہے۔ صراحی کے واسطے اوسکی ڈاٹ بھی ضرور لینا چاہیے جو یہان لکڑی کی رنگین خوبصورت بنی ہوئی بہت ارزان ملتی ہین ورنہ بغیر ڈاٹ کے شتر کی رفتار سے پانی گر جاوے گا۔

شغدف کے اندرونی طرف مین ٹاٹ کے چھوٹے تھیلے لگا لیتے ہین تاکہ چھوٹی ضروری چیزین اور کھانا وغیرہ اوسمین رکھ لیا جاوے۔

جس اونٹ پر محض اسباب ہی لادا جاتا ہے اوسکے کرایہ مین بہ نسبت سواری کے اونٹ کے قریب ایک روپیہ کی کمی ہوتی ہے۔

حاجیون کے واسطے اونٹ بہم پہونچانا معلم یا اوسکے وکیل کا کام ہے۔ کرایہ ہر قافلے کے واسطے حاجیون کی آمد کے زمانے مین گورنر ترک حسب موقع و مناسب ہر سفر مقرر کر دیتا ہے اسلیے کرایہ اونٹ مین کچھ زیادہ دست برد نہین ہوتی اور کوئی

کرتا بھی ہے تو بہت قلیل جسکا ایسے سفر مین کچھ خیال نہین ہو سکتا ۔

جن حاجیون کے ساتھ آدمی زیادہ اور اسباب بھی بہت اور بے ترتیب ہوتا ہے اونسے گاہ گاہ یہ شکایت سننے مین آئی ہے کہ معلم نے مثلاً اسباب کے واسطے پانچ اونٹ تجویز کیے اور اونکا کرایہ پہلے لے لیا لیکن پھر اسباب کو اپنی دانائی سے ترتیب کرکے چار اونٹون پر لادو یا اور ایک اونٹ کا کرایہ غبن کر لیا اسلیے حجاج کو اول ہی سے اس امر کا لحاظ رکھنا مناسب ہے کہ اونکا اسباب ترتیب کے ساتھ صندوق یا تھیلون مین بندہ ہو تاکہ وہ خود بھی سوچ سکین کہ کتنے اونٹ اوسکے واسطے کافی ہونگے یہ بھی خیال رہے کہ حجاز کا اونٹ زیادہ بوجھ نہین اوٹھاتا ہے اسلیے خواہی نخواہی معلم سے تکرار بھی لازم نہین ہے ۔

کرایہ کے غبن یا کسی تکلیف وزحمت کی اگر حاجیون کو شکایت ہو یا کوئی ضرب ونقصان اوٹھایا ہو تو بلا تکلف انگریزی کانسل کو اطلاع دینا چاہیے تاکہ فوراً اوسکی اصلاح اور آئندہ کیواسطے تنبیہ ہو جاوے ۔

الغرض جدہ سے روانگی کے وقت ہم نے جسقدر عرض خدمت کیا ہے اوسکا ضرور خیال رہے اسباب سفر یعنی شغدف وسیڑھی وصراحی وغیرہ سب درست ومہیا ہو شغدف کی درستی یعنے اوسپر کپڑا لگانا صراحیان رکھنا معلم کے نوکر کر دیتے ہین اور اوسکا حق محنت معلم حساب مین لگا لیتا ہے یا آپ خود بطور انعام دید یجیے گا ۔

امرا یا جنکے ساتھ خورد سال بچے اور عورتون کا قافلہ زیادہ ہو اور سفر بھی اندھیری رات مین واقع ہو تو ایک مشعلچی کا ساتھ رکھنا مناسب ہے ، جدہ سے ایک آدمی ساتھ لیا جاوے جسکی اجرت پانچ چھ روپیہ ہوگی وہ تمام رات مشعل لیکر آپ کے اونٹ کے ساتھ چلے گا اور جہان اوترنے کی ضرورت ہوگی اوسکی روشنی مین دیکھ بھال کر آپ اپنا کام کر سکین گے ۔ مشعلچی کی اجرت مقرر ہو جاتی ہے اور اوسکو مشعل اور کیروسین آیل خرید کر دینا ہوتا ہے مشعل ٹین کی بنی ہوئی روپیہ سوا روپیہ کو آتی ہے اور اوسمین دو بوتل تیل سماتا ہے جو ایک رات کو کافی ہوتا ہے ۔ دوسرا طریقہ یہ ہے

کہ اجرت و مشعل و تیل وغیرہ بطور ٹھیکہ مقرر کر لی جاوے اس صورت مین آپکو صرف نقد دینا ہوگا اور مشعل وغیرہ وہ خود بہم پہونچا ئیگا۔

اگر گاہ گاہ جدہ و مکہ مکرمہ کا راستہ پر خطر ہوتا ہے تو انگریزی کانسل سے درخواست کرنے پر سرکار ترکی کے سوار ساتھ ہو سکتے ہین یہ سوار جدہ سے مکہ مکرمہ تک برابر ساتھ رہینگے اور ہر طرح حفاظت کرینگے۔ یہ سوار راستے مین جہان جہان ان کی چوکیان ہین بدل جاتے ہین تبدیلی کے وقت رخصت ہونے والون کو کچھ انعام دینا ہوتا ہے جسکی تعداد فی نفر ایک روپیہ یا ایک ریال ہونی چاہیے۔

جدہ سے مکہ مکرمہ تک چھ یا سات چوکیان ہین لیکن فی زمانہ راستہ بالکل صاف اور بیخطر ہے اور جابجا چوکیان بنی ہوئی ہین کہ بالکل اندیشہ نہین رہا ہے اور جو مقامات پر خوف تھے ان دو تین برس مین وہان جدید چوکیان قائم کر دی گئی ہین۔

جدہ سے عموماً ظہر و عصر کے درمیان مین روانہ ہوتے ہین لہذا راستے کیواسطے کھانا پکا ہوا ہمراہ ہونا اچھا ہے راستے مین سوائے چائے و کافی کے اور کچھ نہین ملتا۔ کھانے کیواسطے غالباً یہ بہتر ہوگی کہ خشک کھانا ساتھ ہو اور ہر شغدف و شبری مین روانگی سے پہلے رکھ دیا جائے۔ شتربان راستے مین بلا ضرورت اونٹ نہین ٹھہراتے ہین اسلیئے جب جس کسیکو بھوک معلوم ہو اپنا کھانا جو اوسکے ساتھ ہے کھا سکے۔

جدہ سے چلے ہوئے دوسرے دن صبح آپ حدہ (حا حطی) ما پہونچین گے یہ مقام جدہ و مکہ مکرمہ کے نصف راستے سے کچھ زیادہ ہے اور چونکہ یہان پانی شیرین ملتا ہے اور ساربان اونٹ والے جو اکثر اس راستے مین کام کرتے ہین اسی کے قریب رہتے ہین اسلیئے اس مقام کو منزل قرار دے لیا ہے یہان چند دوکانین اور کافی خانے ہین اور بہ تعداد کثیر بے ڈھنگی چھوٹی چھوٹی جھونپڑیان لکڑیان گاڑ کر اوپر گھاس وغیرہ بچھا کر بنا دی ہین۔ ان جھونپڑیون مین سوائے دھوپ سے ایک گونہ محفوظ رہنے کے اور کوئی آرام نہین ہے۔ دن بھر یہان قیام ہوتا ہے۔ کھانے کی چیز سوائے کھجور اور روٹی کے کچھ نہین ملتی ان تلاش یا کافی والے کو کہنے سے

انڈے اور مرغیان میسر آجاتی ہین - جدہ سے چلنے والے مسافر اگر جدے ہی سے گوشت و ترکاری وغیرہ ساتھ لاوین اور یہان لاکر درست کرلین تو بہتر ہے - ورنہ چاول کھچڑی جو عموماً ہندی حاجیون کے ساتھ ہوتا ہے کافی ہے - اس مقام مین قہوہ خانون کے سامنے ایک پختہ مسجد بھی بنی ہوئی ہے اور اوسکے ساتھ دو تین کمرے بھی ہین مسافر اگر چاہین تو یہان ٹھہر سکتے ہین - جھونپڑی مین پڑرہنے کا کرایہ فی ذی روح قرش گاہ ڈھائی قرش دینا ہوتا ہے اور پانی و لکڑی جسقدر آپ خرچ کرین مالک قہوہ یا جھونپڑی والے کے ذمہ ہوگا - اس منزل مین کوئی بات یا عمارت وغیرہ قابل تذکرہ نہین ہے -

جدہ سے قریب مغرب روانہ ہوکر اکثر نصف شب اور کبھی آخر شب تک مکہ مکرمہ داخل ہوتے ہین یہ منزل بہ نسبت اول کے چھوٹی ہے - اس منزل مین جدہ سے چلکر کوئی دو گھنٹے کے بعد وہ جگہ ملتی ہے جہان سے زمین حرم شروع ہوتی ہے اور اوسکی شناخت کیواسطے رستے مین دو مینارے بنا دیے ہین - ان میناروں سے بغیر احرام اختیار کیے ایام حج مین کسیکو بھی آگے بڑھنا درست نہین ہے اور یہانسے کسی قسم کا شکار جائز نہین ہے -

شیعہ مذہب براہ راست مکۂ مکرمہ کو نہین جاتے بلکہ وہ لوگ اول سعدیہ جاکر احرام باندھتے ہین اور وہانسے مکۂ مکرمہ کو جاتے ہین جدہ سے براہ سعدیہ مکۂ مکرمہ پہونچنے کو پانچ دن صرف ہوتے ہین اور اونٹ کا کرایہ گیارہ ریال دینا ہوتا ہے چونکہ سعدیہ کا رستہ جاری نہین ہے صرف ایام حج مین صاحبان شیعہ ہی جاتے ہین اسلیے جبتک کہ ایک جماعت کثیر اوسکی طرف عازم نہو ایک دو آدمی نہین جا سکتا - ایرانی شیعہ جب بہ تعداد کثیر جمع ہوجاتے ہین اور ایک معقول قافلہ بن جاتا ہے تو سفیر دولت ایران اوسکا انتظام کرکے روانہ کرادیتا ہے سرکار ترکی سے کچھ سپاہی وغیرہ بھی بنظر حفاظت ساتھ جاتے ہین - ہندی حضرات شیعہ مذہب کو بھی ایرانی قافلے کے ساتھ راحت ملتی ہے اور وہ خود بھی اکثر جبتک کہ ایرانی

قافلہ تیار ہو جدہ مین منتظر رہتے ہین۔

سعدیہ کی نسبت ہم اسقدر اور تفصیل کرنا مناسب جانتے ہین کہ یہ وہی مقام ہے جسکی محاذات سے ایک مقام فرض کر کے ہند سے آنے والے سمندر مین احرام باندھ لیتے ہین اور صاحبان شیعہ غالبا بنظر مزید احتیاط پانچ دن اونٹ کا سفر گوارا کرتے ہین لیکن ٹھیک اوس مقام پر جا کر جسکو رسول پاک نے مقرر کیا ہے احرام باندھتے ہین۔

مکۂ مکرمہ مین داخل ہونا

پہلے اس کے کہ حجاج مکۂ مکرمہ مین داخل ہون ہم مختصر حال اس پاک آبادی کا نذر ناظرین کرنا مناسب جانتے ہین۔ مکۂ مکرمہ اور اوسکے نواح و جوانب کے فضائل اور تاریخی حالات اگر بیان کرین تو بجاے خود ایک دفتر عظیم ہو گا پس جہانتک لکھنا منظور ہے حالت موجودہ کا دکھانا مقصود ہے۔

مکۂ مکرمہ کی اصلی آبادی پہاڑون کے بیچ اور نشیب مین واقع ہے لیکن جیسی کہ مہاجرین کی زیادتی ہوتی اور مکانات کی ضرورت پڑی لوگ پہاڑون پر آباد ہونا شروع ہو گئے چنانچہ فی زمانتا غالبا نصف آدمیون سے زیادہ پہاڑون پر رہتے ہین اور روز بروز نئے نئے عالیشان مکان بناتے چلے جاتے ہین نیز پہاڑ کے مکانات ہوا کے لحاظ سے بھی بہتر سمجھے گئے ہین۔

وسط آبادی مین حرم محترم بعمارت وسیع و عالیشان واقع ہے جسکی کامل تفصیل ہم بوجہ طوالت کتاب قلم انداز کرتے ہین۔ حرم کے انیس دروازے ہین لیکن بعض دروازون مین کئی کئی در ہونیکے سبب سے چالیس در ہو جاتے ہین بعض دروازے نہایت بلند و محرابدار و شاندار ہین۔ حرم کے بیچ مین خانۂ کعبہ قریب شکل مربع کے بنا ہوا ہے اور اوسکا ایک ہی دروازہ ہے جو سطح فرش سے قد آدم بلندی پر ہے کواڑون پر چاندی کے پتر چڑھے ہین اور سیاہ حریر زری کا پردہ پڑا

رہتا ہے اور کل خانہ کعبہ بالکل سیاہ غلاف ریشمی سے ڈھکا رہتا ہے یہ غلاف
ہر سال نیا تیار ہو کر سلطنت مصر سے آتا ہے۔

خانہ کعبہ کے بیرونی گوشہ شمال و مشرق مین سیاہ پتھر ایک چاندی کے
حلقے مین لگا ہوا ہے جسکا نام سنگ اسود ہے اور حالت طواف مین اوسکو بوسہ دیتے ہین۔

خانہ کعبہ کے چہار طرف کئی کئی گز تک بطور حلقہ سنگ مرمر کا فرش ہے اور
اس گول حلقے کی تمیز یا حد ستون ہائے چوبی سے کی گئی ہے جو مخصوص شب کی
روشنی کے واسطے ہانڈیان آویزان کرنے کے لیے نصب ہین اس حلقے کو جو خانہ
کعبہ اور ستون ہائے چوبی کے درمیان مین ہے مطاف کہتے ہین۔

خانہ کعبہ کے شمالی جانب مطاف کے اندر ہی ایک چھوٹی عمارت بنگلہ نما مع سایبان
بنی ہوئی ہے دروازہ اسکا ہمیشہ مقفل رہتا ہے لیکن چہار طرف کی جالیون سے
کچھ کچھ اندر سے بھی نظر پڑتا ہے اسکے اندر وہ مشہور پتھر رکھا ہوا ہے جسپر حضرت ابراہیم
علیہ السلام تعمیر کعبہ کے وقت چڑھ کر کام کرتے تھے۔ بالفعل یہ سب عمارت زبان زد
عام بلفظ مقام ابراہیم ہو گئی ہے۔ طواف کے بعد دو رکعت نماز اسکے سایبان
کے نیچے یا اوسکے قریب ادا کرنا موجب ثواب عظیم ہے۔ مقام ابراہیم کے قریب ہی
چاہ زمزم ہے مگر اوسکا دروازہ مطاف مین نہین ہے۔ حرم کی محرابون وغیرہ مین
جہان جہان موقع ہے سفید ہانڈیان آویزان ہین ان کو تمام حرم مین ایک ہزار سے
زیادہ ہر روز ہانڈیان روشن ہوتی ہین اور ان مین زیتون کا تیل جلایا جاتا ہے
دوسرے تیل کی ممانعت ہے۔

حرم کے ہر دروازے پر ایک دو آدمی دن رات بیٹھے رہتے ہین اور انھون نے
الماریان بنا کر دروازہ حرم کے باہر دیوار سے لگا کر رکھ لی ہین حرم کے اندر جانے والون کی
جوتیان ہر آدمی بحفاظت اوٹھاکر الماری مین رکھ دیتے ہین اور واپسی کے وقت بلا
غلطی ہر ایک کا جوتا دیدیتے ہین۔ بعض حاجی ان آدمیون کو ہر روز اور بعض بعد از
فراغ حج وقت مراجعت اونکی خدمت کا لحاظ کرکے ایکدفعہ بطور انعام کچھ دیدیا کرتے ہین۔

حضرت مولانا و سیدنا شریف عون باشا صاحب تمام ملک حجاز کے مالک ہین اور ہر برنا و پیر آپ کے زیر حکم ہین - روانگی حجاج بطرف مدینۂ منورہ حضرت کے ہی حکم سے ہوتی ہے اور اقوام عرب جو گاہ گاہ راستے مین حجاج کو ستایا کرتے ہین حضرت کے ہی رعب و انتظام سے خاموش رہتے ہین اور سرکشی و نافرمانی کی قرار واقعی سزا پاتے ہین - جب قافلہ قبل از حج یا بعد از حج مدینۂ منورہ جانیکو تیار ہوتا ہے تو حضرت سیدنا اونٹ والون کے سردارون کو حاضر حضور کراکے ایک اقرار نامہ حجاج کو بحفاظت مدینۂ منورہ لیجانے اور واپس لانے کا لکھوا لیتے ہین اور ہر ایک سردار کا ایک آدمی اوسکے یگانون مین سے بطور ضامن تا واپسی قافلہ زیر حراست رکھتے ہین -

چونکہ سلطان ترکی خلیفۃ المومنین اور خادم حرمین ہین اسلیے مزید انتظام کی نظر سے ترکی فوج اور افسر بھی تمام حجاز مین حسب موقع رہتے ہین - مکہ مکرمہ مین سلطنت ترکی کی طرف سے جو حاکم رہتا ہے وہ تمام حجاز کا گورنر جنرل ہوتا ہے اور انتظامی امورات مین باتفاق حضرت شریف صاحب کامل دخل رکھتا ہے - بالفعل گورنر جنرل حجاز عالیجناب دولتلو اسماعیل حقی باشا ہین یہ حضرت سلطان المعظم کے اعلی افسران مالی سے ہین اور سال گذشتہ مین یہان مامور ہوکر تشریف لائے ہین - جدہ و طائف و مدینۂ منورہ مین گورنر و نائب گورنر آپ کے ماتحت ہوتے ہین -

چونکہ ہمکو اس سالے مین تاریخی و تفصیلی حالات ملک و مملکت کی بابت لکھنا منظور نہین ہین اور غالباً حجاج کو بھی ان معاملات سے نیادہ بحث نہین ہوتی - فضائل مکہ مکرمہ ہر شخص جانتا ہے کہ کسقدر بسیط ہین اسلیے مجبوراً مطلب اصلی کی طرف مائل ہوتے ہین -

جدہ سے آنے والون کو شہر مکہ مکرمہ مین داخل ہونے کا ایک ہی راستہ ہے اور جبتک بالکل قریب آبادی نہ پہونچ جائین مکانات نظر نہین آتے اور حرم و مینار ہائے حرم تو شہر مین داخل ہونے پر بھی دکھائی نہین دیتے - آبادی مکہ مکرمہ مین داخل ہونے سے پہلے چند خس پوش قہوہ خانے ملتے ہین اور انکے قریب ایک باغ بھی نہایت

شاداب تھا مگر فی الحال نہ معلوم کسی بے غوری یا نکلنے کافی مقدار پانی کے ویران ہوگیا ہے۔ ان قہوہ خانون مین آپ اپنے معلمون کو پاوینگے جو قافلے کی آمد کی خبر پاکر رات کو یہان اگر سوتے ہین یا علی الصباح آجاتے ہین اونٹون کی قطار کو دیکھتے ہی اپنے اپنے حجاج کو پکارتے ہین اور اونکو اپنے گھر لیجاتے ہین۔ ان قہوہ خانون سے دس پانچ ہی قدم کے فاصلے پر ایک قبرستان مین ایک گنبد شاندار نظر آتا ہے یہ مزار حضرت شیخ محمود ابن حضرت ابراہیم ادہم کا ہے اور یہین سے گویا آبادی مکہ مکرمہ شروع ہوتی ہے اکثر آدمی اس مزار پر فاتحہ پڑھکر جاتے قیام تک از راہ ادب خانۂ کعبہ پیادہ جاتے ہین نیز بوجہ ہجوم اونٹ و شغادف احتیاطاً بھی پیدل ہی چلنا باعث امن ہے لیکن اس سے یہ مطلب نہین ہے کہ عورتین بھی پیدل ہوجاوین بلکہ مردونکا پیدل چلنا اور مستورات کے شغادف کو ایک دوسرے کے دھکے سے محفوظ رکھنا مناسب ہے۔

قافلے کے پہونچتے وقت معلمین حجاج کو اپنے خاص مکان پر یا جو جگہ اونکے قیام کے واسطے تجویز کی ہو لیجاتے ہین اور اسباب سامان بحفاظت رکھواکر فوراً حرم شریف کی طرف رجوع کرتے ہین تاکہ اگر آپ رات مین پہونچے ہین تو نماز صبح بھی جماعت کے ساتھ حرم مبارک مین ادا ہوجاوے اور اوس کے بعد طواف وسعی سے جو ہر محرم کو ضرور ہے جلد فراغت مل جاوے اگر دن نکلے قافلہ پہونچا ہے تو ان اعمال کے ادا مین طپش شمس ستاتی ہے۔

مستورات پردہ نشین کے واسطے بعد مغرب طواف وسعی کرنا بہتر ہے۔

طواف وسعی کے بعد اگر آپ نے صرف عمرے کا احرام باندھا ہے تو بال کٹواکر یا بالکل منڈوا کر اصلی کپڑے پہن سکتے ہین اور اگر عمرہ وحج یعنی احرام قران اختیار کیا ہے تو بال نہ کٹوائیے گا بلکہ حج کے بعد آپ احرام سے نکلین گے۔

طواف خانۂ کعبہ کے گرد سات دفعہ پھرنے کو کہتے ہین اور اس پھرنے مین معلم ساتھ ہوتا ہے اور دعا جو اوسکے واسطے مقرر ہے پڑھواتا جاتا ہے اسیطرح صفا و مروہ دو مقام حرم محترم سے باہر مگر متصل ہین سات دفعہ ایک مقام سے دوسرے

تک جانے کا نام سعی ہے یہ بھی معلم کی ہی وساطت سے ہوتا ہے۔
پہلے دن ہر معلم اپنے حجاج کو کھانا دیتا ہے اور بعض تین دن تک بطور دعوت
کرتے ہین تاکہ جبتک حجاج ترتیب اسباب کرین کھانا پکانیکی تکلیف سے بچین اور
حجاج اس مہمان نوازی کا بدل حسب حیثیت زر نقد سے کر دیتے ہین۔
طواف وسعی کے بعد اگر بطور انعام کسیقدر معلم کی نذر کر دیا جاوے تو بہتر ہے
کہ اوسکو اپنے پہلے دن کی جفاکشی کا حق ملجاوے اور فقراء ومساکین کو بھی اِس
نعمت ورحمت کی خوشی مین جو زیارت کعبہ سے نصیب ہوئی ہے صدقہ وخیرات دینا
نہایت اولی ہے۔ جب یہ امر صریح ثابت ہے کہ مکہ مکرمہ کا ایک ثواب لاکھ اجر کا مستحق
ہے تو خیرات مین جو کچھ خرچ کیا جاوے سراسر نفع ہی ہے۔
حرم مین ہر مطوف نے اپنے بیٹھنے کو ایک جگہ مقرر کرلی ہے کہ وہ مع اپنے
حجاج کے وہان فرش بچھاکر ہر روز بیٹھتے ہین عموماً وہ جگہ خانہ کعبہ سے متصل ہوتی ہے
پس ہر نماز کے وقت آپ اوس فرش پر جاکر بیٹھ سکتے ہین صبح ومغرب کے وقت معلم بھی
ضرور ہوتا ہے اور بعد نماز اپنے حجاج کو طواف کراتا ہے غرض طواف کرنے مین
اگر آپکو مطوف کی ضرورت ہے تو جسوقت آپ مقرر کر دینگے معلم یا اوسکا آدمی
طواف کرا دے گا۔ اور اگر آپ خود کرنا چاہین تو اختیار ہے خود کر سکتے ہین لیکن
معلم یا اوسکے بتائے ہوے آدمی کے علاوہ اور آدمی کی وساطت سے کرنا
نہ چاہیے اگر آپ کسی غیر آدمی کی وساطت سے طواف کرینگے تو بعد طواف وہ
آپ سے زر نقد مانگے گا ممکن ہے کہ اوسوقت آپکی جیب خالی ہو اور پریشانی اوٹھانا
پڑے اسلیے اپنے ہی معلم کی وساطت ضرور ہے۔
مکہ مکرمہ مین داخل ہونے کے پہلے ہی دن یا جب آپکو اطمینان ہو جاوے اگر معلم کا
تجویز کیا ہوا مکان پسند خاطر یا لائق آسائش نہین ہے تو حسب مرضی دوسرا مکان
تلاش کیجیے معلم آپ کو مختلف مکان دکھاوے گا اور کرایہ ٹھہرانے مین مدد دیگا۔
مکہ مکرمہ مین ہر قسم کا چھوٹا بڑا جیسا منظور ہو مکان مل سکتا ہے لیکن حرم کے

قریب کا مکان ہر نوع بہتر ہوتا ہے کہ حرم کے آنے جانے اور ہر وقت کی نماز وہین ادا کرنے مین آسانی ہوتی ہے۔

ساکنین مکہ مکرمہ مین مکان کے کرایہ کا دستور ماہواری نہین ہے بلکہ ہر مکان سال بھر کے کرایہ پر لیا جاتا ہے لیکن اہل مکہ مکرمہ حجاج کو اون کے ایام قیام تک ایک مقدار معین کر کے مکان خالی کر دیتے ہین جسمین حجاج کو اختیار رہے کہ تا واپسی مدینہ منورہ رہ سکتے ہین۔ حرم کے قریب ایک ایسا مکان جسمین چار پانچ آدمی معمولی طور سے گذر کر سکین پندرہ بیس ریال کو ملجاتا ہے لہذا اگر چند آدمی یکجا ہو کر رہین تو کفایت ہوتی ہے۔

بعد اطمینان مکان و قیام آپ خاطر جمعی سے مکہ مکرمہ مین رہیے اور اوس وقت کے جو وہان کے قیام مین گذرے بہت غنیمت سمجھیے اور جہانتک ممکن ہے طواف کی کثرت رکھیے کہ طواف کا ثواب بیحد و بیحساب ہے۔

جبکہ مکہ مکرمہ مین ایک زمانۂ معین تک قیام رہے تو ایک سلیپر یا جوتا جو نہایت ہلکا ہو خرید لینا چاہیے اور اوسکو کہین اور استعمال نکیا جاوے بلکہ صرف حرم مین اور طواف کے وقت پہنا جاوے۔ ایسے جوتے اور سلیپر مکہ مکرمہ مین بہت نازک اور ارزان ملتے ہین۔ پتھر کا فرش جو مطاف مین ہے جبکہ آفتاب سے گرم ہو جاتا ہے ایسے جوتے کو پہننے سے پیر کو اذیت نہین ہوتی۔

قیام مکۂ مکرمہ و زیارات

مکہ مکرمہ مین بازار و باغات و مقام تفریحات مثل ہند کے نہین ہین نہ وسیع راستے ہین نہ گاڑی گھیون کی آمد و رفت جاری ہے اور غالباً ایسی تفریحات فضول ہے یہان مناسبت بھی نتھی۔ حرم ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر دن رات آدمی وہین بیٹھا رہے تو دل نہین گھبراتا دن بھر یہان ہجوم رہتا ہے اور بعد عصر سے عشا تک تمام حرم آدمیون سے بھرا ہوتا ہے لہذا ایسے مجمع کو جہان علاوہ عبادت کے ہر فرقے و مختلف خطے کے

آدمی گو بوجہ نہ جاننے زبان کے ہمکلامی کا لطف نہ لے سکتے ہوں لیکن [illegible] کا ایک
مقام پر جمع ہونا ہی انسان کے خیالات مجتمع رکھنے کو کافی ہے بہر طور سب زیادہ فضا
جو حرم میں ہے وہ کسی جگہ میسر نہیں ہو سکتی تاہم وقت فرصت اِن مقامات کو جو ہم ذیل
میں لکھیں گے دیکھ لینا اور زیارت سے سعادت حاصل کرنا نہایت مناسب ہے اسیطرح
جہانتک موقع ملے عمرے کا ثواب حاصل کرنا موجب اجر عظیم ہے۔

عمرہ لایا کرنے سے یہ عبارت ہے کہ مکہ مکرمہ سے قریب تین میل کے فاصلے پر
ایک مسجد باسم مسجد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا موسوم ہے واقع ہے۔ یہ مسجد حد حرم کے
باہر ہے اور اسکے پاس ہی حد حرم ہے جو بنسبت اور حدود کے شہر سے قریب ہے
لہذا وہانتک جانا اور وہان سے احرام باندھکر مکہ مکرمہ میں آنا اور طواف و سعی کرنا
اور بال ترشوا کر احرام کھولنا اسکا نام عمرہ ہے۔ معتبر کتابون میں لکھا ہے کہ سات عمرے
ایک حج کی برابر ہوتے ہین۔ ماہ رمضان میں عمرہ کرنا زیادہ اچھا سمجھا گیا ہے جسقدر
عمرے ہو سکیں بہتر ہی ہے لیکن ایک تو ہر حاجی کو ضرور ہے۔

بعض حاجی ایسا کرتے ہین کہ اپنے گھر سے یا حرم سے احرام باندھ کر پیدل یا
گدھون پر اوس مسجد تک جاتے ہین اور مکہ مکرمہ میں آکر طواف وغیرہ کے بعد
چاہ زمزم پر جاکر غسل کرتے ہین گرمی کے موسم میں یہ غسل ایک عجیب فرحت دیتا ہے
اور ساری تکان دور ہو جاتی ہے۔

اگرچہ مکہ مکرمہ کا ذرہ ذرہ پتھر و کنکر در و دیوار خاک و غبار قابل تعظیم و زیارت ہے
اور تمام عمر انسان اگر اس مادہ میں صرف کرے تب بھی پورا ہونا مشکل ہے چونکہ حاجی تھوڑے
دن اس مقام برکت نشان میں رہتے ہین پس اس فرصت قلیل میں مشہور اور
ضروری مقام جو ذیل میں درج ہین ضرور دیکھ لین۔

۱۔ کعبہ معظم اندر سے۔ ایام حج میں چند بار کھولا جاتا ہے اور حجاج بلا تکلف
اندر داخل ہوتے ہین۔

۲۔ مولد حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳- مکان حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ جسمین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئین - اسی مکان مین جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو فرمانے اور عبادت کا مقام بھی زیارت گاہ ہے -

۴- مکان خلیفہ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو دوکان کے نام سے مشہور ہے - اسی مکان کے کوچے مین مشہور حجر متکلم و حجر متکا بھی دیوار مین نصب ہین

۵- مولد خلیفہ رابع حضرت علی کرم اللہ وجہہ

۶- مولد خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۷- دار الخیزران - صفا کے متصل ایک مکان ہے جسمین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل از نبوت عبادت فرماتے تھے -

۸- جنت المعلی - کنارہ آبادی پر ایک وسیع قبرستان ہے - اسی قبرستان مین مزار حضرت خدیجۃ الکبریٰ زوجہ اول حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و جنابہ آمنہ والدہ پیغمبر خدا کا بھی ہے -

۹- جبل ابو قبیس - جہان معجزہ شق القمر واقع ہوا - یہی پہاڑ اول زمین پر رکھا گیا - اسی پہاڑ پر چڑھکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حج کی منادی کی - یہ پہاڑ بالفعل آبادی مکہ مکرمہ مین داخل ہے اسکے اوپر تک برابر مکانات تعمیر ہوتے چلے جاتے ہین - زوار اس پہاڑ پر اکثر بکری کی سری و پائے لیجاکر کھایا کرتے ہین -

۱۰- جبل نور - اس پہاڑ پر شق الصدر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا گیا غار حرا بھی اسیکا نام ہے سورہ اقرا اسی پہاڑ پر نازل ہوئی ہے -

۱۱- جبل ثور - مکہ مکرمہ سے قریب چار میل ہے اسکا رستہ بہت دشوار گذار ہے گو حال مین کسیقدر درست کیا گیا

ہے چوٹی تک بالکل سیدھا معلوم ہوتا ہے۔

۱۲۔ مسجد جنابہ عائشہ۔ مکہ مکرمہ سے تین میل جہان سے عمرہ لاتے ہین۔

مقامات بالا شہر و قرب وجوار مکہ مکرمہ مین واقع ہین ہم نے انکی بہت مختصر کیفیت لکھی ہے تفصیل و تشریح کامل کے واسطے ایک طول درکار ہے۔

ذیل کے مقامات عموماً نماز ادا کرنا مستحسن و مستحب ہے

اندر خانہ کعبہ ۔ مقام ابراہیم ۔ رکن عراقی ۔ حفرہ قریب دروازہ خانہ کعبہ ۔ نزدیک باب کعبہ ۔ چہار طرف کعبہ ۔ حطیم زیر میزاب ۔ مابین رکن یمانی و حجر اسود و رکن شامی کہ باب عمرہ اوسکے پیچھے ہو جانب رکن یمانی۔

مقامات ذیل وہ ہین جنکو سالکان بے ریا اور زاہدان پاک نفس و با صفا نے قبولیت دعا کیواسطے مختص و مستثنیٰ کیا ہے۔

۱۔ کعبہ معظم ۔ اندر و باہر ہر چہار طرف۔
۲۔ حجر اسود۔ خصوصاً دوپہر کے وقت۔
۳۔ مطاف۔ درِ کعبہ کے سامنے۔
۴۔ ملتزم۔ (یعنی مابین حجر اسود و خانہ کعبہ) نصف شب۔
۵۔ حطیم۔ مغرب کے وقت۔
۶۔ میزاب۔ (پرنالۂ کعبہ) کے نیچے صبح کے وقت۔
۷۔ رکن یمانی۔ صبح۔
۸۔ مابین رکن یمانی و دروازۂ بند کعبہ۔
۹۔ درمیان رکن یمانی و حجر اسود۔
۱۰۔ مقام ابراہیم صبح۔
۱۱۔ زمزم۔ غروب آفتاب کے وقت۔

۱۲- صفا و مروہ- بعد عصر-
۱۳- بین المیلین- یعنی وہ ستون سنگی جو راہ صفا و مروہ مین بنے ہین-
۱۴- عرفات- بیری کے درخت کے نیچے زوال کے وقت اور جبل رحمت کے بائین طرف سورج ڈوبتے وقت
۱۵- مسجد خیف- یہ مسجد منا مین واقع ہے اور اسکا حال بھی ہم منا کے ساتھ ہی لکھین گے-

مشہور مساجد مکہ مکرمہ اور اسکے قرب و جوار مین حسب ذیل ہین اگر شائقین کوشش کرین اور زمانہ بھی فرصت دے تو ان سبکو دیکھنا ممکن ہے-

۱- مسجد خیف- منا مین-
۲- مسجد ابوقبیس- پہاڑ پر اسی مسجد پر حضرت بلال نے اول اذان دی تھی
۳- مسجد الشجرہ-
۴- مسجد الجن-
۵- مسجد الاجابہ-
۶- مسجد بیت العقبیٰ- منا کے راستے مین-
۷- مسجد الرایہ- مکہ مکرمہ کی فتح کے دن یہان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے نشان اسلامی گاڑا گیا تھا-
۸- مسجد جیاد-
۹- مسجد ذی طوی-
۱۰- مسجد جعرانہ- یہ مسجد مکہ مکرمہ سے باہر اور دور ہے-
۱۱- مسجد عائشہ- یہان سے عمرے کا احرام باندھتے ہین-
۱۲- مسجد نحر النبی- جہان سورہ انا اعطینا نازل ہوئی-
۱۳- مسجد الکبش- منا مین جہان حضرت ابراہیم نے قربانی فرمائی تھی-
۱۴- مسجد مجتبیٰ- قریب مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم-

ہم نے اس باب مین مکہ مکرمہ اور اوسکے قرب وجوار کے تمامی مشہور متبرک مقامات جہانتک کہ معلوم ہو سکے اور جنمین سے اکثر ہم نے خود دیکھے ہین آگاہی ناظرین کے واسطے لکھدیے ہین لیکن سواے ان کے اور جسقدر جا ہاے مقدس معلوم ہون اور معتبر ساکنین مکہ مکرمہ سے اونکا نشان ملے تو اونکی بھی زیارت کرنا عین سعادت ہے۔

اداے حج یعنی حالات عرفات و مزدلفہ و منا وغیرہ

اداے فرض حج کے واسطے جسکے لیے تمام اطراف عالم سے آدمی اس سرزمین پاک مین آتے ہین مکہ مکرمہ سے نو میل کے فاصلے پر کوہ عرفات ہوتا ہے۔ ہم چونکہ اس سالے کو بطور ہدایت حجاج لکھ رہے ہین اور مسائل پر چندان غور اسلیے نہین ہے کہ حج کے مسائل بہت صاف اور سہل ہین اور بیشتر معلم و مطوف اپنے اپنے حجاج کو بترتیب تعلیم کر دیتے ہین لیکن وہ امور جو محض ذات و مال حاجیان سے متعلق ہین اور جنپر حالت غریب الوطنی مین ہر مسافر کو نگاہ ضرور ہے معلم بطور کامل نہین بتا سکتا نہ اوسکو اسقدر فرصت ہوتی ہے کہ ہر فرد بشر کو فرداً فرداً تعلیم و تلقین کرے اور غالباً وہ اسطرف توجہ بھی نہین کرتے لہذا جہانتک ہمارا تجربہ یاری دیتا ہے ہم ہر چیز کا انکشاف ناظرین پر کرتے ہین۔

مکہ مکرمہ سے حج کے جانے والے آپ تین قسم کے آدمی دیکھین گے ایک وہ جو ابھی حج کے قریب دو چار روز یا غایت ہفتہ پہلے ہندوستان سے مکہ مکرمہ مین داخل ہوے ہین اور اسوقت تک حج کا احرام کیے ہوے ہین۔

دوسرے وہ کہ حج سے بہت پہلے مکہ مکرمہ مین آگئے تھے زیارت مدینہ منورہ سے قبل از حج فیضیاب ہو چکے ہین۔ اگر انکا قافلہ مدینہ منورہ سے ایسے وقت واپس آیا ہے کہ حج مین دس بارہ روز کی دیر ہے تو یہ احرام باندھے ہونگے اور اگر قریب حج واپس آئے ہین تو ضرور راہ مدینہ منورہ سے جو احرام اختیار کیا ہے وہ قائم ہوگا۔ لیکن اکثر مدینہ منورہ سے آنے والے عمرے کا احرام باندھکر آتے ہین اور بعد اداے

مناسک عمرہ اس احرام کو کھول کر حج کے واسطے نئے طور سے احرام کرتے ہین۔
تیسری وہ جماعت ہوگی کہ حج سے پندرہ بیس روز یا مہینہ بھر پہلے پہونچے ہین اور
مدینۂ منورہ کو بعد حج جاوینگے یہ بھی احرام باندھے نہون گے۔
جبکہ ماہ ذی الحجہ کا چاند ہوتا ہے تو ہر آدمی جان لیتا ہے کہ اب حج کو ایک ہفتہ
باقی ہے لہذا ہر آدمی کو لازم ہے کہ حج پر جانیکی تیاری کرے۔ تمام اداے فرائض
حج مین پانچ روز صرف ہوتے ہین اسلیے ان پانچ روز کی خورد و نوش و سواری و
خیمہ و جاے قیام کا بندوبست ضرور ہے۔
سب سے پہلے یہ امر ضرور قابلِ تشویش ہوگا کہ جب آپ حج کو جاوین تو اپنا اسباب
و زر نقد کہان اور کسکے پاس چھوڑ جاوین کیونکہ ایسے ہنگامے مین زر نقد و مستورات کا
زیور ساتھ سا تھ لیے پھرنا کوئی معقول بات نہین ہے لہذا اس مشکل کی آسانی اور محض ہمدردی
و راحت رسانی حجاج کے واسطے اس بار کو حافظ احمد حسین صاحب برادر زادہ جناب
تقدس مآب حاجی امداد اللہ صاحب نے اپنے ذمہ کر لیا ہے سالہا سال سے یہ قاعدہ چلا
آتا ہے کہ ہندوستان کے اکثر حاجی بنا زر نقد اور زیور بحفاظت باندھ کر اور اوسپر مہر لگاکر
وقت جانے حج کے حافظ صاحب کے پاس امانت رکھ دیتے ہین اور جسے اگر حسب
ضرورت لے لیتے ہین ورنہ بعد واپسی مدینۂ منورہ لیتے ہین۔ جو حجاج کہ قبل از حج مدینۂ منورہ کو
جاتے ہین وہ بھی ایسا ہی کرتے ہین اور مکہ مکرمہ مین آکر اپنی امانت واپس لیتے ہین۔
حافظ صاحب نے یہ نہایت مشکل کام اپنے ذمے لیا ہے اور یقیناً اگر ایسا بندوبست
نہوتا تو حجاج کو بہت دقت ہوتی۔ عرب مطوفون کو امانت دیجاتی تو اوسکے وصول
مین شک رہتا اور نہ عرب مطوف ایسی عمدگی و صفائی سے ہر آدمی کی امانت کا انتظام
کر سکتے۔ لہذا عین مصلحت یہی ہے کہ حجاج مدینۂ منورہ یا حج کو جاتے وقت یا کسی وقت
مین بھی جبکہ وہ خود محفوظ نرکھ سکتے ہون حافظ صاحب کے سپرد کر دین۔ اور تعجب
یہ ہے کہ حافظ صاحب اس کام مین کسقدر مشکل اوٹھاتے ہین ہر شخص کی امانت علحدہ
علحدہ جیسی کہ اوسنے دی ہو رکھتے ہین اونکی یادداشت کے واسطے ایک دفتر مین

نام قلمبند کرتے ہین اور اس تکلیف کا کوئی معاوضہ یا حق حجاج سے نہین لیتے - واقعی یہ
انھین کی ہمت ہے کہ ایسے مشکل کام کو مفت کرتے ہین - بہرطور حجاج کو اپنے زر نقد
کی نگرانی لازمی بات ہے - ہم حجاج کو مجبور نہین کرتے کہ حافظ صاحب کے ہی پاس رکھین بلکہ
جہان اپنا اطمینان ہو رکھ جاوین ساتھ لیجانا مناسب نہین ہے - اور باقی اسباب فرش و
صندوق وغیرہ جس مکان مین ٹھہرین ہون رہین بند کر دینا کافی ہے -

مکہ مکرمہ سے حج کو جانے اور واپس آنے کے واسطے اونٹ کا انتظام معلم کے
ذمے ہے ہر معلم اپنے حاجیون کے واسطے اونٹ بہم پہونچاتا ہے - اونٹ کا
کرایہ اس سفر کے واسطے چار ریال سے سات ریال تک ہوتا ہے - شغدف آپ کا
وہی کام آوے گا جو آپ نے جدہ سے خریدا ہے اور اگر نہین خریدا ہے تو یہان خرید
ہو سکتا ہے اور کرایہ پر بھی ملنا ممکن ہے -

عرفات پر قیام کے واسطے اگر آپ کو علحدہ رہنا منظور ہے تو ایک خیمہ کرایہ
پر لینا یا خریدنا ضرور ہے - کھانے کا سامان بھی مع ظروف ساتھ ہونا چاہیے اور
پانی کا برتن اس موقع پر کسیطرح بھولا نہ جاوے ورنہ عرفات مین پانی رکھنے کی
سخت تکلیف ہو گی - اگر علحدہ رہنا منظور ہے تو خیمہ اور پاخانہ ہمراہ ہونا ضروری
بات ہے اور گو بغیر خیمے کے گذران ہو سکتی ہے لیکن پاخانہ ضرور ساتھ ہو -
پاخانہ بھی مثل خیمے کے کرایہ پر مل سکتا ہے -

جو لوگ اپنا خیمہ علحدہ نہین لیجاتے وہ معلم کے ساتھ رہتے ہین معلم اپنے
بڑے بڑے خیمے لیجاتے ہین اور حجاج کو فی نفر کچھ کرایہ لیکر اون خیمو نمین جگہ
دے دیتے ہین - عموماً ایسے خیمے کا کرایہ فی آدمی ایک ریال ہوتا ہے یا جو کچھ
آپسمین قرارداد ہو جاوے -

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی آدمی ملکر ایک خیمہ کرایہ کر لین اور علحدہ رہین -

حج کے جانے کے واسطے عمدہ بات یہ ہے کہ معلم سے کہکر ایک عرب کا
رہنے والا آدمی نوکر رکھ لیا جاوے کہ وہ ایام حج مین ساتھ رکھے - اوسکی یہ خدمت

ہوگی کہ آپکے شغدف کو کشاکش سے بچاوے گا اسباب کی نگرانی کریگا خیمہ لگانے
مین مدد دے گا پانی و لکڑی و دیگر اشیاے خوردنی بہم پہونچاوے گا۔ عرب کے
آدمی میدان عرفات مین گو لاکھون خیمے نصب ہون اپنے خیمے کو شناخت کرلیتے
ہین لیکن حجاج کو بہت مشکل ہوتی ہے اگر وہ اپنی جگہ سے ذرا بھی دور جاتے
ہین تو پھر اوس جگہ کو نہین پا سکتے۔

حجاج اگر جبل عرافات یا دوسری جگہ مین جاوین تو معلم یا عرب نوکر کو ہمراہ
لے لین ورنہ اگر خود گئے اور خیمہ بھول گئے تو بہت حیران ہون گے اور دوسرے
دن منا مین اپنے ساتھیون سے ملین گے۔

ذی الحج کا چاند دیکھنے پر گو حج کا دن ہر شخص قائم کر سکتا ہے لیکن بنظر مزید احتیاط
یا اگر کسی وجہ سے مثل ابر وغیرہ کے رویت ہلال مین شک ہوتا ہے تو اوسکی تصدیق
و تحقیق کے بعد ساتوین تاریخ کو حرم محترم مین خطبہ پڑھا جاتا ہے اور اسی ذیل مین
امام خطبہ خوان کچھ مناسک حج بھی بیان کر دیتا ہے یہ خطبہ گویا منادی ہے
کہ مشتاقان حج آج ہر طرح تیار ہو رہین اور کل احرام باندھ کر حج کو روانہ ہون۔
خطبہ جب ہی پڑھا جاتا ہے جبکہ حج کا دن صاف معین ہو جاتا ہے اور در صورت
اختلاف علاوہ خطبے کے ہر گلی کوچے مین منادی بھی کرادیجاتی ہے کہ جس سے ہر کہ و مہ
واقف ہو جاتا ہے۔ بہرطور ساتوین تاریخ کو خطبہ سنکر ہر طرح تیار ہو جانا ضرور ہے۔
آٹھوین کو پاک و صاف ہو کر حرم مین حطیم مین احرام باندھنا چاہیے۔

آٹھوین کو صبح سے لوگ روانہ ہونا شروع ہو جاتے ہین محتاط لوگ ایسے
وقت مکہ مکرمہ سے چلتے ہین کہ منا مین ظہر کو پہونچین اور وہان پانچ وقت کی نماز
ادا کرین۔ بعض ایسا نہین کرتے ظہر کے بعد یا عصر کو روانہ ہوتے ہین قریب مغرب
یا کچھ بعد منا مین پہونچتے ہین رات بھر وہان رہتے ہین پچھلی رات یا نماز صبح کے بعد منا سے
چلکر نوین صبح کو میدان عرفات مین پہونچ جاتے ہین۔

منا وہ مقام ہے جہان عرفات پر جاتے وقت ایک رات قیام کرتے ہین

اور عرفات سے واپس ہو کر تین روز وہان رہتے ہین - یہان بہت مکانات بنے ہوے ہین
جو سال بھر خالی رہتے ہین اور صرف ایام حج مین تین دن کے لیئے آباد ہو جاتے ہین
لہذا قبل از روانگی عرفات منا کے مکان کا بندوبست کر لینا ضرور ہے - یہان جیسی
ضرورت ہو پورا مکان یا ایک دو درجہ مل جاتا ہے - جن صاحبون کو علحدہ مکان کی
ضرورت نہین وہ اپنے معلم کے مکان مین (بعض معلمون کے ذاتی مکان ہین بعض
کرایہ پر لیتے ہین) ٹھہر سکتے ہین اور معلم اوسیطرح جیسا کہ عرفات پر کچھ کرایہ لیکر
خیمے مین جگہ دی ہے یہان بھی دینگے -

الغرض حج کو جاتے وقت منا مین ایک رات بسر کرنا ہوگی گو یہان بازار تیار
ہو جاتا ہے اور سب چیز میسر آتی ہے تاہم کھانا گھر سے پکا ہوا ساتھ ہونا اچھا ہے تاکہ وہ
وقت جو کھانیکی تیاری و تلاش مین ضایع ہو عبادت مین گذرنا بہتر ہے -

منا مین چار چیزین جنکو ہم ذیل مین لکھتے ہین قابل دید و زیارت ہین لیکن آپ انکو
اوسوقت جبکہ عرفات سے واپس آکر تین روز یہان قیام کرین بآسانی دیکھ سکتے ہین -

١- تین شیطان - انپر لامحالہ ہر حاجی جاکر کنکریان مارتا ہے اور ضرور اونکو جان سکتا ہے انکے پورے حالات بخیال طول مضمون کے ہم یہان نہین لکھ سکتے لیکن کتب ہاے مناسک حج مین ملین گے -

٢- مسجد خیف - یہ ایک قدیم وسیع مسجد ہے اسکے مقدس ہونے مین بہت روایتین بیان کی گئی ہین منجملہ اونکے یہ بھی ہے کہ ستر نبیون نے ایک ساتھ یہان نماز پڑھی ہے -

٣- مسجد الکبش - آبادی منا سے متصل دامن کوہ مین واقع ہے حضرت ابرہیم علیہ السلام نے اسی جگہ قربانی کی تھی -

٤- غار مرسلات - مسجد خیف کے قریب ہے اور اوسمین پتھر پر سر مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان ہے -

اِن مقامات کے اکثر لوگ بلکہ سب ہی زیارت کرتے ہین اور نماز نفل پڑھکر دعا مانگتے ہین۔

یاد ہوگا ابھی بیان ہو چکا ہے کہ آٹھوین کو مکہ مکرمہ سے چلتے ہین رات کو منا مین رہتے ہین صبح نوین کو منا سے چل کر قبل از زوال عرفات پر پہونچ جاتے ہین۔

میدان عرفات مین کسی جگہ زوال شمس سے غروب تک قیام کرنیکا نام حج ہے۔

عرفات مین کسی جگہ بھی ٹھہر رہنا داخل میدان عرفات اور ادائے فرض حج کا حکم رکھتا ہے تاہم جبل عرافات یا جبل رحمت کے قریب جہان بڑی بڑی چٹانین سیاہ پتھرونکی ہین وقوف کرنا اولا ہے۔ لیکن ایسے ہنگامے اور اسقدر مجمع مین جیسا کہ اندنون حج مین ہوتا ہے جبل رحمت کے قریب سب حاجیون کو جگہ ملنا مشکل ہے۔ تمام میدان عرفات کہ کئی کوس کے گرد مین ہوگا خیمون سے بھرا ہوتا ہے پس جبل رحمت کے نیچے کہ تعداد خیام و حجاج کے مقابلے مین بہت ہی چھوٹی جگہ ہے سب آدمیون کو جگہ نہین مل سکتی اور اسمین کوشش کرنا بھی مفت تکلیف اوٹھانا ہے۔

مسجد نمرہ ایک مشہور مسجد ہے جو اسی میدان عرفات مین واقع ہے۔

عرفات کے قیام کا بہتر اور مستحسن طریقہ جو معتبر علمانے وثوق کے ساتھ لکھا ہے یہ ہے کہ عرفات پر پہونچکر اگر پانی ملنا ممکن ہو تو غسل کیا جاوے ورنہ وضو کافی ہے بعد اسکے مسجد نمرہ مین آ بیٹھے اور عبادت مین مشغول رہے ظہر و عصر کی نماز ایک وقت مین ملاکر امام کے ساتھ پڑھے اور پھر حج کا خطبہ سنے جو پہاڑی کے اوپر ہوتا ہے۔ لیکن ہم پھر یہان تاکید کرنا مناسب جانتے ہین کہ پہاڑی پر چڑھنے اور تکلیف اوٹھانے سے بہتر ہے کہ اپنے قیام گاہ پر یاد الٰہی مین مصروف اور اپنی عمر گذشتہ اور اعمال کو یاد کرکے روتا رہے۔ اول تو پہاڑی پر چڑھنا مشکل ہے دوسرے آدمیونکی کثرت مانع ہوتی ہے۔ پس ایسی کوشش بے سود ہے خطبہ بھی سننے مین نہ آویگا اور اپنی جگہ پر بیٹھکر جو ذکر و شغل ہوتا وہ بھی نہوگا۔

غرض جسقدر وقت عرفات پر گذرے ذکر الٰہی اور عبادت مین مصروف رہنا چاہیے

اسوقت کو ضائع کرنا اچھا نہین ہے کیونکہ اسی وقت خاص کے واسطے آدمی گھر بار دوست
وعزیز واقارب کو چھوڑ کر یہان امید مغفرت پر آتا ہے اس موقع کو ہر طرح غنیمت سمجھے
اور گریہ وزاری وعبادت مین کاٹے۔

عرفات سے بعد غروب شمس چلتے ہین اوسوقت بہت ہنگامہ ہوتا ہے اور
ہستہ کشادہ اونٹ کے نکلجانے کو نہین ملتا لازم ہے کہ اپنے قافلے سے جدا نہو اور
نوکر کو تاکید رکھے کہ وہ اونٹ کے برابر چلے اور کشمکش سے اونٹ و شغدف کو بچاتا رہے
اسباب ہوشیاری سے باندھ کر اسباب کے اونٹ پر رکھ دیا جاوے ورنہ اگر ایسے مجمع
اور جلدی اور رات مین کوئی چیز گر گئی تو اوسکا ملنا مشکل ہوگا۔ بچونکی حفاظت روانگی کے
وقت ضرور ہے اگر وہ ذرا بھی اپنی جائے قیام یا قافلے سے علحدہ ہوے تو اون کی
جان کا خطرہ ہے نہ معلوم کہان چلے جاوین یا اونٹون کے نیچے دب جاوین۔

عرفات سے چلکر دو ڈھائی گھنٹے مین مزدلفہ پہونچتے ہین۔ یہ جگہ بھی پہاڑون
کے بیچ مین واقع ہے۔ دوکاندار یہان دوکانین لگا رکھتے ہین ضرورت کی چیزین
ملجاتی ہین۔ پانی بدو بیچتے پھرا کرتے ہین گو یہان نہر بھی ہے لیکن رات مین ہر شخص کو
ملنا مشکل ہے عربی نوکر البتہ ڈھونڈھ نکالے گا۔ یہان آکر مغرب وعشا کی نماز ملاکر
پڑھتے ہین ایک مسجد بھی یہان ہے اور مشہور جگہ یہان کی جسکا نام مقامہاے قبولیت
دعا مین آپ دیکھین گے ایک پہاڑی مشعر الحرام نام ہے۔ یہان بھی ہم وہی بات
بیان کرنا جیسا کہ عرفات کے پہاڑ پر چڑھنے کی بابت کہہ چکے ہین بہتر جانتے ہین۔

رات کے وقت قافلے سے جدا ہونا مستورات وبچون کو چھوڑنا مناسب
بات نہین ہے۔ اکثر آدمی جو پرانی کتابون مین ان مقامون کے نام دیکھتے ہین وہ اپنے
معلم سے ہمیشہ بحث وتکرار کیا کرتے ہین کہ اونکے اونٹ اوسی خاص مقام تک
پہونچا دیے جاوین لیکن خیال ہے کہ یہ امر غیر ممکن ہے۔ یکہ وتنہا وجریدہ آدمی
البتہ ایسا کر سکتا ہے اور جہان چاہے جا سکتا ہے لیکن جسکے ساتھ اہل وعیال ہون
اوسے مشکل ہے نیز یکہ وتنہا آدمی بھی اگر واقف ہو تو چلا جاوے گا یا کوئی آدمی

مخصوص اوسکے ساتھ ہو کہ اوسکی خواہش کے موافق ہر جگہ لیجاوے۔ معلم سے بھی
جسکے قافلے مین مثلاً بیس آدمی ہون اور اونمین سے دو آدمی جبل عرفات و مشعر الحرام
پر جانیکی خواہش کرین اونکو لیجانا مشکل ہوگا۔ مقام مزدلفہ کی قبولیت دعا اور عبادت
کے واسطے ہر باہر اسرار در کاشف مسئلات نے تعریف کی ہے لہذا یہان رات
بھر مصروف عبادت رہنا ہر آئنہ اولی و برتر ہے۔

بعض آدمی مزدلفہ مین صرف اتنا قیام کرتے ہین کہ نماز ادا ہوجاوے کھانا کھالیوین
اور کچھ معمولی ورد درود وغیرہ کا کرلین۔ جو لوگ تھوڑی دیر ٹھہرتے ہین اونکو اونٹون سے
شغدف و اسباب بھی اوتارنا ضرور نہین ہے شتربان اونٹ کو لدا ہوا ہی بٹھا دیتے ہین جو
سامان لینا ہووے لیا جاوے اور باقی بھر حفاظت سے باندھ دیا جاوے۔ بعض آدمی
تمام رات ٹھہرتے ہین اور سا اونٹون کو کھول دیتے ہین۔ مزدلفہ مین تمام رات
رہنا اور عبادت کرنا اولی ہے لیکن جبکہ یہان رات بھر رہنے کا اتفاق ہو تو ضرور سرِ رات
سے ہوشیار رہنا چاہیے کیونکہ یہان بالکل رات کا وقت ہوتا ہے اور اونٹون کو
بے ترتیب بٹھا دیا جاتا ہے خیمہ وغیرہ یہان نہین لگاتے اسلیے اگر ذرا بھی غفلت
ہوتی ہے تو اسباب چوری ہو جاتا ہے یہ مشہور بات ہے کہ چور اس جگہ ستاتے ہین
اور وقت پاکر جو کچھ ہاتھ آجاتا ہے فوراً لیکر ادھر ادھر آدمیون مین بھاگ جاتے ہین
لہذا حتی المقدور یہان ہوشیار رہنا اچھا ہے۔

اسی مقام مزدلفہ سے ہر آدمی کو اونچاس کنکریان زمین سے ڈھونڈھ کر
چننا یا جمع کرنا چاہیین جو کل صبح اور اوسکے بعد کام آتی ہین۔ یہ کنکریان چھولے اور چنے
کی برابر ہون اور پتھر ہونا چاہیے مٹی یا اور کوئی دھات نہو انکو دھو کر کسی کپڑے مین
باندھ لیا جاوے بعض آدمی اس کام کے واسطے ایک چھوٹی تھیلی گھر سے بنا کر لیجاتے
ہین تاکہ زیادہ حفاظت ہو اور کہین بھی رکھ دینے سے ضایع نہو جائین۔ اگر اتفاقیہ
یہ کنکریان گر جائین یا ضایع ہو جائین تو منا مین کسی جگہ سے اور اوٹھا لی جاوین لیکن جو
کنکریان لوگونکی پھینکی ہوئی شیطانون کے نیچے جمع ہو جاتی ہین اونکا لینا اور دوبارہ مارنا منع ہے

مزدلفہ سے جو لوگ نصف شب کو چلتے ہین وہ قریب صبح اور بعد نماز صبح چلنے والے کچھ دن چڑھے منا مین پہونچ جاتے ہین - منا وہی مقام ہے جسکا ہم ابھی بیان کر چکے ہین اور جہان مکہ مکرمہ سے چلکر سب حاجی ایک رات بسر کرتے ہین -

منا مین آپ وہان قیام کرین گے جہان جو مکان آپ نے قبل از روانگی حج کرایہ پہ لیا ہے یا معلم کے ساتھ رہنا ہوگا پانی یہان بھی عمدہ اور صاف نہر کا ملتا ہے جا بجا آدمی بیچتے رہتے ہین - بعض حاجی جو علیحدہ مکان لیتے ہین اور اونکے ساتھ قافلہ بھی زیادہ ہوتا ہے وہ تین وزر کے خرچ کے موافق اپنے مکان مین قبل از روانگی حج پانی بھروا کر رکھتے ہین تاکہ منا مین پہونچتے ہی پانی کی تکلیف نہو - بعض معلم جنکے ذاتی مکانات ہین اپنے حجاج کے آرام کے واسطے حوض مین جو عموماً ہر مکان مین ہے پانی بھروا دیتے ہین - بہرطور بالفعل یہان پانی کی تکلیف نہین ہے -

اسباب وغیرہ اہتمام سے رکھکر اول یہ کام کرنا چاہیے کہ سات کنکریان ان کنکریون مین سے جو آپ نے مزدلفہ سے چنی ہین باوضو بڑے شیطان پر جائیے اور یہ ساتون کنکریان ایک ایک کرکے اوسپر ماریے - عورتونکے واسطے رات مین کنکریان مارنا بہتر ہے عرب مین قاعدہ ہوگیا ہے کہ عورتین رات ہی کو کنکریان مارتی ہین -

اگر آپ صرف حج کا احرام باندھے ہوے ہین تو کنکریان مارنے کے بعد وہین سے ایک کوچے مین چلے جائیے جہان صدہا حجام بیٹھے ملین گے یہان جیسا آپکو منظور ہو تھوڑے بال ترشوائیے یا سارا سر منڈوائیے اور جاے قیام پر آکر احرام کھولڈالیے اور اصلی کپڑے پہن لیجیے اور اوسکے بعد قربانی کے موقع پر جاکر بھیڑ بکری اونٹ جو منظور ہو خریدیے اور قربانی کیجیے - اگر تمتع یا قران کا احرام ہے تو کنکریان مار کر اول قربانی کرتے ہین پھر بال ترشوا کر یا سارا سر صاف کر کے احرام کھول لیتے ہین -

قربانی کے واسطے ایک جگہ علیحدہ مقرر کردی گئی ہے لہذا وہین قربانی کرنا بہتر ہے اور دوسری جگہ پولیس متعینہ منا کرنے بھی ندے گا اور اگر چھپ کر آپ کرلین گے تو اوسکا فضلہ وہین پڑا رہیگا اور مکان کی ہوا بھی خراب ہوگی اسلیے حکام ترکی

نے ایک جگہ مقرر کردی ہے کہ اوسکے سوا ے اور کہین قربانی نہین ہونے پاتی۔
چونکہ منا ایک چھوٹی جگہ ہے اور وہان آدمیون کا ہجوم زیادہ ہوتا ہے اسلیے صفائی کا خیال بیشتر مد نظر ہے قربانی کی جگہ بھی علحدہ آبادی سے دور مقرر کرنے کی یہی وجہ ہے - پاخانے منا کے ہر گلی کوچے مین بنے ہوے ہین اگرچہ بے احتیاط لوگ خیال نہین کرتے لیکن اونکو لازم یہی ہے کہ ان پاخانون مین پیخانہ جاوین۔
چونکہ منا مین بکثرت قربانی ہوتی ہے اور ہر طرف گوشت کی افراط ہو جاتی ہے اور حاجی بھی کئی روز کے تھکے ماندے ہوتے ہین اور بہت مسکین حاجی جنکا ہم اوائل کتاب مین بیان لکھ چکے ہین بوجہ گرانی حسب خواہش مکہ مکرمہ مین گوشت نہین پا سکتے یہان قربانی کا گوشت حد سے زیادہ کھاتے ہین اور عموماً یہ زیادہ خوری نقصان کرتی ہے اور اکثر حاجیون کو بدہضمی و ہیضہ ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ یہی بے احتیاطی وباے ہیضہ پیدا کر دیتی ہے لہذا حجاج کو لازم ہے کہ جہانتک ممکن ہے گوشت کم کھاوین اور ادویہ ہاضم کا استعمال رکھین - دو سال سے برابر وباے ہیضہ ہوتی ہے اور ہزارہا جانین تلف جاتی ہین۔
ساکنان مکہ مکرمہ کا قاعدہ ہے کہ وہ ایام قیام منا مین گوشت بہت کم کھاتے ہین بلکہ بعض بالکل ہی نہین کھاتے اور سریع الهضم غذا پر بسر کرتے ہین۔
منا مین ایسی دوائین جو ہضم کے واسطے مفید ہین یا وباے ہیضہ مین کار آمد ہین ساتھ رکھنا ضرور ہے - اگر اور نہو تو تین چار دوائین یعنی تیزاب گندھک یا نمین ملا ہوا آئل پیپرمنٹ کلوروڈائن عرق زنجبیل وغیرہ ضرور ہمراہ ہونا چاہیے۔
منا کی قربانی چونکہ ہر حاجی کو ضرور ہے اور جسے مقدور نہو وہ حسب مسئلہ روزے رکھے لہذا یہ امر قابل احتیاط ہے کہ قربانی کے واسطے بکرا گاے اونٹ جو کچھ خریدا جاوے خود دیکھ کر صاف و سالم خرید کیا جاوے اور اپنے ہاتھ سے یا اپنے سامنے قربانی بھی کرا دی جاوے بعض آدمی تکلیف و زحمت کے خیال سے اس کام کے

انجام دینے کو اپنے نوکر یا معلم کو مقرر کردیتے ہین لیکن کبھی کبھی شکایت سنی گئی ہے کہ نوکر یا معلم نے ازراہ خیانت قربانی نہین کی اسلیے نہایت ضرور ہے کہ احتیاط کیجاوے اور قربانی اپنے ہاتھ سے یا سامنے کرادی جاوے۔

منا مین اول ہی روز احرام کھولنے اور قربانی وغیرہ سے فارغ ہونیکے بعد اگر مکہ مکرمہ مین چلے جائیے اور طواف الزیارت کر آئیے تو بہتر ہے۔

منا سے مکہ مکرمہ بہت نزدیک ہے گدھا ہر وقت سواری کو ملتا ہے بارہ آنے عموماً کرایہ ہوتا ہے بعض دفعہ جانا اور واپس آنا ایک روپیہ ہی مین ہوجاتا ہے اسلیے آپ اس کام کو دو گھنٹے مین نہایت سہولت سے انجام دے سکتے ہین۔

عورتین بھی اگر پہلے ہی دن طواف الزیارت کرنا چاہین تو وہ اونٹ پر جاسکتی ہین وہی اونٹ والا جو آپ کو عرفات پر لیگیا ہے اور جسنے منا مین پہونچایا ہے اور جو اکثر آپ سے کھانا وغیرہ مانگنے آیا ہوگا آپ سے کچھ مزدوری لیکر مکہ مکرمہ کو لیجاوے گا اور بعد طواف واپس لے آوے گا۔

دوسرے دن بعد از زوال اکیس کنکریان کام مین لانا ہونگی یعنے تینون شیطانون پر سات سات مارنا ہونگی ابتداء چھوٹے شیطان سے شروع ہوگی اور انتہا بڑے پر۔

تیسرے دن بھی اسیطرح بعد زوال تینون شیطانون پر کنکریان مارنا ہوگا۔ اسکے بعد آپکو اختیار ہے کہ فوراً مکہ مکرمہ کو چلے آئیے یا شام تک بلکہ دوسرے دن تک وہان رہیے۔ بعد زوال منا سے واپس ہونا اولا ہے لیکن بہت آدمی اس سے پہلے چلے آتے ہین۔ بعضے آدمی بنظر عبادت تیسرے دن بھی رہنا پسند کرتے ہین لیکن زائد قیام کے واسطے قبل از روانگی حج انتظام مناسب ہے تاکہ معلم شتربان کو اسی شرط پر مقرر کرے کہ اوسکو ایک روز بعد اپنے مسافرون کو لانا ہوگا اور وہان قیام کی بابت بھی معلم کو خود ساتھ رہنا چاہیے یا کسی دوسرے آدمی نوکر وغیرہ کو حفاظت کے واسطے چھوڑنا ہوگا۔

روانگی قافلہ از مکہ مکرمہ بہ مدینہ منورہ

اے حاجیان طلبگاران رحمت ایزدی و شفاعت رسول صمدی صلی اللہ علیہ وسلم
حج کے ساتھ آپ کو زیارت روضۂ نبی کریم سے بھی مشرف ہونا ضرور ہے اور چونکہ
یہ سفر خطرناک و پر تعب ہے اسلیے ہم اوسکا ضروری حال آپکے روبرو پیش کرتے ہیں۔
واضح ہو کہ مدینہ منورہ کو دو دفعہ حاجیوں کا قافلہ جاتا ہے اور جبتک کہ
کامل اطمینان امن راہ و تعدی اقوام بدو جو اکثر اس راہ میں پہاڑوں پر رہتے ہیں
نہو جاوے حضرت شریف صاحب روانگی قافلہ کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔ مدینہ منورہ
کے راستے میں بعض جاہل بدو جو آپکے شتربان ہیں آپ کو ستاتے ہیں اور موقع پاکر اسباب
چورا لیتے ہیں اور مار بھی ڈالتے ہیں۔ دوسرے ان شتربان یعنی بدوؤں کی باہمی عداوت
جو نسلاً بعد نسل چلی آتی ہے اور جبکہ وہ جنگل میں ایک دوسرے سے مقابل ہوتے
ہیں تو اونکو اپنا بدلہ لینے کی فکر درپیش ہوتی ہے اور اس ذیل میں حاجیوں کا نقصان
ہو جاتا ہے۔ غرض اس خوف سے محفوظ رہنے کا انتظام حضرت شریف صاحب کر دیتے
ہیں اور عموماً تمام قافلہ بلا کسی نقصان کے جاتا اور واپس آتا ہے۔

مدینہ منورہ کو پہلا قافلہ حج سے پہلے جاتا ہے جو اکثر شوال کے آخر یا
ذیقعدہ کی پہلی دوسری کو مکہ مکرمہ سے روانہ ہوتا ہے اور حج سے چار پانچ روز
یا غایت ایک ہفتہ اول واپس آجاتا ہے۔

دوسرا قافلہ بعد حج آخر ذی الحجہ میں روانہ ہوتا ہے اور آخر محرم میں واپس آتا ہے۔
ان قافلوں میں ہر ملک و ہر قوم کے آدمی ہوتے ہیں۔ ہر قافلے کی تعداد پندرہ
بیس ہزار آدمی کی تخمینہ کی گئی ہے۔

مدینہ منورہ کا سفر قافلے کے ساتھ عجب لطف خیز مگر پر تعب بھی ہے۔
اونٹ کا کرایہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جانے اور واپس آنے کا حسب منظوری
شریف صاحب مقرر ہو جاتا ہے اور اوس سے زیادہ کوئی نہیں لینے پاتا بالفعل

چند سال سے شغدف لیجانے والے اونٹ کا کرایہ جسمین دو آدمی جاتے ہین تیس ریال و بتیس ریال ہو رہا ہے ۔

مدینہ منورہ کے سفر کے واسطے جہانتک ممکن ہو اتنا کم اور ضروری اسباب ساتھ ہونا چاہیے کہ شغدف ہی مین آجاوے اور دوسرا اونٹ اسباب کے واسطے کرایہ نکرنا پڑے ۔

راستے مین بلاضرورت اونٹ سے اوترنا نہ چاہیے اور حتی الامکان اپنے ہمراہیون سے جدا اور دور نہونا چاہیے بعض وقت وہی شتربان جو اپکو لیے جاتا ہے آپکو قافلے سے دور دیکھکر اس لالچ سے کہ شاید آپکی کمر مین کچھ ہو ستانے کا ارادہ کر بیٹھتا ہے ۔

شتربان یعنی بدو کے ساتھ مراعات لازم ہے اوسکو کھانا حسب دلخواہ دینا چاہیے لیکن بالکل عاجزانہ برتاو بھی عقل کی بات نہین ہے ۔

بدو کی قوم کچھ زبردست اور قوی نہین ہوتی اور عموماً لڑائی مین ثابت قدم بھی نہین ہین لیکن ہندیون نے عموماً اونسے عاجزانہ برتاو کر کے خود اونکو دلیری کا موقع دیا ہے ۔ ترکی یا مصری وغیرہ اقوام کے ساتھ اونکا برتاو درشت نہین ہوتا غالباً اسکا یہ بھی سبب ہوگا کہ اگر ان قومون مین سے کسیکے ساتھ کوئی بیجا برتاو کیا جاتا ہے تو وہ سب جمع ہو کر برسر مقابلہ آجاتے ہین اور اگر ہندیون کے ساتھ کوئی معاملہ واقع ہوتا ہے تو ہندی بھائی اپنی عادت کے بموجب کہ اونمین اتفاق نہین ہے اپنے بھائی کی حقارت دیکھتے ہین اور خاموش رہتے ہین اگر ایکدفعہ یہ دس بیس آدمی متفق ہو کر مقابلہ کر لیتے یا اب کر لین تو بدون کے دلمین جو انکی بزدلی سمائی ہوئی ہے نکلجاوے اور آئندہ کے واسطے رفتہ رفتہ یہ لوگ راہ پر آجاوین ۔ لیکن جہانتک ممکن ہے حالت سفر اور وہ بھی ایسے دشوارگذار راستے مین مصالحت ہی اچھی ہے اور جبکہ ایذارسانی حد کو پہونچ جاوے تو خاموش رہنا بھی مناسب نہین ہے ۔ مدینہ منورہ کے راستے مین اگر شتربان سے چشمک ہو جاتی ہے تو گو وہ حالت مقابلہ مین جسمی نقصان نہ پہونچا سکے لیکن اور طرح سے دق کرتا ہے مثلاً پانی نہین لاتا یا جہان عمدہ پانی ملتا ہے اور جہان سے دوسری منزل کیواسطے ساتھ

رے لیتے ہین اوس مقام کو نہین بتاتا۔ راستے مین جو پانی ساتھ ہوا وسکو ضایع کردیتا ہے شغدف کی بندش اگر خراب ہوجاوے تو اوسکو درست نہین کرتا۔ موقع پاکر اسباب خود چرا لیتا ہے یا پھینک دیتا ہے غرض ان دشواریونکا خیال کرکے مدارات بہتر ہے۔

اس سفر مین زر نقد زیادہ ساتھ ہونا اچھا نہین ہے صرف احتیاج کے لائق ہمراہ رکھنا بہتر ہے اور اوسکو بھی کپڑے وغیرہ کے ساتھ پوشیدہ رکھنا چاہیے کمر یا جیب مین رکھنا خود اپنے کو جتانا اور وحشی مفلس بدؤ کو طمع دلانا ہے جنگلی عرب ایک پیسے کے واسطے انسان کی جان ضایع کرنے مین تامل نہین کرتا۔

زیادہ روپیہ اگر مدینہ منورہ مین رکھا ہو تو نوٹ ساتھ رکھنا گو وہان کچھ خسارہ ہوگا بہتر ہے نیز استنبولی اشرفی بھی مکہ مکرمہ سے ساتھ لیجانے مین وہان کچھ خسارہ نہین ہوتا۔

اگر اہل وعیال ساتھ ہون تو مکہ مکرمہ سے اپنے معلم یا اوسکے بتائے ہوئے آدمی کو ساتھ لینا بہت آرام کا سبب کا ہوگا۔

باربرداری کے اونٹ کا کرایہ اکثر سواری کے اونٹ سے ایک دو ریال کم ہوتا ہے تاہم بنظر کفایت ممکن ہے کہ دو تین حاجی ملکر اپنا اسباب ایک جا کرلین اور ایک اونٹ پر لیجاوین۔ تاہم جہانتک ممکن ہے سامان بہت ہی کم ہونا چاہیے اور اس سفر مین ذرا ہوشیاری اور چستی بھی کام مین لائی جاوے۔

مدینہ منورہ کا سفر اکثر گیارہ دن مین ختم ہوتا ہے بعضی منزلین بہت سخت ہین ظہر سے سوار ہوکر تمام رات چلتے ہین اور دوسرے دن آٹھ نو بجے جاے قیام پر پہونچتے ہین ہم منازل کو نام بنام لکھنا فضول سمجھتے ہین کیونکہ سوائے دو تین مشہور مقامات کے اور سب منزلون کے دو تین نام ہین یا ایک مقام جسکو ہم منزل قرار دین اور اوس سے نصف میل کے فاصلے پر قافلہ ٹھہرے اور اوس جگہ کا کچھ اور نام ہو جیساکہ ہے اور بارہا اتفاق ہوتا ہے تو ہمارے بیان کی مطابقت جاتی رہے گی لہذا ہم مشہور منازل کے نام اور کچھ کیفیت لکھین گے اور ایک فہرست اون مساجد کی دینگے جو مابین مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ واقع ہین اور قافلہ بھی انھین مساجد یا انکے قریب مین ٹھہرتا ہے۔

مدینہ منورہ کے سفر کے واسطے نہایت ضرور ہے کہ چندروز روانگی قافلہ سے پہلے اپنے شغدف کو دیکھ لیا جاوے اور اگر مرمت کی حاجت ہو تو ہر طرح مضبوطی کے ساتھ درستی کرلیجاوے۔ شغدف کے اوپر دری یا کپڑا جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہین لگانا لازم ہے کیونکہ یہان گیارہ دن کا سفر ہوگا دن کی دھوپ اور رات کی شبنم سے بچنا نہایت ضرور ہے اگر کپڑا سنگین و مضبوط نہوگا تو شبنم و دھوپ دونو کی تکلیف اوٹھانا پڑیگی۔ ہر شغدف مین چار صراحیان رکھنا چاہئین یعنی چارون بیرونی کونون مین زنبیل لگاکر احتیاط سے صراحیان رکھی جاوین اور صراحی کی گردن ایک باریک سُتلی یا ڈوری سے شغدف مین بندھی رہے تاکہ اونٹ کی جنبش سے گر نہ جاوے صراحی کی ڈاٹ کا بھی ضرور خیال رہے۔ شغدف کی اندرونی طرف ٹاٹ کے تھیلے مضبوطی سے لگائے جاوین اور ضروری سامان دیگچی لوٹہ گلاس کپڑے وغیرہ اوسمین رکھا رہے۔

اگر ایک مزاج کے دو آدمی ایک شغدف مین سفر کرین تو تین چار جوڑے کپڑے لوٹہ کٹورہ وغیرہ اور کئی دن کے کھانے کے لائق جنس بخوبی ہمراہ لے سکتے ہین۔ کئی منزلین رابق وغیرہ ایسی آتی ہین کہ وہان سب چیزین مل جاتی ہین اور ہر منزل پر قافلے کی آمد پر بدّو ترکاری مرغی انڈے اپنے مسکنون سے بیچنے کے واسطے قافلے مین لے آتے ہین اور گوشت غالباً ہر منزل مین ملتا ہے۔ بعض منزلون پر جہان پانی دور سے لانا ہوتا ہے وہان پانی بھی اکثر بدّو بیچنے کو لاتے ہین۔ الغرض اہتمام اور صبر کے ساتھ اگر سفر کیا جاوے تو کوئی تکلیف نہین ہوتی اور اسباب و بار جہانتک کم ہوتا ہے راحت ملتی ہے۔

مدینہ منورہ کے سفر کے واسطے جیسی کہ آپ چار صراحیان شغدف کے بیرونی کونون پر رکھین گے ہر شغدف مین ایک ایک چھوٹی مشک بھی رکھنی چاہیے تاکہ پانی کی کسیطرح کمی اور تکلیف نہو۔ مشک مین پانی بھر کے شغدف کے نیچے لٹکا دیا جاتا ہے اور بعض منزلون مین جہان صاف پانی نہین ملتا ان مشکون مین اول منزل کا پانی بھرا ہوا کام آتا ہے۔ یہ مشکین ایام حج مین مکہ مکرمہ مین کثرت ملتی ہین روپیہ سوا روپیہ قیمت ہوتی ہے احتیاطاً ایک مشک زائد خالی ساتھ رہنا اچھا ہے شاید ایک راستے مین پھٹ جاوے

تو دوسری زائد جو ساتھ ہے وہ اوسکی قائم مقام ہوجاتے - روانگی سے کئی دن پہلے ان مشکون مین پانی بھروا کر دیکھ لینا چاہیے تاکہ اگر کوئی سوراخ ہو یا خراب ہو تو اوسکی مرمت کرلی جاوے نیز قبل از روانگی دو تین روز پانی بھرنا اور خالی کرنا اس واسطے بھی اچھا ہوگا کہ اوسکے نئے پن کی بو جاتی رہے گی - مشک کے ساتھ رسی و ڈول بھی ضرور ہونا چاہیے ڈول یہان کے وضع کے مکہ مکرمہ مین ارزان بکتے ہین اور رسی بھی سن وغیرہ کی بکثرت ملتی ہین ڈول کو شغدف مین کہین باندھ لیا جاوے لیکن رسی کی حفاظت لازمی چیز ہے کام کے بعد اوسکو لپیٹ کر شغدف کے تھیلے مین رکھنا بہتر ہے -

رابغ مکہ مکرمہ سے چوتھی اور صفرا وادی چھٹی منزل ہے ان دونون مقامون پر قصبون کی سی آبادی ہے اور ہر قسم کی چیز ملجاتی ہے اور پانی کی بھی یہان افراط ہے -

جو لوگ شہداء بدر کی زیارت کرنا چاہتے ہین وہ پانچوین منزل پر مستورہ سے جدا ہوجاتے ہین اور ایک مقام شعیبہ پر ٹھہر کر دوسرے دن صفرا وادی پہونچتے ہین -

مساجد واقع راہ مدینہ منورہ جنکے نام ہم ذیل مین لکھینگے اگر غور کیا جاوے تو قافلہ انھین مسجدون کے قریب قیام کرتا ہے اور ممکن ہے کہ زمانہ سلف مین یہی منازل ہون -

جبکہ حاجی مدینہ منورہ پہونچتے ہین تو شغدف وغیرہ شہر کے باہر چھوڑ دیتے ہین اور اسباب لیکر داخل شہر ہوتے ہین - شغدف کی حفاظت کی بابت پہلے کچھ محافظ کو دیا جاتا تھا اور محافظ خود رکھنا ہوتا تھا لیکن بالفعل دو سال سے حکام ترکی نے اسکا اہتمام کیا ہے اور بکثرت محافظ مقرر کردیے ہین - حق حفاظت اونٹ کی فیس مین بڑھا لیا گیا ہے - یہ قاعدہ ہے کہ جتنے اونٹ بھر کر یا لد کر کسی جگہ سے باہر نکلتے ہین تو فی اونٹ کچھ فیس دینا ہوتی ہے سال گذشتہ مین مدینہ منورہ سے چلنے والے اونٹون پر مع حق حفاظت شغدف فی شتر ایک ریال لیا گیا تھا - معلمون سے یہان ایسی دل خراش تکلیف نہین پہونچتی جیسی کہ جدہ و مکہ مکرمہ مین عائد آتی ہے کیونکہ جو تحقیق و تشخیص مکہ مکرمہ مین قائم ہوجاتی ہے پھر اوسمین حاجت تکرار نہین ہوتی اور اوسکے موافق ہر معلم مکہ مکرمہ اپنے سلسلے والے معلمون مقیم مدینہ منورہ کو مطلع کردیتا ہے - عموماً حاجیون کا تجربہ اور بیان ہے کہ

وہ مدینۂ منورہ مین بہ نسبت مکہ مکرمہ کے ہر طرح راحت پاتے ہین۔
مدینۂ منورہ مین مکان کا ویسا ہی بندوبست ہوگا جیسا آپ کو مکہ مکرمہ مین پہلے پیش آچکا ہے معلم کے گھر ٹھہریے یا اپنا مکان علٰحدہ کرایہ کو لیجیے۔ کرایہ حسب حیثیت و موقع مکان کے دینا ہوگا۔

مساجد واقع درمیان راہ مکہ مکرمہ و مدینۂ منورہ

مسجد عائشہ یعنی تنعیم جہان سے عمرے کا احرام کرتے ہین۔
مسجد معروف بہ میمونہ۔ حضرت میمونہ زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان دفن ہین۔
مسجد مرالظہران۔ واقع وادی فاطمہ۔
مسجد حلیص۔
مسجد عقبہ۔
مسجد جحفہ۔ شام سے آنے والے یہان سے احرام اختیار کرتے ہین۔
مسجد بدر۔
مسجد صفراوادی۔
مسجد الغزالہ۔
مسجد صفیر روحا۔
مسجد عرق الطبیہ۔ روحا سے کچھ آگے واقع ہے۔
مسجد مسعرس۔ یہان سے مدینۂ منورہ قریب پانچ میل رہ جاتا ہے۔
مسجد ذوالحلیفہ۔ مسجد علی بھی اسیکو کہتے ہین۔ مدینۂ منورہ سے آنے والے یہان سے احرام باندھتے ہین۔

زیارات مدینۂ منورہ

سرزمین مدینۂ منورہ نہایت سرسبز و شاداب ہے باغات و میوہ جات کی

کثرت اور آب شیرین کی افراط ہے - حجاج جو جدہ و مکہ مکرمہ مین پانی کی تکلیف اوٹھاتے ہین اور باغ و سبزہ زار کو ترس جاتے ہین اس سرزمین مقدس مین آکر اوسکا بدل ہو جاتا ہے لیکن افسوس ہے کہ دستور قدیم کی پابندی اونکی حسرت پوری نہین ہونے دیتی - صرف آٹھ روز وہان رہنا ملتا ہے - دو سال سے بدنصیبی آٹھ روز کو بھی مانع ہے صرف تین روز رہنا میسر ہوتا ہے اور وہ بھی نہایت تکلیف کے ساتھ - قافلہ دو برس سے شہر کے اندر داخل نہین ہونے پاتا بلکہ بیرون شہر قیام کرتا ہے ہزارہا حاجی جنکے ساتھ خیمہ وغیرہ نہین ہوتا صرف شغدف کے نیچے دھوپ اور شبنم مین اس وقت کو گذارتے ہین اور جبتک کہ مکہ مکرمہ مین وبا رہیگی قافلہ اندر داخل کیا جاویگا -

بہر طور جیسی حالت ہوئینی اندر یا باہر کہین بھی ٹھہرنا ملے اکثر قافلہ جسوقت پہونچ جاتا ہے مقتضائے ادب یہی ہے کہ جنسے ممکن ہو جب مدینہ منورہ کے باغات اور خصوص مینار حرم نظر آنے لگین سواری سے اوتر آنا چاہیے -

ترتیب اسباب و انتظام قیام کے بعد پاک صاف ہوکر اور لباس نفیس پہنکر زیارت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے حرم مین جانا چاہیے - عصر و مغرب کے درمیان کا وقت شرف زیارت کیواسطے نہایت مناسب ہے -

حرم مدینہ منورہ فرش و سامان روشنی سے خوب آراستہ ہے اور رات کی روشنی بہت شفاف اور بکثرت ہوتی ہے -

حرم مدینہ منورہ مین بھی باب السلام سے داخل ہونا اچھا ہے معلم ضرور ساتھ ہونا چاہیے یہان اوسکی ہدایت کی بہ نسبت مکہ مکرمہ کے زیادہ ضرورت ہے تاکہ نادانستگی مین کوئی بے ادبی نہو جاوے اور جو آداب یہان کے واسطے مقرر ہین اونمین تقدیم و تاخیر نہ واقع ہو -

بعد شرف یابی زیارت روضۂ اطہر و زیارات حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق و زیارت حجرۂ حضرت فاطمہ زہرہ جو داخل حرم شریف ہین جنۃ البقیع و دیگر مزارات پر بھی بنظر فاتحہ خوانی و حصول سعادت جانا ضرور و مستحسن ہے - جنۃ البقیع مین تو جبتک قیام ہو ہر روز ہی حاضر ہونا چاہیے اور جو زیارات بیرون شہر اور دور واقع ہین وہ کم از کم دو تین دفعہ ہو آنا نہایت لازمی ہے -

جنۃ البقیع مین ہزارہا صحابی رسول پاک وشہیدو اولیاے و بزرگ مدفون ہین جنکی پوری فہرست اس مختصر بیان مین پیش کرنا مشکل ہے اور نیز اونکے مزارون کے نشان و نام بھی مرور زمانہ نے گم کردیے ہین تاہم ذیل مین جو نام لکھے جاتے ہین اونپر ہمکو اور عموما ساکنان عرب کو وثوق کامل ہے اور اونکی عمارت و نشان بھی باقی ہے۔

زیارات جو اندر احاطہ جنۃ البقیع کے واقع ہین

قبہ اہل بیت۔　　اسمین حضرت امام حسن و زین العابدین و باقر و جعفر و جنابہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ علیہم اجمعین مدفون ہین اور سر مبارک امام حسین بھی بروایات یہین لاکر دفن کیا جانا کہا گیا ہے۔

قبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔

قبہ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ وسلم۔

قبہ ازواج مطہرات۔　سواے حضرت خدیجۃ الکبری و حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے۔

قبہ صاحبزادیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

قبہ حضرت عقیل برادر حضرت علی رضی اللہ عنہما۔

قبہ شیخ القراء حضرت نافع بن حضرت عمر رضی اللہ عنہما۔

قبہ امام مالک رضی اللہ عنہ۔

قبہ حلیمہ سعدیہ۔　دایہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

ذیل مین اون زیارات کے نام قوم ہین جو جنۃ البقیع سے باہر مگر شہر مین واقع ہین۔

حضرت عبداللہ۔　والد ماجد حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

عمات حضرت رسول اللہ صلعم۔

حضرت صفیہ پھوپھی رسول اللہ صلعم۔

حضرت فاطمہ والدہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہا۔

ابو سعید الخدری ابوہریرہ۔

حضرت اسماعیل بن امام جعفر صادق علیہما السلام۔

مالک بن سنان بیرق بردار رضی اللہ عنہ۔

شہر کے باہر تقریباً چار میل کے فاصلے پر حضرت امیر حمزہ کا مزار ہے اور اوسکے قریب جاۓ
مین بہت مزار شہداۓ احد کے واقع ہین نیز مساجد و دیگر مقامات بھی یہان قابل زیارت ہین
میدان و جبل احد اسی جگہ کا نام ہے جہان مشہور لڑائی واقع ہوئی تھی اور جسمین حضرت امیر حمزہ
شہید ہوے ہین۔ اس تمام میدان مین جتنے مقام واقع ہین سبکی زیارت ضروریات سے ہے
مزار شریف تک جانے کو گدھا وگھی کرایہ کو ملتی ہے اور عموماً ایکدفعہ سب حاجی ضرور ہی جاتے ہین۔
اگر وبا نہو تو مدینہ منورہ مین دستور قدیم کے موافق آٹھ روز گاہ دس روز قیام نصیب
ہوتا ہے لیکن اگر غور کیا جاوے تو یہ تھوڑا قیام کسقدر عالیمقام رکھتا ہے کہ اس عرصے مین سواۓ
مقامات متبرک کی زیارت کے اور کچھ کام نہین ہوتا اور اس قلیل عرصے مین تمامی زیارات پر آدمی جا بھی
نہین سکتا بلکہ حسرت رہجاتی ہے اور نہ مانکسیطرح فضول حرکات یا سیر و تماشے مین صرف نہونیکی
وجہ سے صاف ظاہر ہے کہ کس درجہ خیالات کو پاک صاف اور دلمین محبت خدا و رسول
پیدا کرتا ہے گناہون کو طبیعت سے نکالتا ہے اور آدمی کو مستحق نجات بنا دیتا ہے پس
جسقدر وقت مدینہ منورہ مین گذرے علاوہ نماز کے جسکا ادا ہونا حرم مین ضرور ہے سارا
وقت زیارات مین گذارنا چاہیے اور جتنا ہو سکے حرم پاک مین با ادب بیٹھنا اور ورد درود
اور قرآن شریف مین مصروف رہنا موجب ثواب عظیم ہے۔

مساجد مدینہ منورہ جنمین حضرت رسول اللہ صلعم نے نماز ادا فرمائی ہے

مسجد قبا۔ ہفتے کے دن یہان نماز پڑھنا باعث ثواب عظیم ہے۔

مسجد جمعہ۔ پہلا جمعہ حضرت رسول صلعم نے مدینہ منورہ مین داخل ہوکر اسی مسجد مین ادا فرمایا تھا۔

مسجد الفصیح معروف بہ مسجد شمس۔

مسجد بنی قریظہ۔ مشرق جانب مسجد الشمس۔

مسجد مشربۂ ام ابراہیم۔ شمال مسجد قریظہ۔ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ کی ولادت اسی جگہ ہوئی تھی

مسجد بنی ظفر۔ اسی سفرہ حضرت پیغمبر خدا بھی کہتے ہین۔

مسجد الاجابہ۔ معروف بہ مسجد بنی معاویہ۔ بقیع مین۔

مسجد فاطمہ۔ بقیع مین۔
مسجد الساقلہ۔ حضرت امیر حمزہ کے راستے مین۔
مسجد الفتح۔ متصل جبل احد۔
مسجد سلمان فارسیؓ میدان جنگ احزاب۔
مسجد نبی حرام۔ جبل سلع پر ایک گھاٹی مین۔
مسجد القبلتین مدینہ منورہ سے قریب پانچ میل دُور ہے اور اسکے متصل مسجد حضرت ابوبکر صدیق و مسجد حضرت علی رضی اللہ عنہما بھی واقع ہین۔
مسجد السقیا۔ ایک چھوٹی مسجد ہے اور مکہ مکرمہ کے راستے مین اول یہی ملتی ہے۔
مسجد الرائیہ۔ شام کی راہ مین پہاڑی پر۔
مسجد عینین۔ مغرب جانب مزار حضرت امیر حمزہ۔
مسجد الوادی۔ اسکو مسجد العسکر بھی کہتے ہین۔
مسجد مصلی عید۔ مسجد ابوبکر صدیق مسجد علی مسجد عمر فارق رضی اللہ عنہما ایک دوسرے سے قریب قریب واقع ہین۔

چاہاے متبرک مدینہ منورہ

بیر اریس۔ معروف بہ بیر خاتم قریب مسجد قبا۔
بیر غرس۔ مسجد قبا سے کچھ آگے۔
بیر البضاعہ۔ راہ حضرت امیر حمزہ ایک باغ مین۔
بیر بصہ۔ جنۃ البقیع کے قریب ایک باغ مین۔
بیر حاکہ۔ دیوار شہر سے باہر ابو طلحہ کے باغ مین۔
بیر عہن۔ قریب مسجد الشمس ایک باغ مین۔
بیر رومہ۔ شہر مدینہ منورہ سے قریب پانچ میل۔

اس باب مین جسقدر مقام زیارت چاہ و مساجد ہمنے لکھے ہین ہر ایک کے متعلق اوسکا کم و بیش تاریخی حال اور روایات اور واقعات بھی ہین لیکن افسوس ہے کہ ہم اس مختصر رسالہ

مین وہ سب کیفیت نظر ناظرین کرنے سے مجبور ہین۔
علاوہ ان مقامات متبرک کے بہت اور بھی ہین اونکو بھی بوجہ طوالت عرض بیان مین نہین لایا گیا اور کسیقدر یہ سبب بھی مانع تھا کہ اونکے نام صحیح یاد نہین ہے ہین اور سوا ے متبرک ہونے کے کوئی خاص فضیلت ہم نے نہین پائی لیکن جسقدر ہمنے لکھا ہے حتی الامکان واقف کار اور قدیم باشندگان مکہ مکرمہ و مدینۂ منورہ سے تحقیق بھی کر لیا ہے لیکن ہمارے بیان سے یہ مطلب کسیطرح نہین ہے کہ سوا ے ان مقامات کے اور کو دیکھا ہی جاوے بلکہ ہمنے تو صرف ایک نمونہ دکھا دیا ہے اور حجاج کو جہانتک معلوم ہوسکے لازم ہے خود کوشش کر کے ہر مقام کو ضرور دیکھین اور فاتحہ پڑھین اور دعا مانگین۔
ہم یہ بھی التجا کرتے ہین کہ عرب کے اکثر مقامات کے نام مین تواردواقع ہوگیا ہے اور ہم نے بہت کوشش کر کے وہی نام قلمبند کیے ہین جو زیادہ مشہور ہین تاہم اگر کسی نام کا فرق معلوم ہو تو امید ہے کہ حجاج ہر نکتہ چینی نکرین گے۔

تبرکات

مکہ مکرمہ کا تبرک حقیقی جسکو قدرت نے مرتبۂ خصوصیت عطا فرمایا ہے زمزم ہے اور اوس کے بعد وہ چیز داخل تبرک ہوگی جو وہان بنائی جاوے یا جسنے حرم محترم مین استعمال ہونے کے سبب سے فضیلت پائی ہو۔ مثلاً غلاف کعبہ جسکو خانۂ خدا پر چڑھانے سے برکت حاصل ہوتی ہے اور تسبیح عقیق البحر سیاہ و خرمہ جو یہان کے باشندے نہایت محنت سے بناتے ہین اور خریدار بھی اونکو کاخیر ہی مین استعمال کرتے ہین۔ سرمہ۔ گو دوسری جگہ یعنی کوہ طور سے آتا ہے اور مکہ مکرمہ مین زمزم ملا کر پیسا جاتا ہے اور قابل استعمال ہوتا ہے اسکو دو برکتین حاصل ہین ایک کوہ طور سے آنا دوسرے یہان قابل استعمال ہونا۔
مدینۂ منورہ کا تبرک صرف کھجور ہے اور چونکہ نبی کریم کو خود کھجور سے دلی رغبت تھی اور برکت دعا سے حضرت رسول مقبول آجتک جیسی کھجور مدینۂ منورہ اور اوس کے نواح مین ہوتی ہے زمین کے کسی حصے مین نہین ہوتی لہذا یہ کھجور ہر طرح قابل تبرک اور یادگار سرور کائنات ہے۔

دوسری چیز مدینہ منورہ کی خاک شفا ہے ہم اس بارے مین کچھ رائے زنی نہین
کر سکتے کہ اوسکو کیونکر استعمال کیا جاوے لیکن اوسکی برکت کا ثبوت معتبر روایتون سے پایا جاتا ہے
اصل اسکی یہ ہے کہ جب کوئی بیمار حضرت نبی صلعم کے روبرو حاضر ہوتا تھا تو آپ ارشاد فرماتے تھے کہ اوس
میدان مین لوٹو اور اوسکی خاک کو جسم پر لگاؤ اور بہ برکت ارشاد حضور لوگون کو آرام بھی ہوجاتا تھا
لہذا وہ جگہ خاک شفا کے نام سے نامزد ہوگئی اور ابتک حجاج اوسکو تبرکاً ساتھ لاتے ہین۔

تبرک جسکا نام ہے وہ یہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کیا اور یقین ہے کہ ناظرین ذی وقار
اور سالکان پرہیزگار بھی ہمارے اس بیان سے موافقت کرینگے۔

علاوہ ازین جدہ و مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ مین تمام دنیا کی چیزین ملتی ہین اور خصوصاً
ظروف چینی گلکاری و طلاکار ایسے نازک و نفیس یہان آتے ہین جو ہندوستان مین نہین ہوتے اور
کپڑا بھی ریشمی و اونی ہر قسم و وضع کا جو یہان ملتا ہے ہندوستان مین نہین ملتا لیکن اگر ہمری رائے
غلطی پر نہین ہے تو دوسری ولایت کی چیزین جو یہان آکر بکین اونکو بخیال تبرک خریدنا درست
نہین ہے البتہ احباب کے تحفے کے لائق متصور ہین۔ ہندوستان کی ساختہ بہت چیزین یہان
آتی ہین جنکو غیر ولایت کے باشندے خریدتے ہین لیکن تبرک کسیطرح تصور نہین کرتے۔

ہماری رائے مین اگر مکہ مکرمہ سے کسی دوست کیواسطے تحفتاً بھی کوئی چیز لائی جاوے
تو ایسی ہی ہونی چاہیے جسکو مذہب سے تعلق ہو اگر آپکا دوست عالم و فاضل ہے تو یہان سے
کتب عربی لیجانا چاہئیں جو ہندوستان مین نایاب ہین اور صرف مصر و استنبول و شام سے
آکر یہان بکتی ہین۔ امراء کے واسطے تسبیح مرجان یعنی مونگا ایک مناسبت رکھتی ہے اور
یہان یہ تسبیح دس روپیہ سے لیکر پانچ سو روپیہ تک قیمت کی ملتی ہے۔ کہربا کی تسبیح بھی بیس
پچیس تک کی ملجاتی ہے اور ترکیون مین یہ تسبیح زیادہ مقبول ہے۔

جانماز استنبولی ریشم و کلابتون کا کام کیا ہوا ایسی خوبصورت و باریک اور
نازک کام کی ملتی ہین کہ اونکی صناعی کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے اور یہ جانمازین اسوقت
تک ہندوستان مین بطور تجارت نہین گئی ہین صرف بعض آدمیون کو ہدیتہً البتہ
پہونچی ہین۔ یہ جانمازین ہر گونہ لائق تحفہ ہین۔

ڈاک و تار برقی

ہندوستان کی ڈاک جو یورپ کو بمبئی سے ہر ہفتے روانہ ہوتی ہے اوسمین عرب کے بھی خطوط شامل ہوتے ہین۔ انگریزی میل عرب کی ڈاک سویز مین علٰحدہ کر دیتا ہے اور سویز سے مصری میل جدہ کو لاتا ہے۔ بمبئی سے سویز تک صاف موسم مین نو روز اور ایام طوفانی مین گیارہ روز مین میل پہونچتا ہے اور سویز سے چار روز مین مصری میل جدہ کو پہونچاتا ہے لہذا اگر ٹھیک میل کے دن بمبئی سے خط روانہ ہو تو مکہ مکرمہ مین پندرھوین یا سترھوین دن پہونچ سکتا ہے۔ اگر اتفاقیہ مصری میل سویز مین انگریزی میل سے نہین ملتا ہے تو اور کوئی جہاز جو سویز سے جدہ کو آتا ہے عرب کی ڈاک لے آتا ہے ورنہ درصورت نہ ملنے جہاز کے آٹھ روز کا فرق ہو جاتا ہے یعنی جبتک کہ دوسرے ہفتے مین مصری میل روانہ ہو ڈاک سویز مین پڑی رہتی ہے۔

جن دنون مکہ مکرمہ مین وبا ہوتی ہے تو ڈاک کے قانون مین کوئی پابندی نہین رہتی ہے گاہ گاہ دو تین دفعہ کی ڈاک ایکدفعہ جمع ہو کر جدہ پہونچتی ہے۔ ایام وبائی مین قرنطینہ کیوجہ سے مصری میل اپنی آمد و رفت ترک کر دیتا ہے اور دوسرے زائد جہاز بھی کم آتے ہین۔

جدہ یا مکہ مکرمہ بلکہ عرب کی ہر جگہ سے تمام دنیا کے مقامات کو خط وزنی نصف ونس دو آنے کا ٹکٹ لگانا ہوتا ہے۔ عرب سے بیرنگ خط نہین بھیجا جاتا جس خط پر ٹکٹ نہو ڈاک خانے والے قبول نہین کرتے۔ ترکی ٹکٹ ہر قیمت کے ڈاکخانے مین ملتے ہین یہ بھی احتیاط رہے کہ ہندوستان مین جیسا ٹکٹ پر نام یا کچھ عبارت لکھ دیتے ہین یا لکیر بنا دیتے ہین یہان ترکی گورنمنٹ کے اصول کے خلاف ہے جس ٹکٹ پر لکھا ہوگا یا ذرا بھی نشان ہوگا ڈاک خانے مین نلیا جاوے گا۔ عرب مین ہندوستان کی طرح خط ڈاک خانے مین پھینک نہین آتے بلکہ ماسٹر یا کارپرداز کو دینا ہوتا ہے اور وہ اوسکو وزن کر کے ٹکٹ لگا دیتا ہے یا آپ نے اگر ٹکٹ چسپان دیا ہے تو اوسکو آزما کر قبول کرے گا۔ ترکی گورنمنٹ کے پوسٹ کارڈ بھی ہین جو انڈین کارڈ سے خوبصورت

ہین ایک کارڈ ایک آنے کو ملتا ہے۔

جدہ سے مکہ مکرمہ کو ہر روز ڈاک جاتی ہے اور وہان سے مدینہ منورہ کو ہفتے مین ایکبار۔

جدہ سے مکہ مکرمہ کو ایک قومی ڈاک بھی ہر روز جاتی ہے اور اسی ڈاک پر سب کارروائی اہل شہر و حاجیون کی ہوتی ہے۔ سرکاری ڈاک مین فی خط دو آنے خرچ ہوتے ہین اور قومی ڈاک مین فرستندہ کو کچھ دینا نہین ہوتا ہے نہ یہان پیڈ و بیرنگ کی بحث ہے مکتوب الیہ کو البتہ خط پہونچنے پر پاو قرش دینا ہوتا ہے۔

ساکنین جدہ و مکہ مکرمہ اور اصحاب تجارت پیشہ جنکی خط و کتابت ہر روز رہتی ہے وہ صرف ایک ریال سالانہ دیتے ہین اور اونکے خط بلا توقف اور طلب اندا جرت کے اونکے پاس پہونچا دیے جاتے ہین۔

قومی ڈاک مین پارسل پولندہ کچھ بھی ہو کرایہ ٹھہرا کر لے لیتے ہین اور حسب ہدایت پہونچا دیتے ہین پارسل کا کرایہ وزن پر نہین ہے بلکہ نظر و قیاس پر لیکن اگر اس ڈاک مین کچھ ہرج یا نقصان ہو جاوے تو ترکی گورنمنٹ اوسکی ذمہ دار نہین ہے۔

عرب سے ہندوستان یا کمین کو بھی منی آرڈر کا سلسلہ نہین ہے اور پارسل بھی نہین بھیجا جاتا صرف خط کسی وزن کے ہون جا سکتے ہین۔ اخبار و کونہ کھلی ہوئی کتابون کی آمد و رفت جاری ہے نمونہ بھی آتا جاتا ہے لیکن کوئی چیز جسکا دکھائی دینا محال ہو نہین جا سکتی۔

خط و پارسل گوشہ کشادہ و اخبار کی رجسٹری کا قاعدہ جاری ہے خط کی رجسٹری اوسکے معمولی محصول سے دونہ لیکر کر دیجاتی ہے۔ رجسٹری سے صرف اسیقدر اطمینان ہے کہ رجسٹری شدہ لفافہ محفوظ رکھا جاتا ہے اور اوسکی تلفی کا گمان کم ہے لیکن اگر کسی رجسٹری شدہ لفافہ مین کوئی نوٹ بند ہو اور وہ گم ہو جاوے تو ترکی گورنمنٹ دہندہ کے اظہار تعداد و مالیت کا یقین و اعتبار نکرے گی نہ اوس دعوی کا کچھ نتیجہ مفید ہوگا بلکہ وہ اپنے قانون کے موافق عمل درآمد کرے گی۔

جدہ و مکہ مکرمہ سے ہر ملک و ہر شہر کو سلسلہ تار برقی جاری ہے ہر جگہ کا فی لفظ مختلف محصول ہے لیکن ہندوستان کے ہر شہر کے واسطے فی لفظ قریب تین روپیہ کے

ہوتا ہے اور نام و پتہ وغیرہ ہر چیز کو شمار کر لیا جاتا ہے - مدینہ منورہ سے تار کا سلسلہ نہین ہے -
ہندوستان کے باشندے جنکو ایام قیام عرب مین تار پر خبر دینا ہو اور اونکا
نام کئی ٹکڑون مین لکھا جاتا ہو اور پتے کے واسطے بھی اسیطرح کئی لفظ درکار ہوتے ہون
اور اگر آدھا نام یا کامل پتہ نہ لکھین تو مکتوب الیہ کو پہونچنے مین دشواری کا خیال ہو - اونکو
چاہیے کہ ایک چھوٹا نام تجویز کرکے دونون مقامون کے تار آفس مین اپنا مقرر کیا ہوا نام لکھوا دین
اس ترکیب سے اونکو محصول کی تخفیف ہوگی اور تار بھی آسانی سے پہونچ سکے گا -
جدہ سے مکہ معظمہ تک تار کا فی لفظ قریب ایک آنے کے لیا جاتا ہے لیکن
اسمین بھی پتہ معاف نہین ہے - ترکی تار والے ہر زبان و ہر خط مین سوائے اردو کے
تار بھیج دیتے ہین چونکہ اردو زبان کا یہان رواج نہین ہے اسلیے اونکو تامل ہے
ورنہ اردو مین بھی بھیجنے مین دریغ نہوتا -

قہوہ خانجات عرب

ملک عرب مین دستور ہے کہ ہر محلے اور عام گذرگاہ اور مقامات تفریح پر کسی مکان یا
دوکان مین برراہ قہوہ خانہ قائم کر لیتے ہین بیٹھنے کا سامان ملکی رواج کے موافق مہیا ہوتا ہے
ہر آدمی بلا تمیز و تخصیص اوسمین جا سکتا ہے اور جو چیز چاہے قہوہ حقہ منظور ہو طلب کر سکتا ہے
مہتمم قہوہ خانہ بلا عذر ہر چیز مطلوبہ پیش کرے گا اور جبتک دل چاہے بیٹھے رہیے وہ ہر
متقاضی نہوگا چلتے وقت لازم ہے کہ خود اوسکو بلا کر جو کچھ چاے وغیرہ خریدا ہے اوسکی قیمت
دیدی جاوے اور درحالیکہ آپ قبل از رخصت خود ادا نکرینگے بلکہ اوسکی طلب پر دینگے
تو وہ ناواقف خیال کرے گا - اس چاے و قہوہ کی قیمت مکلف قہوہ خانون مین آدھا قرش
اور معمولی مین اس سے بھی کم ہوتی ہے -
فرصت کے وقت قہوہ خانے مین بیٹھنے سے ایک تفریح بھی ہوتی ہے اور ملکی رسم و رواج پر آگاہی ملتی ہے
گرمی کے موسم مین اکثر عرب ایسے قہوہ خانون مین جو کنارہ شہر پر یا ہوا زیادہ
آنے کے موقع پر واقع ہین رات کو سویا بھی کرتے ہین اگر ہمارے حاجیون کو عربی زبان

سے کامل واقفیت ہو یا کوئی عرب اونکا رفیق ساتھ ہو تو وہ بھی شب گذاری کر سکتے ہین - کرایہ رات کے سونے کا ڈیڑھ قرش کبھی کچھ زیادہ دینا ہوگا - بچھونا گھر سے لیجانا پڑیگا قہوہ خانے مین صرف چارپائی جسکو وہ کرسی کہتے ہین ملے گی -

یہ بھی خیال ہے کہ اگر آپ قہوہ خانہ مین بیٹھے ہین اور کوئی آپ کا شناسا خصوص عرب آپ کے پاس سے گذرے تو اوسکی تواضع ضرور ہے - اگر کوئی واقف کار آپکے قریب آکر بیٹھنا چاہے تو حتی المقدور اوسکو اپنے پاس بلایا جاوے اور اگر کسی وجہ سے وہ دوسری جگہ رہنا پسند کرے تاہم اگر آپ اوس سے پہلے بیٹھے ہوے ہین تو لازم ہے کہ آپ اوسکو قہوہ و چاء وغیرہ پلادین یعنی آپ اوسکی قیمت ادا کرین -

واپسی وطن

حاجیون کو مکہ مکرمہ سے رخصت کے وقت عجیب طرح کی حسرت ہوتی ہے اور جبکہ وہ سامان روانگی تیار کر کے طواف الوداع کے واسطے حرم مین آتے ہین تو اونکے چہرہ سے رنج و محن صاف نمایان ہوتا ہے اور اختتام طواف کے بعد جبکہ معلم الفاظ الوداعی پڑھواتا ہے اور نماز و دعا کے بعد حجر اسود کو بوسہ دیکر رخصت ہوتے ہین تو اوسوقت مایوسی اسقدر جبہ غلبہ کرتی ہے کہ بیشتر ہر آدمی بیساختہ رو پڑتا ہے -

حج کے بعد اور مدینہ منورہ کے قافلہ واپس آنے پر جدہ مین جو جہاز موجود ہوتے ہین انکی خبر حاجیون کو اپنے معلمونکی معرفت ملتی رہتی ہے -

مکہ مکرمہ سے روانہ ہو کر ایک دو روز جدہ مین قیام ہوتا ہے اور جلد جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہو جاتے ہین جاتے وقت قرنطینہ وغیرہ کا قصہ پیش نہین آتا اسلیے جدہ سے گیارہ سے چودہ دن مین جیسا کہ جہاز کی رفتار ہو سافر بمبئی مین پہونچ جاتے ہین - لہذا ضرور نہین ہے کہ کھانے پینے کا سامان اوسقدر زیادہ ساتھ لیا جاوے جتنا کہ ہندوستان سے چلتے وقت ہمراہ تھا - اور ظن غالب ہے کہ واپسی کے وقت حاجی اپنے ذاتی تجربے کے موافق بھی زیادتی اسباب کو الگ کرینگے - زائد اسباب وجنس وغیرہ کا جسکا واپس لانا ضرور نہین ہے مکہ مکرمہ

فقراے و مساکین (یا جو اوسکے لائق ہوں) کو دیدی جاوین اور بجاے اوس انبار کے مکہ مکرمہ کے تبرکات لانا چاہئین۔

شغدف جدہ مین پہونچکر بعض حاجی اپنے مطوف کو اور بعض کسی مسکین یا اہل جدہ یا مکہ مکرمہ جو انکی خدمت مین رہا ہو دیدیتے ہین اور ایسا ہی ہونا بھی چاہیے ورنہ وہ چیز لانے کے قابل نہین ہے بعض بیچ ڈالتے ہین مگر اسوقت مین جسکو دس ریال کو خریدا گیا ہو دو ریال کو بھی بمشکل بکتا ہے۔

جدہ مین آپ کو انہی وکلاے مطوف کے مکانون مین جگہ ملیگی جہان آپ آتے وقت قیام کر چکے ہین اور کرایہ وغیرہ کا وہی اصول ہوگا جو پہلے تھا۔ جہاز کا کرایہ بھی انہین وکلاے کی معرفت ہوگا اور بعض وقت ویسی ہی تشویش و اذیت پہونچیگی جو آپنے بمبئی مین دیکھی ہے تاہم جو جہاز بندر جدہ مین موجود ہو اور اوسکے ٹکٹ بھی بکتے ہون اوسکی روانگی یقینی ہوتی ہے۔ حتی المقدور جہاز کا ٹکٹ خریدنے مین یہان بھی اسیقدر ہوشیار رہنا ضرور ہے۔

اگر اتفاقیہ آپ ایسے وقت جدہ مین آئے جبکہ جہاز روانہ ہو گیا یا کوئی اور موجود نہو تو صرف والاؤنکے کہنے پر بلا وثوق کامل صرف جہاز کے آنیکی خبر سنکر ٹکٹ خرید لینا مناسب نہین ہے کیونکہ ممکن ہے کہ غیر موجود جہاز جسکا ٹکٹ آپنے خرید لیا اور اوس مین جانیکو مجبور ہوگئے لیکن اوس سے پہلے کوئی اور جہاز آگیا تو آپکی روانگی مین تاخیر ہو جاویگی۔

طامس کوک اینڈ سن کا یا اور دوسری کمپنی کا واپسی کا ٹکٹ ہم نے اپنے تجربے کے موافق ہمیشہ نفع خیز دیکھا واپسی ٹکٹ بمبئی سے نہایت مناسب قیمت کو ملتا ہے ہمنے عرصے سے اندازہ کیا ہے اور ہزارہا حاجی بھی جانتے ہین کہ حج و مدینہ منورہ کے قافلے کے بعد ہمیشہ جہاز تیس روپیہ کو گئے ہین اس حساب سے فی آدمی کم از کم دس روپیہ کا فرق ہو جاتا ہے اور علی ہذا ہی حال دوسرے درجون کا بھی سمجھنا چاہیے۔

واپسی کے وقت کھانے پانی اور اسباب وغیرہ جہاز پر رکھنے کا وہی بندوبست ہوگا جیسا بمبئی سے آتے وقت کیا گیا ہے والسلام۔

حصۂ دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر کام کی ابتدا اللہ کے نام سے چاہیے۔ جس بات مین اول نام خدا اور ذکر رسول آجاتا ہی اوس مین بلا شبہ برکت ہوتی ہے اور وہ سلسلہ بخیر و خوبی از اول تا آخر انجام پاتا ہے اسلیے حضور نبی کریم صلعم نے قریب قریب ہر موقع و ضرورت کے واسطے دعائین تعلیم فرمائی ہین اور اونکا عمل ہر مسلمان پہ واجب ہے۔

اس رسالے مین ہم صرف وہ دعائین نظر حجاج کرتے ہین جو اونکو ہنگام حج مین ضرور ہین اور نیز دیگر دعائین بھی لکھے دیتے ہین جنکا ورد مقامات متبرکہ اور زیارت گاہ پہ واقفان رموز دین نے تجویز کیا ہے ہمنے حتی المقدور اوسیقدر دعاؤن پر اکتفا کی ہے جنکا حفظ و ورد حجاج کو ضرور ہے اور معتبر علمار مکہ مکرمہ سے ہر طرح تحقیق و تنقیح کر لی گئی ہے کہ یہی دعائین سہل و مختصر اور مروجہ ہین۔

اگرچہ مناسب یہی ہے کہ جو دعا جس موقع کے واسطے مقرر ہو چکی ہے اوسکا ہی استعمال حسن و اولیٰ ہے لیکن اگر کسیکو سب یاد نہو سکین اور ہر جگہ کتاب بھی ساتھ رکھنے مین تکلف ہو تو جو کچھ یاد ہے یا جسکا ادا باسانی ہو سکتا ہو یا کوئی رکوع و حصہ قرآن شریف کا کافی ہوگا اور مخصوص زیارات قبور کے واسطے اگر یہ دعائین جو ہم ذیل مین لکھین گے بطور کامل یاد نہو سکین تو کوئی حصہ قرآن پاک کا مثل سورۂ فاتحہ و قل وغیرہ بس ہے نیز درود شریف سب سے اولیٰ ہے اور سورۂ

الہاک زیارات قبور کے لیے مخصوص ہے۔

۱۔ سفر حج کے ارادے سے گھر سے باہر آکر اول دو رکعت نماز ادا کرنا اور یہ دعا پڑھنا چاہیے پھر آیۃ الکرسی و سورہ اخلاص پڑھکر سواری کی طرف متوجہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَالْاَصْحَابِ وَالْاِخْوَانِ احْفَظْنَا وَاِيَّاهُمْ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ وَعَاهَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَمَالِىْ وَدِيْنِىْ اَللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِى التَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِىْ ذُنُوْبِىْ وَوَجِّهْنِىْ لِلْخَيْرَاتِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ ۔

۲۔ جہاز پر سوار ہونیکی دعا۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖيهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

۳۔ احرام قران یعنے حج و عمرے کی نیت۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَيَسِّرْهُمَا لِىْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّىْ وَاَعِنِّىْ عَلَيْهِمَا وَبَارِكْ لِىْ فِيْهِمَا نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهِمَا لِلّٰهِ تَعَالٰى ۔

۴۔ احرام تمتع یعنے عمرہ کی نیت۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِىْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّىْ وَاَعِنِّىْ عَلَيْهَا وَبَارِكْ لِىْ فِيْهَا نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَاَحْرَمْتُ بِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى ۔

۵۔ احرام افراد یعنی صرف حج کی نیت۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِىْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّىْ وَاَعِنِّىْ عَلَيْهِ وَبَارِكْ لِىْ فِيْهِ نَوَيْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰى ۔

۶۔ عبارت لبیک۔ جسکو حالت احرام میں وقتاً فوقتاً پڑھتے رہتے ہیں۔

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ـ

۷ ـ زمین حرم یعنے میقات میں داخل ہونیکی دعا ـ

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْلِيَائِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ـ نیز اس دعا کے بعد لبیک بھی کہنا چاہیے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہکر درود شریف پڑھے اور اسوقت سے تا داخل ہونے مکہ مکرمہ کے حمد و ثنا باریتعالیٰ میں مشغول رہے ـ

۸ ـ شہر مکہ مکرمہ پر نظر پڑتے ہی یہ دعا پڑھنا چاہیے ـ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ بِهَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِيْ بِهَا حَلَالًا ـ

۹ ـ مسجد الحرام یعنے حرم کعبہ میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھی جاوے ـ

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَنْ تَرْحَمَنِيْ وَتُقِيْلَ عَثْرَاتِيْ وَتَغْفِرَ ذُنُوْبِيْ وَتَضَعَ عَنِّيْ وِزْرِيْ ـ

۱۰ ـ حجر اسود کے قریب بنظر طواف جاکر پڑھنے کی دعا ـ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ عَظَّمَهٗ وَشَرَّفَهٗ مِنْ حَجِّهٖ وَعُمْرَتِهٖ تَعْظِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّمَهَابَةً ـ

۱۱ ـ نیت طواف ـ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ طَوَافَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ ـ

لیکن یہ یاد رہے کہ اگر طواف حج کا ہے تو لفظ حج اور اگر عمرے کا ہو تو لفظ عمرہ

کہا جاوے اور اگر طواف نفلی ہے تو دونون لفظ عبارت بالا مین سے کم کر دیے جاوین

۱۲- نیت طواف کی بعد حجر اسود کے سامنے یہ دعا پڑھ کر اور اگر انبوہ مانع نہو تو حجر اسود کو بوسہ دیکر طواف شروع کرنا چاہیے ۔
بعضے علماء نے طواف کے ہر پھیرے مین حجر اسود کو بوسہ دینا کہا ہے لیکن ایام حج مین ضرور کثرت خلق مانع ہوتی ہے لہذا آخر پھیرے مین اگر باسانی ممکن ہو تو ضرور ہی بوسہ دیا جاوے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔

۱۳- حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت یہ دعا پڑھی جاوے ۔

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ ۔

۱۴- طواف کے سات پھیرون مین مفصلہ ذیل سات دعائین پڑھی جاوین اور ہر پھیرے اور اوسکی دعا کے ختم پر اس دعا کو بھی زیادہ کر لیا جاوے ۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

ادعیہ طواف

۱- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

۲- اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ

وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ
ارْزُقْنِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ
وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ
وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ سَعْيًا مَّبْرُوْرًا وَّحَجًّا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا
مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ وَاَخْرِجْنِيْ يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ
اِلَى النُّوْرِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ
مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ۔ رَبِّ قَنِّعْنِيْ
بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَنِيْ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ ۔

۵۔ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ
وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَّا نَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ
خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ ۔

۶۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَحُقُوْقًا كَثِيْرَةً
فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَلْقِكَ ۔ اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِيْ وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ
فَتَحَمَّلْهُ عَنِّيْ وَاَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ
عَمَّنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ نَبِيَّكَ عَظِيْمٌ وَّوَجْهَكَ كَرِيْمٌ
وَاَنْتَ يَا اَللّٰهُ حَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ۔

۷۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَّيَقِيْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا
وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّحَلَالًا طَيِّبًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ

وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَعَفْوًا عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَأَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ

۱۵— بعد طواف درمیان حجر اسود و دروازہ کعبہ معظمہ کھڑا ہو کر یہ دعا پڑھنی چاہئے

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَاءِ وَالْاِحْسَانِ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِيْ وَتُنَوِّرَ لِيْ فِيْ قَبْرِيْ وَتَغْفِرَ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْن—

۱۶— مقام ابراہیم کیطرف برائے ادائے نماز واجب الطواف جاتے وقت یوں کہا جاوے

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى—

۱۷— دعا واسطے پڑھنے بعد نماز واجب الطواف کے—

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرَضِّنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

۱۸— زمزم پیتے وقت دعائے ذیل پڑھی جاوے—

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسَقَمٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ—

۱۹— صفا پر جاتے وقت پڑھنے کی دعا—

اَبْدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰهُ بِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِہِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ۔

۲۰- نیت سعی مقام صفا پر کعبہ کے رخ کھڑے ہوکر اسطرح کیجاوے ۔

اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَسْعٰی مَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ سَعْیَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَۃِ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۔

نیت سعی میں بھی یہ لحاظ رہے کہ اگر سعی صرف عمرے کے واسطے ہے تو لفظ حج نہ کہا جاوے اور بعد نیت کے دونوں ہاتھ کانوں تک اوٹھا کر اور یہ پڑھکر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ صفا سے مروہ کیطرف چلنا چاہیے ۔

۲۱- دعاے سعی جو صفا و مروہ کے سات پھیروں میں ختم کیجاتی ہی اس دعا کو معلم ایسی تدبیر سے ادا کراتے ہیں کہ وہ سات مرتبہ جانے آنے میں ختم ہو جاتی ہے ۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہِ الْکَرِیْمِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَمِنَ اللَّیْلِ فَاسْجُدْ لَہٗ وَسَبِّحْہُ لَیْلًا طَوِیْلًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَہَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا شَیْءَ قَبْلَہٗ وَلَا شَیْءَ بَعْدَہٗ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَہُوَ حَیٌّ دَائِمٌ لَا یَمُوْتُ وَلَا یَفُوْتُ اَبَدًا اَبِیَدِہِ الْخَیْرُ وَاِلَیْہِ الْمَصِیْرُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَکَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ رَبِّ نَجِّنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ فَرِحِیْنَ مُسْتَبْشِرِیْنَ مَعَ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حَقًّا حَقًّا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الْفَرْدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ اُدْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ دَعَوْنَاكَ هٰهُنَا
فَاغْفِرْ لَنَا كَمَا أَمَرْتَنَا إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ
لِلْإِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا
مَعَ الْأَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ
لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ عَاجِلَهٗ وَاٰجِلَهٗ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ
أَسْتَغْفِرُكَ بِذَنْبِيْ وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ
بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ
فِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ
وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ
حَتّٰى تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ
وَأَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ
الْحَقُّ الْمُبِيْنُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْأَمِيْنُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ
أَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْإِسْلَامِ أَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَأَنَا مُسْلِمٌ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَبْرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ
لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ
وَشَتَاتِ الْأَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ
وَمِنْ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ
عِبَادَتِكَ يَا اَللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ يَا اَللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَا ذَكَرْنَاكَ

حق ذکرک یا اللہ سبحانک ما شکرناک حق شکرک یا اللہ سبحانک ما قصدناک
حق قصدک یا اللہ اللھم حبب الینا الایمان و زینہ فی قلوبنا و کرہ الینا الکفر
والفسوق والعصیان واجعلنا من الراشدین اللھم قنی عذابک یوم تبعث
عبادک اللھم اھدنی بالھدی و نقنی بالتقوی و اغفرلی بالاخرۃ والاولی
اللھم ابسط علینا من برکاتک و رحمتک و فضلک و رزقک اللھم انی
اسئلک النعیم المقیم الذی لا یحول ولا یزول ابدا اللھم انی عائذ
بک من شر ما اعطیتنا و من شر ما منعتنا اللھم توفنا مسلمین و الحقنا
بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین رب یسر ولا تعسر رب تمم بالخیر
ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح
علیہ ان یطوف بھما و من تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم۔

۲۲۔ سعی کے بعد یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔

ربنا تقبل منا و عافنا و اعف عنا و علی طاعتک و شکرک اعنا
و علی الایمان و الاسلام الکامل جمیعا توفنا و انت راض عنا اللھم ارحمنی
بترک المعاصی ابدا ما ابقیتنی و ارحمنی ان تکلف ما لا یعنینی و ارزقنی
حسن النظر فیما یرضیک عنی یا ارحم الراحمین۔

۲۳۔ بال کترواتے یا سر منڈواتے وقت پڑھنے کی دعا۔

الحمد للہ علی ما ھدانا و انعم علینا و قضا عنا نسکنا اللھم
ھذہ ناصیتی بیدک فاجعلنی بکل شعرۃ نورا یوم القیمۃ و امح عنی
بھا سیئۃ و ارفع لی درجۃ فی الجنۃ العالیۃ اللھم بارک لی فی نفسی و تقبل
منی اللھم اغفرلی و للمحلقین یا واسع المغفرۃ امین۔

۲۴۔ شب عرفہ میں دعای ذیل کو سنا میں ایکہزار بار پڑھنا قبولیت حاجات
کے واسطے اثر عظیم رکھتا ہے۔

سبحان الذی فی البحر سبیلہ سبحان الذی فی النار سلطانہ سبحان اللہ

فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاءُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَاءِ رُوْحُهٗ
سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنْهُ اِلَّا اِلَیْهِ

۲۵ — عرفات میں بعد خطبہ دعا ذیل کا ورد کیا جائے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ
بِالْهُدٰی وَنَقِّنِیْ وَاعْصِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ
حَجًّا مَبْرُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ
وَاِلَیْكَ مَاٰبِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ
وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰی وَزَیِّنَّا بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لَنَا
فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا اَللّٰهُمَّ
اِنَّكَ اَمَرْتَنِیْ بِالدُّعَاءِ وَلَكَ الْاِجَابَةُ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ وَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ
مَا اَحْبَبْتَ مِنْ خَیْرٍ فَحَبِّبْهُ اِلَیْنَا وَیَسِّرْهُ لَنَا وَمَا كَرِهْتَ مِنْ شَرٍّ فَكَرِّهْهُ اِلَیْنَا
وَجَنِّبْنَاهُ وَلَا تَنْزِعْ مِنَّا الْاِسْلَامَ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ صَدْرِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ
قَلْبِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّیَاحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ
الدَّهْرِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ بِهٖ نَبِیُّكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ
بِهٖ نَبِیُّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا
وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ وَتَرَى مَكَانِي وَتَسْمَعُ كَلَامِي وَتَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي وَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي وَأَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ الْمُسْتَغِيثُ الْمُسْتَجِيرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهِ أَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِينِ وَابْتَهِلُ إِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيلِ وَأَدْعُوكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الْفَرِيرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهُ وَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَنَحَلَ لَكَ جَسَدُهُ وَرَغِمَ لَكَ أَنْفُهُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي بِدُعَائِكَ شَقِيًّا وَكُنْ لِي رَءُوفًا رَحِيمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ. يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

۲۶۔ مشعر الحرام واقع مزدلفہ میں پڑھنے کی دعا۔

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْبَيْتِ الْحَرَامِ وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ بَلِّغْ رُوحَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

۲۷۔ منیٰ میں کنکریاں مارتے وقت ہر کنکری کے ساتھ یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرِضًا لِلرَّحْمٰنِ۔

۲۸۔ قربانی ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي هٰذَا النُّسُكَ وَاجْعَلْهَا قُرْبَانًا لِوَجْهِكَ وَعَظِّمْ أَجْرِي عَلَيْهَا۔

۲۹۔ خانہ کعبہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا۔

۳۰۔ دار خدیجۃ الکبریٰ کی زیارت کے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِالْبِضْعَۃِ الطَّاھِرَۃِ وَاَوْلَادِھَا الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ یَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَوْدَعْتُ فِیْ ھٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِیْفِ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ خَالِصًا مُّخْلِصًا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

۳۱۔ دعا ہنگام زیارت مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اَللّٰھُمَّ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی وَاَمِیْنِکَ عَلٰی وَحْیِ السَّمَاءِ طَھِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُّشَاھَدَتِکَ وَمَحَبَّتِکَ وَاَمِتْنَا عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَوْدَعْتُ فِیْ ھٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِیْفِ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ خَالِصًا مُّخْلِصًا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

۳۲۔ زیارت دوکان حضرت ابوبکر رض کے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ یَا اَللّٰہُ عِنْدَکَ بَرَاءَۃً وَّعِتْقًا مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَجَوَازًا عَلَی الصِّرَاطِ وَنَصِیْبًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَعَاقِبَۃً اِلَی الْخَیْرِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا مُّؤْمِنًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَوْدَعْتُ فِیْ ھٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِیْفِ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ خَالِصًا مُّخْلِصًا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

۳۳۔ مولد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت کے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ بِالْعِلْمِ قَلْبِیْ وَاسْتَعْمِلْ بِطَاعَتِکَ بَدَنِیْ وَخَلِّصْ مِنَ الْفِتَنِ سِرِّیْ وَاشْغَلْ بِالْاِعْتِبَارِ فِکْرِیْ وَقِنِیْ شَرَّ وَسَاوِسِ الشَّیْطَانِ وَاَجِرْنِیْ مِنْہُ یَا رَحْمٰنُ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَوْدَعْتُ فِیْ ھٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِیْفِ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ خَالِصًا مُّخْلِصًا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

۳۴- زیارت دار الخیزران کے وقت کی دعا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا یُبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ
اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ اَنْ وَلِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَوْدَعْتُ
فِیْ ھٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِیْفِ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ خَالِصًا مُّخْلِصًا اَشْھَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

۳۵- دعا واسطے پڑھنے زیارت غار حرا جو جبل نور پر واقع ہے۔

اَللّٰھُمَّ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ مَّا اَنَسَہٗ وَصَدِّقَہٗ یَکْثُرُ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا
وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاعْلَمْ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَوْدَعْتُ فِیْ ھٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِیْفِ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
خَالِصًا مُّخْلِصًا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

۳۶- جبل ابو قبیس کی زیارت کے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیٍّ ھَلَّلَ وَکَبَّرَ وَحَجَّ وَاعْتَمَرَ وَانْشَقَّ لَہُ الْقَمَرُ بِیَدَیْنِ
اللّٰہِ اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَوْدَعْتُ فِیْ
ھٰذَا الْمَحَلِّ الشَّرِیْفِ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ خَالِصًا مُّخْلِصًا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

۳۷- قبرستان جنت المعلیٰ میں داخل ہونیکے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَھْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ
اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَنَحْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَبْشِرُوْا بِاَنَّ السَّاعَۃَ
اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَوْدَعْتُ عِنْدَکُمْ شَھَادَۃَ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

۳۸- زیارت قبہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ پر یہ دعا پڑھنا چاہیے۔ (واقع جنت المعلیٰ)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا سَیِّدَتَنَا یَا خَدِیْجَۃَ الْکُبْرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا نِعْمَۃَ
الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا زَوْجَۃَ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکِ وَاَرْضَاکِ

اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَاوَاكِ اَوْدَعْتُ عِنْدَكِ شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۳۹۔ زیارت حضرت جنابہ آمنہ رضی اللہ عنہا یوں پڑھنا چاہیے۔ (واقع جنت المعلیٰ)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا اٰمِنَةَ يَا اُمَّ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْمُرْتَضٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَاوَاكِ وَدَعْتُ عِنْدَكِ شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۴۰۔ زیارت حضرت قاسم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے پڑھو (جنت المعلیٰ)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا قَاسِمَ ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَاوَاكَ اَوْدَعْتُ عِنْدَكَ شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

۴۱۔ زیارت حضرت عبدالرحمن ابن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ ہے۔ واقع جنت المعلیٰ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِىْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ الْاَكْبَرِ خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ صِدِّيْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَاوَاكَ اَوْدَعْتُ عِنْدَكَ شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

ذیل میں ہم وہ دعائیں درج کرتے ہیں جو حرم پاک مدینہ منورہ اور زیارات واقع متعلق اوسکے میں پڑھی جاتی ہیں اور اونکو حتی المقدور ایسے سلسلے اور ترتیب سے لکھا جاتا ہے جو اونکے واسطے مروج ہے اور معلم بھی اس ترتیب کا ضرور لحاظ رکھتے ہیں۔

اس موقع پر ہم حجاج کی خدمت میں یہ التماس بھی مناسب جانتے ہیں کہ بعض مواقع یا زیارات جنکے واسطے کوئی دعا مخصوص نہیں ہے یا جو اس کتاب میں

وہ نہ پاوینگے اوس سے یہ مقصود نہ تصور کرلیا جاوے کہ اوس مقام پر بوجہ خاص دعا نہونیکے کچھ پڑھائی نہ جاوے بلکہ جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہی کوئی حصہ قرآن شریف اور درود شریف و الحمد و قل وغیرہ جو یاد ہو یا جو پڑھ سکتے ہون ورد کرلینا کافی ہی یا کوئی دعاے ماثورہ۔

۴۲ - شہر مدینہ منورہ مین داخل ہوتے وقت دعاے ذیل پڑھی جاوے۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَارَزَقْتَ اَوْلِیَائَكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاَخْلِصْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَاخَیْرَ مَسْئُوْلٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِیْهَا قَرَارًا وَّرِزْقًا حَلَالًا حَسَنًا۔

۴۳ - مسجد نبوی یعنی حرم مدینہ منورہ مین داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَكَ دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا۔

۴۴ - دعاے مندرجۂ ذیل کو درمیان روضۃ النبی و منبر مبارک اور محراب النبی کے سامنے کھڑا ہوکر پڑھنا چاہیے ــــ نیز دو رکعت نماز تحیۃ المسجد بھی قبل از دعا پڑھنا ضرور ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ شَرَّفْتَهَا وَكَرَّمْتَهَا وَمَجَّدْتَهَا وَعَظَّمْتَهَا وَنَوَّرْتَهَا بِنُوْرِ نَبِیِّكَ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِی الدُّنْیَا زِیَارَتَهٗ وَمَاٰثِرَهُ الشَّرِیْفَةَ فَلَا تَحْرِمْنَا

یا اللہ فی الآخرۃ من فضل شفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واحشرنا فی زمرتہ وتحت لوائہ وامتنا علی محبتہ وسنتہ واسقنا من حوض المورود بیدہ الشریفۃ شربۃ هنیئۃ لا نظماء بعدها ابدا انک علی کل شیء قدیر

۴۵۔ سلام واسطے پڑھنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

السلام علیک ایها النبی السید الکریم والرسول العظیم الرؤف الرحیم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوۃ والسلام علیک یا سیدنا ونبینا وحبیبنا وقرۃ اعیننا یا رسول اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا جمال ملک اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا نور عرش اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا خیر خلق اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین عند اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا من ارسلہ اللہ تعالی رحمۃ للعالمین وقد قال اللہ تعالی فی حقک العظیم ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لهم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما الصلوۃ والسلام علیک یا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن هاشم یا طٰہٰ یا یٰس یا بشیر یا نذیر یا سراج یا منیر یا مقدم جیش الانبیاء والمرسلین وها انا یا سیدی یا رسول اللہ قد جئتک هاربا من ذنبی ومن عملی ومستشفعا بک مستجیرا بک الی ربی فاشفع لی یا شفیع الامۃ یا کاشف الغمۃ یا سراج الظلمۃ اجرنی من النار یا نبی الرحمۃ یا رسول اللہ اتیناک زائرین وقصدناک راغبین وعلی بابک العالی واقفین وبحقک عارفین فلا ترجعنا خائبین ولا عن باب شفاعتک محرومین یا سیدی یا رسول اللہ اسئلک الشفاعۃ واسئل اللہ تعالی بک الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ والمقام المحمود والحوض المورود والشفاعۃ العظمی فی یوم المشهود شعر

یا خیر من دفنت فی الترب اعظمه	فطاب من طیبهن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبر انت ساکنه	فیه العفاف وفیه الجود والکرم

اَنْتَ الْحَبِیْبُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَنْتَ الشَّفِیْعُ یَا شَفِیْعَ اللّٰہِ اَنْتَ الْمُشَفَّعُ اَنْتَ الَّذِیْ
تُرْجٰی شَفَاعَتُکَ عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ نَشْھَدُ اَنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّۃَ وَجَلَیْتَ الظُّلْمَۃَ
وَجَاھَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ وَعَبَدْتَ رَبَّکَ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ
جَزَاکَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا وَعَنْ وَالِدِیْنَا وَعَنِ الْاِسْلَامِ خَیْرَ الْجَزَآءِ وَنَسْئَلُکَ
الشَّفَاعَۃَ اَنْ تَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْعَرْضِ یَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ
مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ اِشْفَعْ لَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَلِجِیْرَانِنَا
وَلِمَشَائِخِنَا وَلِاُسْتَاذِنَا وَلِمَنْ اَوْصٰنَا وَقَلَّدَنَا عِنْدَکَ بِدُعَاءِ الْخَیْرِ
وَالزِّیَارَۃِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

۴۶ — بعد ادا کرنے سلام حضرت رسول اللہ صلعم زیارت حضرت ابوبکر صدیق یہ طرح پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اَبَا بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَی التَّحْقِیْقِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا
فِی الْغَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَنْفَقَ مَالَہٗ کُلَّہٗ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ وَحُبِّ رَسُوْلِہٖ حَتّٰی تَخَلَّلَ
بِالْعَبَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکَ
وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاوٰکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ
وَصِھْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ —

۴۷ — زیارت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہ طرح کیا جاوے —

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَاطِقًا
بِالْحَقِّ وَالصَّوَابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَنَفِیَّ الْمِحْرَابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُظْھِرَ
دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُکَسِّرَ الْاَصْنَامِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْفُقَرَاءِ
وَالضُّعَفَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَیْتَامِ اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّکَ سَیِّدُ الْبَشَرِ لَوْ کَانَ
نَبِیٌّ مِّنْ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ
مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاوٰکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ

وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

۴۸۔ بعد دونوں زیارات بالا کے کسی جگہ ان دونوں کو درمیان میں کھڑے ہوکر اسقدر پڑھنا چاہیے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا مُعِيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

۴۹۔ سلام واسطے پڑھنے اوپر ملائک مقرب کے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا جِبْرَئِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مِيْكَائِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِسْرَافِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عِزْرَائِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلٰئِكَةَ الْمُقَرَّبِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ كَافَّةً عَامَّةً اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

۵۰۔ جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مطہرہ کی جانب رخ کرکے یہ پڑھنا چاہیے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَامِسَةَ اَهْلِ الْكِسَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فِي الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّيِّدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْكَوْكَبَيْنِ الْقَمَرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ الشَّابَّيْنِ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَنْكِ فَاَنْتِ الْصَّادِقَةُ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاْوَاكِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى اَبِيْكِ الْمُصْطَفٰى وَبَعْلِكِ عَلِيِّ بْنِ الْمُرْتَضٰى وَابْنَيْكِ الْحُسَيْنَيْنِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

۵۱۔ باب جبرئیل کے پاس کھڑے ہوکر اہل جنت البقیع کے واسطے اس طرح پڑھا جاوے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْبَقِيْعِ يَا اَهْلَ الْجَنَابِ الرَّفِيْعِ اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَنَحْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ... وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ

فیہا وان اللہ یبعث من فی القبور السلام علیکم اللہ تعالیٰ شرفکم اللہ تعالیٰ بقول اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

۵۲ - شہدائے احد پر اسطرح سلام پڑھا جاوے -

السلام علیک یا سیدنا حمزۃ رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب السلام علیک یا عم رسول اللہ السلام علیک یا عم نبی اللہ السلام علیک یا عم حبیب اللہ السلام علیک یا عم المصطفیٰ السلام علیک یا سید الشہداء ویا اسد اللہ ویا اسد رسولہ السلام علیکم یا شہداء یا سعداء السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار السلام علیکم یا شہداء احد کافۃ عامۃ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -

۵۳ - ان سب دعاؤں و سلاموں کے بعد جو اوپر بیان کیے گئے ہیں پھر سر شریف حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف جاکر او ربادب کھڑا ہوکر یہ دعا پڑھنی چاہیے -

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اللہم صل وسلم وبارک علیہ اللہم انی اسئلک بحرمۃ ہذا النبی الکریم ان ترزقنی ایمانا کاملا ثابتا دائما تباشر بہ قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی وعلما نافعا وقلبا خاشعا ولسانا ذاکرا وولدا صالحا ورزقا واسعا وحلالا طیبا وتوبۃ نصوحا وصبرا جمیلا واجرا عظیما وعملا صالحا مقبولا وتجارۃ لن تبور یا نور النور یا عالما بما فی الصدور اخرجنی وجمیع المسلمین من الظلمات الی النور فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین برحمتک یا ارحم الراحمین یا رب العالمین -

۵۴ - یہ دعا سب کے آخر میں قبلہ رخ ہوکر پڑھی جاوے -

اللہم لا تدع لنا فی مقامنا ہذا الشریف بین یدی سیدنا

رسول اللہ ذنباً الا غفرتہ ولا ھماً یا اللہ الا فرجتہ ولا عیباً یا اللہ الا سترتہ
ولا مریضاً یا اللہ الا شفیتہ وعافیتہ ولا مسافراً یا اللہ الا رددتہ ولا غائباً
یا اللہ الا وخبیتہ ولا عدواً یا اللہ الا خذلتہ ودمرتہ ولا فقیراً یا اللہ الا
اغنیتہ ولا حاجۃً یا اللہ من حوائج الدنیا والاخرۃ لک فیھا صلاح الا قضیتھا
ویسرتھا اللھم اقض حوائجنا ویسر امورنا واشرح صدورنا وتقبل زیاداتنا
وامن خوفنا واستر عیوبنا واغفر ذنوبنا واکشف کروبنا واختم بالصالحات
اعمالنا ورد غربتنا الی اھلنا واولادنا سالمین غانمین مستورین من عبادک
الصالحین من الذین لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون برحمتک یا ارحم الراحمین یا رب العالمین

واضح ہو کہ دعائے نمبر ۲۴ سے تا نمبر ۴۵ مسجد نبوی کے اندر ہی پڑھی جاتی ہین

زیارات مدینہ منورہ مین قبرستان جنت البقیع ومیدان احد ایسی جگہ مین
کہ انسان کو اگر تاریخی واقعات پر عبور ہو تو اسلام کی شوکت وصولت کی جسکو
اگرچہ چودہ سو برس گذرے ہین ایک تصویر نظرون کے سامنے پہر جاویگی اور کسقدر
جوش فزا لانیوالی پر اثر کشش دل مین ولولہ پیدا کریگی کہ ہمارے پیشوا راہ طریقت
اور صراط حقیقت اس چہار دیواری اور میدان مین منزل گذین ہین مختصر
جگہ مین کیسی کیسی دلیر وشجاع جنھون نے اپنی دولت وثروت جوانی وحکمرانی کو
اسلام پر تصدق کردیا اور انھین کی فتح وظفر پر ہم آجتک فخر کررہے ہین
انہین کی بہادرانہ کارگذاریان ہین جنھون نے ہم کو راہ راست دکھائی ہے انہین کی بدولت و
طفیل سے ہمارے دل ودماغ مین ابتک اثر شجاعت باقی ہے مدفون ہین یہ ان
ان حضرات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق وجان نثاری اور چونکہ
سب حضور ہی کے سبب سے تھا اور ابتک باقی ہے ہماری حاضری اور فاتحہ خوانی کو
اور بھی دوبالا مرتبہ عقیدت اور سعادت بخشتا ہے
ہم ان زیارات کی دعاؤن کو بھی ایسے ہی سلسلہ سے لکھتے ہین کہ اول اندرون

احاطۂ جنت البقیع سی شروع کرکے اور اوسکے بعد بیرون احاطہ واقع آبادی وبیرون آبادی پہ ختم کرینگے۔

جبکہ حجاج زیارت جنت البقیع کو جاوین تو اول دروازہ قبرستان پر دعاے نمبر ۱۵ پڑھیں اور اسیطرح مزار حضرت امیر حمزہ وشہداء احد رضی اللہ عنہم کی زیارت کے وقت دعاے نمبر ۵۲ کو پڑھین۔ چونکہ یہ دونون دعاین حرم نبوی مین بھی پڑھی جاتی ہین اسلیے اونکا اعادہ ضرور نتھا محض تفہیم کیواسطے نمبر بتا دینا کافی ہے۔

۵۵۔ دعاے وقت زیارت روضہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اسْتَحْيَتْ مِنْكَ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ زَيَّنَ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِهٖ وَنَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِاِمَامَتِهٖ وَسِرَاجَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاوَاكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

۵۶۔ دعاے وقت زیارت حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلعم کے نیز اور بھی چند صحابی اسی قبہ مین مدفون ہین۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى مَنْ حَوْلَكَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ وَاَرْضَاكُمْ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَمَاوٰكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

۵۷۔ وقت زیارت روضۂ ازواج مطہرات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ

يَا اَزْوَاجَ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُنَّ وَاَرْضَاكُنَّ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَمَسْكَنَكُنَّ وَمَحَلَّكُنَّ وَمَاْوَاكُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ —

۵۸— وقت زیارت صاحبزادیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے —

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَرْضَاكُنَّ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَمَسْكَنَكُنَّ وَمَحَلَّكُنَّ وَمَاْوَاكُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ —

۵۹— وقت زیارت اہلبیت کے —

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِمَامُ حَسَنِ الْمُجْتَبٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِمَامُ زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِمَامُ مُحَمَّدَ نِ الْبَاقِرْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِمَامُ جَعْفَرَ نِ الصَّادِقْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدَنِ الرِّسَالَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ وَاَرْضَاكُمْ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَمَاْوَاكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ —

۶۰— وقت زیارت حلیمۃ السعدیہ دایہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا يَا حَلِيْمَةَ السَّعْدِيَّةِ يَا مُرْضِعَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُرْضِعَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُرْضِعَةَ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاْوَاكِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ —

۶۱— وقت زیارت شہدا بقیع کے حسب روایات شہدا بقیع کا کوئی مخصوص قبہ نہیں ہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءُ يَا سُعَدَاءُ يَا نُجَبَاءُ يَا نُقَبَاءُ يَا اَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

يَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ اَهْلِ الْبَقِيْعِ كَافَّةً عَامَّةً وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

۶۲۔ وقت زیارت شیخ القراء سیدنا نافع رضی اللہ عنہ کے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا نَافِعْ شَيْخَ الْقُرَّاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلٰى بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

۶۳۔ وقت زیارت حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِمَامِ مَالِكِ صَاحِبُ الْمَذْهَبِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامِ دَارِ الْهِجْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

۶۴۔ وقت زیارت حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عَقِيْلَ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَخَاءَ عَلِيِّ بْنِ الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى مَنْ حَوْلَكَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ وَاَرْضٰكُمْ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَمَاْوٰكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

۶۵۔ زیارت حضرت سعید الخدری ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَا سَعِيْدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَاوِيَ اَحَادِيْثِ النَّبَوِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَفَاضَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَبَرَكَاتِ عُلُوْمِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

۶۶۔ وقت زیارت حضرت فاطمہ بنت اسد یعنی والدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ عَمِّ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ عَمِّ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ عَلِيِّ بْنِ الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ كَفَّنَهَا النَّبِيُّ بِقَمِيْصِهِ وَلَحَدَهَا بِيَمِيْنِهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاْوٰكِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ـــ

۶۷ ـ وقت زیارت عمات حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ـ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُنَّ وَاَرْضَاكُنَّ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَمَسْكَنَكُنَّ وَمَحَلَّكُنَّ وَمَاْوٰكُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ـــ

۶۸ ـ وقت زیارت حضرت عبداللہ والد ماجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

۶۹ ـ وقت زیارت حضرت مالک انصاری بن سنان بیرق دار کے ـ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مَالِكَ الْاَنْصَارِيَّ الْبَيْرَقِيَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ـــ

۷۰ ـــ وقت زیارت حضرت اسماعیل ابن امام جعفر صادق ؑ کے جو بقیع سے مغرب کیطرف واقع ہے اور نیز وقت زیارت حضرت علی بن امام جعفر صادق کے دعاے ذیل پڑھنی چاہیے لیکن صرف نام بدل دیا جاوے ـــ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِمَامُ جَعْفَرِنِ الصَّادِقِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدَنِ الرِّسَالَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ
الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوَاكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

۷۱۔ وقت زیارت حضرت زکی الدین کے جن کا مزار جبل سلع کے قریب واقع ہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا زَكِيَّ الدِّيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ
وَمَعْدَنِ الرِّسَالَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ
مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوَاكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

۷۲۔ مسجد قبا میں دعاے ذیل پڑھنی چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدُ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَمُصَلّٰى نَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ
عَلٰى صَدْرِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ
فِيْهِ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ
النِّفَاقِ وَاَعْمَالَنَا مِنَ الرِّيَاءِ وَفُرُوْجَنَا مِنَ الزِّنَا وَاَلْسِنَتَنَا مِنَ الْكَذِبِ وَالْغِيْبَةِ
وَاَعْيُنَنَا مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ رَبَّنَا ظَلَمْنَا
اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

۷۳۔ مسجد قبلتین میں پڑھنے کے لئے یہ دعا مخصوص کی گئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدُ قِبْلَتَيْنِ وَمُصَلّٰى نَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ
عَلٰى صَدْرِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً
تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِي الدُّنْيَا زِيَارَتَهٗ وَمَقَامَهُ
الشَّرِيْفَ فَلَا تَحْرِمْنَا يَا اللّٰهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَائِهٖ وَاَمِتْنَا عَلٰى مَحَبَّتِهٖ وَسُنَّتِهٖ وَاسْقِنَا

مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرُوْدِ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَرِيْئَةً لَا نَظْمَاءَ بَعْدَهَا اَبَدًا
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

۷۴۔ مدینہ منورہ سے رخصت کے وقت روضہ اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
حاضر ہو کر کلمات وداعی اسطرح عرض کرے۔

اَلْوَدَاعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْفِرَاقُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ الْاَمَانُ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْكَ وَلَا مِنْ زِيَارَتِكَ وَلَا مِنَ الْوُقُوْفِ
بَيْنَ يَدَيْكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ وَصِحَّةٍ وَسَلَامَةٍ اِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
تَعَالٰى جِئْتُكَ وَاِنْ مُتُّ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَكَ شَهَادَتِيْ وَاَمَانَتِيْ وَعَهْدِيْ
وَمِيْثَاقِيْ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهِيَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

۷۵۔ طواف الوداع۔

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّكَ اِلٰى مَعَادٍ يَا مُعِيْدُ اَعِدْنِيْ
وَيَا سَمِيْعُ اَسْمِعْنِيْ يَا جَبَّارُ اُجْبُرْنِيْ يَا سَتَّارُ اُسْتُرْنِيْ يَا رَحْمٰنُ اِرْحَمْنِيْ يَا رَادُّ
اُرْدُدْنِيْ اِلٰى بَيْتِكَ هٰذَا وَارْزُقْنِيْ اِلَيْهِ الْعَوْدَ ثُمَّ الْعَوْدَ كَرَّاتٍ بَعْدَ مَرَّاتٍ
تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ
عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبِ السَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ وَالْغَنِيْمَةَ لَنَا
وَلِعَبِيْدِكَ الْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ وَالْغُزَاةِ وَالْمُسَافِرِيْنَ وَالْمُقِيْمِيْنَ فِيْ بَرِّكَ وَبَحْرِكَ
مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ يَسَارِيْ وَمِنْ قُدَّامِيْ وَمِنْ
وَرَاءِ ظَهْرِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَمِنْ تَحْتِيْ حَتّٰى تُوْصِلَنِيْ اِلٰى اَهْلِيْ وَبَلَدِيْ فَاِذَا اَوْصَلْتَنِيْ
اِلٰى اَهْلِيْ وَبَلَدِيْ اَسْئَلُكَ لَا تُخَلِّنِيْ مِنْ رَحْمَتِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَلَا اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ
اَللّٰهُمَّ كُنْ لَنَا صَاحِبًا فِيْ سَفَرِنَا وَخَلِيْفَةً فِيْ اَهْلِنَا وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَائِنَا
وَامْسَخْهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمَجِيْءَ اِلَيْنَا اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ

آخر العهد من بيتك هذا اللهم ارحمني بترك المعاصي ابدا ما ابقيتني وارحمني
ان اتكلف ما لا يعنيني وارزقني حسن النظر فيما يرضيك عني اللهم متعني ببصري
واجعله الوارث مني وارني من العدو ثاري وانصرني على من ظلمني اللهم اني
اعوذ بك من الهم والحزن واعوذ بك من العجز والكسل واعوذ بك من
الجبن والبخل واعوذ بك من غلبة الدين وقهر الرجال اللهم انا نسئلك
في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ما ترضى اللهم هون علينا سفرنا هذا واطو
عنا بعده اللهم انت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل اللهم اني اعوذ بك
من وعثاء السفر وكآبة المنظر وسوء المنقلب في المال والاهل والولد اللهم
اصحبنا بنصحك واقلبنا بذمة اللهم اطو لنا الارض وهون علينا السفر
وكآبة المنقلب اللهم بلاغا يبلغ خيرا وسترا منك ورضوانا بيدك الخير
انك على كل شيء قدير اللهم هون علينا السفر واطو لنا الارض اللهم اصحبنا
في سفرنا واخلفنا في اهلنا اللهم احفظني من بين يدي ومن خلفي وعن يميني
وعن شمالي ومن فوقي واعوذ بعظمتك ان اغتال من تحتي يا ارحم الراحمين يا رب العالمين

۷۶۔ جبکہ حج سے مشرف ہو کر انسان خشکی یا تری کے بعد اپنے ملک کی حد میں پہنچے تو یہ دعا پڑھے

اللهم اني اسئلك خيرها وخير اهلها وخير ما فيها واعوذ بك
من شرها وشر اهلها وشر ما فيها اللهم اجعل لنا بها قرارا وارزقنا حسنا
آمنون تائبون لربنا حامدون ط

۷۷۔ وطن یعنی اپنے شہر میں پہنچتے وقت پڑھنے کی دعا۔

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على
كل شيء قدير لا اله الا الله وحده صدق وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب
وحده واعز جنده فلا شيء بعده۔

۷۸۔ گھر میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

توبا توبا لربنا اوبا لا يغادر علينا حوبا۔

حصہ سوم

کرایہ ریلوے مقامات ذیل سے بمبئی تک

از مقام	براہ	درجہ اول			درجہ دوم			درجہ سوم		
		روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی
آگرہ	جیپور اجمیر احمد آباد	۵۲	۶	۰	۲۶	۳	۰	۸	۱۳	۰
الور	اجمیر احمد آباد	۵۲	۶	۰	۲۶	۳	۰	۸	۴	۰
احمد آباد	بمبئی برودہ ریلوے	۱۹	۶	۰	۹	۱۱	۰	۳	۱۱	۰
انبالہ	دہلی اجمیر	۶۱	۱	۰	۳۳	۱	۰	۱۱	۶	۰
احمد نگر	دہوند اور گریٹ انڈین پننسلولہ ریلوے	۱۳	۱۰	۰	۶	۱۴	۰	۲	۱۴	۰
اجمیر	راجپوتانہ مالوہ اور بمبئی برودہ ریلوے	۴۳	۳	۰	۲۲	۶	۰	۶	۷	۰
آرہ	الہ آباد و بمبئی ریلوے	۷۷	۸	۰	۳۸	۱۲	۰	۱۳	۷	۰
امرتسر	فیروز پور اجمیر	۷۳	۲	۰	۳۶	۱۰	۰	۱۲	۱۴	۰
الہ آباد	براہ جبل پور	۵۹	۱۴	۰	۲۹	۱۵	۰	۱۲	۱۰	۰
امراؤتی	بمبئی ریلوے	۲۶	۳	۰	۱۳	۲	۰	۵	۷	۳
اٹاوہ	کانپور جبل پور	۷۹	۳	۰	۳۹	۱۰	۰	۱۳	۱۰	۰
ایٹہ (از کاسگنج)	راجپوتانہ مالوہ و برودہ ریلوے	۵۹	۵	۰	۲۹	۱۲	۰	۹	۹	۰
اندور	راجپوتانہ و بمبئی ریلوے	۲۸	۱۴	۰	۱۴	۱۱	۰	۵	۹	۰
بانکی پور	الہ آباد و بمبئی ریلوے	۸۰	۵	۰	۴۰	۳	۰	۱۳	۱۳	۰
بریلی	علیگڈھ آگرہ و برودہ ریلوے	۶۳	۴	۰	۳۱	۶	۰	۱۱	۰	۰
برودہ	بمبئی برودہ ریلوے	۱۵	۸	۰	۷	۱۲	۰	۴	۴	۰
بیلگام	براہ پونہ	۲۲	۱۲	۰	۱۱	۷	۰	۴	۱۳	۰
بنارس	الہ آباد و بمبئی ریلوے	۶۸	۹	۰	۳۴	۳	۰	۱۲	۴	۰
برہان پور	اجمیر احمد آباد	۵۲	۶	۰	۲۶	۳	۰	۸	۸	۰

کرایہ ریلوے مقامات ذیل سے بمبئی تک

از مقام	براہ	درجہ اول			درجہ دوم			درجہ سوم		
		روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی
بھوپال	اٹارسی و بمبئی ریلوے	۳۲	۹	۰	۱۶	۵	۰	۶	۱۴	۰
بہار (پٹنہ)	الہ آباد و بمبئی ریلوے	۸۱	۰	۰	۴۰	۸	۰	۱۳	۱۴	۰
بدایون (آنولہ)	علیگڈھ تونڈلہ اجمیر	۶۲	۷	۰	۳۱	۰	۰	۱۰	۱۲	۰
بارابنکی	کانپور اٹارسی	۵۵	۵	۰	۲۷	۸	۰	۱۱	۱۱	۰
بنگلور	پونہ و مرہٹہ ریلوے	۴۶	۹	۰	۲۳	۶	۰	۹	۱۲	۰
بہروچ	بمبئی بروده ریلوے	۱۲	۱۲	۰	۶	۶	۰	۲	۱۱	۰
برہان پور	بمبئی ریلوے	۱۹	۶	۰	۹	۱۱	۰	۴	۱	۰
بجنور (نگینہ)	علیگڈھ آگرہ اجمیر	۶۴	۱۱	۰	۳۲	۰	۰	۱۱	۶	۰
بردوان	الہ آباد و بمبئی ریلوے	۱۰۵	۱۳	۰	۵۲	۱۵	۰	۱۷	۶	۰
بھاگلپور	الہ آباد و بمبئی ریلوے	۹۳	۴	۰	۴۶	۱۰	۰	۱۵	۱۰	۰
بہاولپور	فیروزپور اجمیر	۸۴	۱۴	۰	۴۲	۸	۰	۱۵	۱	۰
پالن پور	احمد آباد	۴۵	۱۴	۰	۱۳	۲	۰	۴	۲	۰
پیلی بھیت	بریلی علیگڈھ آگرہ اجمیر	۶۶	۱۰	۰	۳۲	۴	۰	۱۱	۶	۰
پونہ	بمبئی ریلوے	۷	۷	۰	۳	۱۲	۰	۱	۹	۰
پشاور	فیروزپور اجمیر	۸۸	۸	۰	۴۴	۵	۰	۱۵	۱۱	۰
پٹیالہ	دہلی اجمیر	۶۲	۱۳	۰	۳۳	۱۵	۰	۱۱	۱۱	۰
بھادرہ	راجپوتانہ ریلوے	۵۹	۱۲	۰	۳۱	۴	۰	۸	۱۰	۰
جونپور	بنارس الہ آباد جبلپور	۷۰	۴	۰	۳۴	۱۵	۰	۱۲	۱۲	۰
جلندر	فیروزپور اجمیر	۷۶	۳	۰	۳۸	۲	۰	۱۳	۸	۰
جبلپور	بمبئی ریلوے	۳۸	۸	۰	۱۹	۴	۰	۸	۰	۰
جیپور	اجمیر احمد آباد	۴۹	۱۲	۰	۲۵	۱۴	۰	۷	۵	۰
حیدرآباد دکن	بمبئی ریلوے	۳۴	۵	۰	۱۵	۶	۰	۶	۱	۰

کرایہ ریلوے مقامات ذیل سے بمبئی تک

از مقام	براہ	درجہ اول روپیہ	درجہ اول آنہ	درجہ اول پائی	درجہ دوم روپیہ	درجہ دوم آنہ	درجہ دوم پائی	درجہ سوم روپیہ	درجہ سوم آنہ	درجہ سوم پائی
دہلی	جیپور اجمیر احمد آباد	۵۵	۱۰	۰	۲۷	۱۳	۰	۹	۴	۰
دیناپور	الہ آباد و بمبئی ریلوے	۷۹	۱۲	۰	۳۹	۱۴	۰	۱۳	۱۲	۰
دربھنگہ	الہ آباد جبلپور	۹۲	۷	۰	۴۶	۳	۰	۱۵	۶	۰
راول پنڈی	فیروزپور اجمیر	۸۲	۰	۰	۴۱	۱	۰	۱۴	۹	۰
رتلام	کھنڈوہ و بمبئی ریلوے	۳۴	۱۰	۰	۱۷	۱۲	۰	۶	۵	۰
ریواڑی	جیپور اجمیر احمد آباد	۵۲	۶	۰	۲۶	۳	۰	۸	۱۲	۰
سورت	بمبئی برودہ	۱۰	۷	۰	۵	۶	۳	۲	۳	۰
سہارنپور	براہ راجپوتانہ	۵۷	۱۰	۰	۳۱	۵	۰	۱۰	۱۱	۰
سیالکوٹ	فیروزپور اجمیر	۷۷	۴	۰	۳۸	۶	۰	۱۳	۹	۰
شاہجہان پور	علیگڈھ آگرہ اجمیر	۶۵	۵	۰	۳۲	۴	۰	۱۱	۹	۰
شولہ پور	بمبئی ریلوے	۱۷	۱۱	۰	۸	۱۴	۰	۳	۱۱	۰
علیگڈھ	جیپور احمد آباد	۵۸	۶	۰	۲۹	۳	۰	۹	۱۰	۰
غازی پور	الہ آباد جبلپور	۷۲	۹	۰	۳۶	۴	۰	۱۲	۱۲	۰
فرخ آباد	راجپوتانہ مالوہ و بمبئی برودہ ریلوے	۶۴	۱۰	۰	۳۲	۹	۰	۱۰	۵	۰
فتح پور	الہ آباد جبلپور	۶۶	۱۲	۰	۳۳	۴	۰	۱۱	۱۵	۰
فیض آباد	مغل سرائے جبلپور	۷۴	۳	۰	۳۶	۱۱	۰	۱۳	۱۳	۰
فیروزپور	دہلی اجمیر احمد آباد	۶۷	۷	۰	۳۳	۱۲	۰	۱۱	۴	۰
کراچی	فیروزپور اجمیر	۱۱۹	۲	۰	۵۹	۱۰	۰	۲۰	۱۳	۰
کانپور	اٹارسی	۵۲	۶	۰	۲۶	۳	۰	۱۰	۱۴	۰
کوئٹہ	فیروزپور اجمیر	۱۳۳	۷	۰	۶۱	۴	۰	۲۱	۱۴	۰
گورکھپور	اجودھیا کانپور اٹارسی	۶۶	۲	۰	۳۳	۱۰	۰	۱۳	۱۰	۰

کرایہ ریلوے مقامات ذیل سے بمبئی تک

از مقام	براہ	درجہ اول			درجہ دوم			درجہ سوم		
		روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی
گوالیار	جھانسی اٹارسی	۴۷	۱۰	۰	۲۳	۱۳	۰	۹	۱۵	۰
گیا	الہ آباد جبلپور	۸۵	۱۱	۰	۴۲	۱۳	۰	۱۴	۹	۰
لدھیانہ	فیروز پور اجمیر	۷۸	۶	۰	۳۹	۴	۰	۱۳	۵	۰
لکھنؤ	کانپور اٹارسی	۵۴	۹	۰	۲۷	۲	۰	۱۱	۸	۰
لاہور	فیروز پور اجمیر	۷۱	۲	۰	۳۵	۱۰	۰	۱۲	۷	۰
متھرا	اچنیرہ اجمیر احمد آباد	۵۴	۸	۰	۲۷	۴	۰	۸	۱۵	۰
میرٹھ	دہلی اجمیر	۵۳	۳	۰	۲۹	۲	۰	۹	۱۳	۰
مدراس	رائچور	۴۹	۱۱	۰	۲۴	۱۴	۰	۸	۸	۰
مراد آباد	علیگڑھ آگرہ اجمیر	۶۲	۷	۰	۳۱	۰	۰	۱۰	۱۲	۰
مظفر نگر	دہلی اجمیر	۵۵	۶	۰	۳۰	۲	۰	۱۰	۴	۰
مظفر پور	جبلپور	۹۳	۱	۰	۴۶	۹	۰	۱۵	۶	۰
ملتان	فیروز پور اجمیر	۸۰	۱۳	۰	۴۰	۷	۰	۱۴	۶	۰
میسور	پونہ	۵۱	۱۵	۰	۲۶	۱	۶	۱۰	۱۴	۰
مرزا پور	کانپور اٹارسی	۶۸	۴	۰	۳۷	۴	۰	۱۳	۲	۰
مرشد آباد (عظیم گنج)	جبلپور	۱۰۷	۱	۰	۵۳	۱	۰	۱۷	۹	۰
ناگپور	بمبئی ریلوے	۳۲	۸	۰	۱۶	۴	۰	۶	۱۲	۰
نصیر آباد	اجمیر	۴۴	۵	۰	۲۳	۰	۰	۲	۹	۰
نیمچ	کھنڈوہ بمبئی ریلوے	۴۱	۱	۰	۲۱	۳	۰	۷	۳	۰
ہردوئی	لکھنؤ کانپور جھانسی اٹارسی	۵۷	۸	۰	۲۸	۷	۰	۱۲	۵	۰
ہوڑہ (کلکتہ)	الہ آباد جبلپور	۱۱۳	۰	۰	۵۶	۰	۰	۱۸	۳	۰
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

یادداشت سامان سفر وواقعات

تاریخ	تجویز وواقعات وغیرہ

یادداشت سامان سفر و واقعات

تاریخ	تجویز و واقعات وغیرہ

یادداشت سامان سفر و واقعات

تاریخ	تجویز و واقعات وغیرہ

جنوری سنہ ۱۸۹۲ع　　جمادی الاول سنہ ۱۳۰۹ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
جمعہ	۱	۲۹	
شنبہ	۲	جمادی الآخر	
یکشنبہ	۳	۲	
دوشنبہ	۴	۳	
سہ شنبہ	۵	۴	
چہارشنبہ	۶	۵	
پنجشنبہ	۷	۶	
جمعہ	۸	۷	
شنبہ	۹	۸	
یکشنبہ	۱۰	۹	
دوشنبہ	۱۱	۱۰	
سہ شنبہ	۱۲	۱۱	
چہارشنبہ	۱۳	۱۲	
پنجشنبہ	۱۴	۱۳	
جمعہ	۱۵	۱۴	
شنبہ	۱۶	۱۵	
یکشنبہ	۱۷	۱۶	
دوشنبہ	۱۸	۱۷	
سہ شنبہ	۱۹	۱۸	
چہارشنبہ	۲۰	۱۹	
پنجشنبہ	۲۱	۲۰	
جمعہ	۲۲	۲۱	
شنبہ	۲۳	۲۲	
یکشنبہ	۲۴	۲۳	
دوشنبہ	۲۵	۲۴	
سہ شنبہ	۲۶	۲۵	
چہارشنبہ	۲۷	۲۶	
پنجشنبہ	۲۸	۲۷	
جمعہ	۲۹	۲۸	
شنبہ	۳۰	۲۹	
یکشنبہ	۳۱	۳۰	

فروری سنہ ۱۸۹۲ع رجب سنہ ۱۳۰۹ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
دوشنبہ	۱	۱	
سہ شنبہ	۲	۲	
چہارشنبہ	۳	۳	
پنجشنبہ	۴	۴	
جمعہ	۵	۵	
شنبہ	۶	۶	
یکشنبہ	۷	۷	
دوشنبہ	۸	۸	
سہ شنبہ	۹	۹	
چہارشنبہ	۱۰	۱۰	
پنجشنبہ	۱۱	۱۱	
جمعہ	۱۲	۱۲	
شنبہ	۱۳	۱۳	
یکشنبہ	۱۴	۱۴	
دوشنبہ	۱۵	۱۵	
سہ شنبہ	۱۶	۱۶	
چہارشنبہ	۱۷	۱۷	
پنجشنبہ	۱۸	۸	
جمعہ	۱۹	۱۹	
شنبہ	۲۰	۲۰	
یکشنبہ	۲۱	[illegible]	
دوشنبہ	۲۲	۲۲	
سہ شنبہ	۲۳	۲۳	
چہارشنبہ	۲۴	۲۴	
پنجشنبہ	۲۵	۲۵	
جمعہ	۲۶	۲۶	
شنبہ	۲۷	۲۷	
یکشنبہ	۲۸	۲۸	
دوشنبہ	۲۹	۲۹	
.	.	.	
.	.	.	

مارچ سنہ ۱۸۹۲ء — شعبان سنہ ۱۳۰۹ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
سہ شنبہ	۱	۱	
چہارشنبہ	۲	۲	
پنجشنبہ	۳	۳	
جمعہ	۴	۴	
شنبہ	۵	۵	
یکشنبہ	۶	۶	
دوشنبہ	۷	۷	
سہ شنبہ	۸	۸	
چہارشنبہ	۹	۹	
پنجشنبہ	۱۰	۱۰	
جمعہ	۱۱	۱۱	
شنبہ	۱۲	۱۲	
یکشنبہ	۱۳	۱۳	
دوشنبہ	۱۴	۱۴	
سہ شنبہ	۱۵	۱۵	
چہارشنبہ	۱۶	۱۶	
پنجشنبہ	۱۷	۱۷	
جمعہ	۱۸	۱۸	
شنبہ	۱۹	۱۹	
یکشنبہ	۲۰	۲۰	
دوشنبہ	۲۱	۲۱	
سہ شنبہ	۲۲	۲۲	
چہارشنبہ	۲۳	۲۳	
پنجشنبہ	۲۴	۲۴	
جمعہ	۲۵	۲۵	
شنبہ	۲۶	۲۶	
یکشنبہ	۲۷	۲۷	
دوشنبہ	۲۸	۲۸	
سہ شنبہ	۲۹	۲۹	
چہارشنبہ	۳۰	یکم رمضان	
پنجشنبہ	۳۱	۲	

اپریل سنہ ۱۸۹۲ء — رمضان سنہ ۱۳۰۹ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
جمعہ	۱	۳	
شنبہ	۲	۴	
یکشنبہ	۳	۵	
دوشنبہ	۴	۶	
سہ شنبہ	۵	۷	
چہارشنبہ	۶	۸	
پنجشنبہ	۷	۹	
جمعہ	۸	۱۰	
شنبہ	۹	۱۱	
یکشنبہ	۱۰	۱۲	
دوشنبہ	۱۱	۱۳	
سہ شنبہ	۱۲	۱۴	
چہارشنبہ	۱۳	۱۵	
پنجشنبہ	۱۴	۱۶	
جمعہ	۱۵	۱۷	
شنبہ	۱۶	۱۸	
یکشنبہ	۱۷	۱۹	
دوشنبہ	۱۸	۲۰	
سہ شنبہ	۱۹	۲۱	
چہارشنبہ	۲۰	۲۲	
پنجشنبہ	۲۱	۲۳	
جمعہ	۲۲	۲۴	
شنبہ	۲۳	۲۵	
یکشنبہ	۲۴	۲۶	
دوشنبہ	۲۵	۲۷	
سہ شنبہ	۲۶	۲۸	
چہارشنبہ	۲۷	۲۹	
پنجشنبہ	۲۸	۳۰	
جمعہ	۲۹	یکم شوال	
شنبہ	۳۰	۲	
۔	۔	۔	

مئی سنہ ۱۸۹۲ء — شوال سنہ ۱۳۰۹ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
یکشنبہ	۱	۳	
دوشنبہ	۲	۴	
سہ شنبہ	۳	۵	
چہارشنبہ	۴	۶	
پنجشنبہ	۵	۷	
جمعہ	۶	۸	
شنبہ	۷	۹	
یکشنبہ	۸	۱۰	
دوشنبہ	۹	۱۱	رفیق فضل ضرار ہے گو
سہ شنبہ	۱۰	۱۲	
چہارشنبہ	۱۱	۱۳	
پنجشنبہ	۱۲	۱۴	
جمعہ	۱۳	۱۵	
شنبہ	۱۴	۱۶	
یکشنبہ	۱۵	۱۷	
دوشنبہ	۱۶	۱۸	
سہ شنبہ	۱۷	۱۹	
چہارشنبہ	۱۸	۲۰	
پنجشنبہ	۱۹	۲۱	
جمعہ	۲۰	۲۲	
شنبہ	۲۱	۲۳	
یکشنبہ	۲۲	۲۴	
دوشنبہ	۲۳	۲۵	
سہ شنبہ	۲۴	۲۶	
چہارشنبہ	۲۵	۲۷	
پنجشنبہ	۲۶	۲۸	
جمعہ	۲۷	۲۹	
شنبہ	۲۸	یکم ذیقعدہ	
یکشنبہ	۲۹	۲	
دوشنبہ	۳۰	۳	
سہ شنبہ	۳۱	۴	

جون سنہ ۱۸۹۳ع — ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۹ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
چہارشنبہ	۱	۵	
پنجشنبہ	۲	۶	
جمعہ	۳	۷	
شنبہ	۴	۸	
یکشنبہ	۵	۹	
دوشنبہ	۶	۱۰	
سہ شنبہ	۷	۱۱	
چہارشنبہ	۸	۱۲	
پنجشنبہ	۹	۱۳	
جمعہ	۱۰	۱۴	
شنبہ	۱۱	۱۵	
یکشنبہ	۱۲	۱۶	
دوشنبہ	۱۳	۱۷	
سہ شنبہ	۱۴	۱۸	
چہارشنبہ	۱۵	۱۹	
پنجشنبہ	۱۶	۲۰	
جمعہ	۱۷	۲۱	
شنبہ	۱۸	۲۲	
یکشنبہ	۱۹	۲۳	
دوشنبہ	۲۰	۲۴	
سہ شنبہ	۲۱	۲۵	
چہارشنبہ	۲۲	۲۶	
پنجشنبہ	۲۳	۲۷	
جمعہ	۲۴	۲۸	
شنبہ	۲۵	۲۹	
یکشنبہ	۲۶	یکم ذی الحجہ	
دوشنبہ	۲۷	۲	
سہ شنبہ	۲۸	۳	
چہارشنبہ	۲۹	۴	
پنجشنبہ	۳۰	۵	
	۰	۰	

جولائی سنہ ۱۸۹۲ء — ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۹ء

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
جمعہ	۱	۶	
شنبہ	۲	۷	
یکشنبہ	۳	۸	
دوشنبہ	۴	۹	
سہ شنبہ	۵	۱۰	
چہارشنبہ	۶	۱۱	
پنجشنبہ	۷	۱۲	
جمعہ	۸	۱۳	
شنبہ	۹	۱۴	
یکشنبہ	۱۰	۱۵	
دوشنبہ	۱۱	۱۶	
سہ شنبہ	۱۲	۱۷	
چہارشنبہ	۱۳	۱۸	
پنجشنبہ	۱۴	۱۹	
جمعہ	۱۵	۲۰	
شنبہ	۱۶	۲۱	
یکشنبہ	۱۷	۲۲	
دوشنبہ	۱۸	۲۳	
سہ شنبہ	۱۹	۲۴	
چہارشنبہ	۲۰	۲۵	
پنجشنبہ	۲۱	۲۶	
جمعہ	۲۲	۲۷	
شنبہ	۲۳	۲۸	
یکشنبہ	۲۴	۲۹	
دوشنبہ	۲۵	۳۰	
سہ شنبہ	۲۶	یکم محرم سنہ ۱۳۱۰ھ	
چہارشنبہ	۲۷	۲	
پنجشنبہ	۲۸	۳	
جمعہ	۲۹	۴	
شنبہ	۳۰	۵	
یکشنبہ	۳۱	۶	

اگست سنہ ۱۸۹۲ء محرم سنہ ۱۳۱۰ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
دوشنبہ	۱	۷	
سہ شنبہ	۲	۸	
چہارشنبہ	۳	۹	
پنجشنبہ	۴	۱۰	
جمعہ	۵	۱۱	
شنبہ	۶	۱۲	
یکشنبہ	۷	۱۳	
دوشنبہ	۸	۱۴	
سہ شنبہ	۹	۱۵	
چہارشنبہ	۱۰	۱۶	
پنجشنبہ	۱۱	۱۷	
جمعہ	۱۲	۱۸	
شنبہ	۱۳	۱۹	
یکشنبہ	۱۴	۲۰	
دوشنبہ	۱۵	۲۱	
سہ شنبہ	۱۶	۲۲	
چہارشنبہ	۱۷	۲۳	
پنجشنبہ	۱۸	۲۴	
جمعہ	۱۹	۲۵	
شنبہ	۲۰	۲۶	
یکشنبہ	۲۱	۲۷	
دوشنبہ	۲۲	۲۸	
سہ شنبہ	۲۳	۲۹	
چہارشنبہ	۲۴	یکم صفر	
پنجشنبہ	۲۵	۲	
جمعہ	۲۶	۳	
شنبہ	۲۷	۴	
یکشنبہ	۲۸	۵	
دوشنبہ	۲۹	۶	
سہ شنبہ	۳۰	۷	
چہارشنبہ	۳۱	۸	

ستمبر سنہ ۱۸۹۲ء صفر سنہ ۱۳۱۰ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ ہجری	کیفیت
پنجشنبہ	۱	۹	
جمعہ	۲	۱۰	
شنبہ	۳	۱۱	
یکشنبہ	۴	۱۲	
دوشنبہ	۵	۱۳	
سہ شنبہ	۶	۱۴	
چہارشنبہ	۷	۱۵	
پنجشنبہ	۸	۱۶	
جمعہ	۹	۱۷	
شنبہ	۱۰	۱۸	
یکشنبہ	۱۱	۱۹	
دوشنبہ	۱۲	۲۰	
سہ شنبہ	۱۳	۲۱	
چہارشنبہ	۱۴	۲۲	
پنجشنبہ	۱۵	۲۳	
جمعہ	۱۶	۲۴	
شنبہ	۱۷	۲۵	
یکشنبہ	۱۸	۲۶	
دوشنبہ	۱۹	۲۷	
سہ شنبہ	۲۰	۲۸	
چہارشنبہ	۲۱	۲۹	
پنجشنبہ	۲۲	۳۰	
جمعہ	۲۳	یکم ربیع الاول	
شنبہ	۲۴	۲	
یکشنبہ	۲۵	۳	
دوشنبہ	۲۶	۴	
سہ شنبہ	۲۷	۵	
چہارشنبہ	۲۸	۶	
پنجشنبہ	۲۹	۷	
جمعہ	۳۰	۸	
۰	۰	۰	

اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ع — ربیع الاول سنہ ۱۳۱۰ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
شنبہ	۱	۹	
یکشنبہ	۲	۱۰	
دوشنبہ	۳	۱۱	
سہ شنبہ	۴	۱۲	
چہارشنبہ	۵	۱۳	
پنجشنبہ	۶	۱۴	
جمعہ	۷	۱۵	
شنبہ	۸	۱۶	
یکشنبہ	۹	۱۷	
دوشنبہ	۱۰	۱۸	
سہ شنبہ	۱۱	۱۹	
چہارشنبہ	۱۲	۲۰	
پنجشنبہ	۱۳	۲۱	
جمعہ	۱۴	۲۲	
شنبہ	۱۵	۲۳	
یکشنبہ	۱۶	۲۴	
دوشنبہ	۱۷	۲۵	
سہ شنبہ	۱۸	۲۶	
چہارشنبہ	۱۹	۲۷	
پنجشنبہ	۲۰	۲۸	
جمعہ	۲۱	۲۹	
شنبہ	۲۲	۳۰	
یکشنبہ	۲۳	یکم ربیع الثانی	
دوشنبہ	۲۴	۲	
سہ شنبہ	۲۵	۳	
چہارشنبہ	۲۶	۴	
پنجشنبہ	۲۷	۵	
جمعہ	۲۸	۶	
شنبہ	۲۹	۷	
یکشنبہ	۳۰	۸	
دوشنبہ	۳۱	۹	

نومبر سنہ ۱۸۹۲ع — ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
سہ شنبہ	۱	۱۰	
چہارشنبہ	۲	۱۱	
پنجشنبہ	۳	۱۲	
جمعہ	۴	۱۳	
شنبہ	۵	۱۴	
یکشنبہ	۶	۱۵	
دوشنبہ	۷	۱۶	
سہ شنبہ	۸	۱۷	
چہارشنبہ	۹	۱۸	
پنجشنبہ	۱۰	۱۹	
جمعہ	۱۱	۲۰	
شنبہ	۱۲	۲۱	
یکشنبہ	۱۳	۲۲	
دوشنبہ	۱۴	۲۳	
سہ شنبہ	۱۵	۲۴	
چہارشنبہ	۱۶	۲۵	
پنجشنبہ	۱۷	۲۶	
جمعہ	۱۸	۲۷	
شنبہ	۱۹	۲۸	
یکشنبہ	۲۰	۲۹	
دوشنبہ	۲۱	۳۰	
سہ شنبہ	۲۲	یکم جمادی الاولیٰ	
چہارشنبہ	۲۳	۲	
پنجشنبہ	۲۴	۳	
جمعہ	۲۵	۴	
شنبہ	۲۶	۵	
یکشنبہ	۲۷	۶	
دوشنبہ	۲۸	۷	
سہ شنبہ	۲۹	۸	
چہارشنبہ	۳۰	۹	

ڈسمبر ۱۸۹۲ء — جمادی الاول ۱۳۱۰ھ

دن	تاریخ انگریزی	تاریخ عربی	کیفیت
پنجشنبہ	۱	۱۰	
جمعہ	۲	۱۱	
شنبہ	۳	۱۲	
یکشنبہ	۴	۱۳	
دوشنبہ	۵	۱۴	
سہ شنبہ	۶	۱۵	
چہارشنبہ	۷	۱۶	
پنجشنبہ	۸	۱۷	
جمعہ	۹	۱۸	
شنبہ	۱۰	۱۹	
یکشنبہ	۱۱	۲۰	
دوشنبہ	۱۲	۲۱	
سہ شنبہ	۱۳	۲۲	
چہارشنبہ	۱۴	۲۳	
پنجشنبہ	۱۵	۲۴	
جمعہ	۱۶	۲۵	
شنبہ	۱۷	۲۶	
یکشنبہ	۱۸	۲۷	
دوشنبہ	۱۹	۲۸	
سہ شنبہ	۲۰	۲۹	
چہارشنبہ	۲۱	یکم جمادی الثانی	
پنجشنبہ	۲۲	۲	
جمعہ	۲۳	۳	
شنبہ	۲۴	۴	
یکشنبہ	۲۵	۵	
دوشنبہ	۲۶	۶	
سہ شنبہ	۲۷	۷	
چہارشنبہ	۲۸	۸	
پنجشنبہ	۲۹	۹	
جمعہ	۳۰	۱۰	
شنبہ	۳۱	۱۱	

یادداشت نمبرہائے کرنسی نوٹ

تاریخ	کہاں سے لیا گیا	نمبر نوٹ	احاطہ	تاریخ طبع نوٹ	تعدادی

نقشہ جمع ۔ یعنے زر نقد جو ساتھ ہو یا بہنگام سفر وصول ہو اوسکو لکھنے کیواسطے

تاریخ آمدنی	ذریعہ آمدنی	تعداد بحساب روپیہ			تعداد بحساب ریال		اشرفی	
		روپیہ	آنہ	پائی	ریال	قرش		
میزان گذشتہ								
میزان								

جنوری سنه ۱۸۹۳ء	جمادی الثانی سنه ۱۳۱۰	بهمن ماه الٰهی سنه ۱۳۰۲ ف	کیفیت
۱	۱۲	۲۸	
۲	۱۳	۲۹	
۳	۱۴	۳۰	
۴	۱۵	اسفندار سنه ۱۳۰۲	
۵	۱۶	۲	
۶	۱۷	۳	
۷	۱۸	۴	
۸	۱۹	۵	
۹	۲۰	۶	
۱۰	۲۱	۷	
۱۱	۲۲	۸	
۱۲	۲۳	۹	
۱۳	۲۴	۱۰	
۱۴	۲۵	۱۱	
۱۵	۲۶	۱۲	
۱۶	۲۷	۱۳	
۱۷	۲۸	۱۴	
۱۸	۲۹	۱۵	
۱۹	۳۰	۱۶	
۲۰	رجب	۱۷	
۲۱	۲	۱۸	
۲۲	۳	۱۹	
۲۳	۴	۲۰	
۲۴	۵	۲۱	
۲۵	۶	۲۲	
۲۶	۷	۲۳	
۲۷	۸	۲۴	
۲۸	۹	۲۵	
۲۹	۱۰	۲۶	
۳۰	۱۱	۲۷	
۳۱	۱۲	۲۸	

یوم	فبروری سنه ۱۸۹۳ع	رجب سنه ۱۳۱۰	اسفندار سنه ۱۳۰۲ ق	کیفیت
چهارشنبه	۱	۱۳	۲۹	
پنجشنبه	۲	۱۴	۳۰	
جمعه	۳	۱۵	غره فروردی ماه	
شنبه	۴	۱۶	۲	
یکشنبه	۵	۱۷	۳	
دوشنبه	۶	۱۸	۴	
سه شنبه	۷	۱۹	۵	
چهارشنبه	۸	۲۰	۶	
پنجشنبه	۹	۲۱	۷	
جمعه	۱۰	۲۲	۸	
شنبه	۱۱	۲۳	۹	
یکشنبه	۱۲	۲۴	۱۰	
دوشنبه	۱۳	۲۵	۱۱	
سه شنبه	۱۴	۲۶	۱۲	
چهارشنبه	۱۵	۲۷	۱۳	
پنجشنبه	۱۶	۲۸	۱۴	
جمعه	۱۷	۲۹	۱۵	
شنبه	۱۸	۳۰	۱۶	
یکشنبه	۱۹	غره شعبان المعظم	۱۷	
دوشنبه	۲۰	۲	۱۸	
سه شنبه	۲۱	۳	۱۹	
چهارشنبه	۲۲	۴	۲۰	
پنجشنبه	۲۳	۵	۲۱	
جمعه	۲۴	۶	۲۲	
شنبه	۲۵	۷	۲۳	
یکشنبه	۲۶	۸	۲۴	
دوشنبه	۲۷	۹	۲۵	
سه شنبه	۲۸	۱۰	۲۶	
چهارشنبه	.	.	.	

یوم	مارچ سنہ ۱۸۹۳ع	شعبان سنہ ۱۳۱۰ھ	فروردی سنہ ۱۳۰۲ فصلی	کیفیت
چہارشنبہ	۱	۱۱	۲۷	
پنجشنبہ	۲	۱۲	۲۸	
جمعہ	۳	۱۳	۲۹	
شنبہ	۴	۱۴	۳۰	
یکشنبہ	۵	۱۵	۳۱	
دوشنبہ	۶	۱۶	غرہ فروردی	
سہ شنبہ	۷	۱۷	۲	
چہارشنبہ	۸	۱۸	۳	
پنجشنبہ	۹	۱۹	۴	
جمعہ	۱۰	۲۰	۵	
شنبہ	۱۱	۲۱	۶	
یکشنبہ	۱۲	۲۲	۷	
دوشنبہ	۱۳	۲۳	۸	
سہ شنبہ	۱۴	۲۴	۹	
چہارشنبہ	۱۵	۲۵	۱۰	
پنجشنبہ	۱۶	۲۶	۱۱	
جمعہ	۱۷	۲۷	۱۲	
شنبہ	۱۸	۲۸	۱۳	
یکشنبہ	۱۹	۲۹	۱۴	
دوشنبہ	۲۰	غرہ رمضان	۱۵	
سہ شنبہ	۲۱	۲	۱۶	
چہارشنبہ	۲۲	۳	۱۷	
پنجشنبہ	۲۳	۴	۱۸	
جمعہ	۲۴	۵	۱۹	
شنبہ	۲۵	۶	۲۰	
یکشنبہ	۲۶	۷	۲۱	
دوشنبہ	۲۷	۸	۲۲	
سہ شنبہ	۲۸	۹	۲۳	
چہارشنبہ	۲۹	۱۰	۲۴	
پنجشنبہ	۳۰	۱۱	۲۵	
جمعہ	۳۱	۱۲	۲۶	

یوم	اپریل سنہ ۱۸۹۳ء	رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۰ھ	اردی بہشت سنہ ۱۳۰۲ فصلی		
شنبہ	۱	۱۳	۲۷		
یکشنبہ	۲	۱۴	۲۸		اور از حیدرآباد سے طرف [illegible] کے [illegible] صاحب
دوشنبہ	۳	۱۵	۲۹		
سہ شنبہ	۴	۱۶	۳۰		بوقت ۶ ساعت [illegible]
چہارشنبہ	۵	۱۷	۳۱		
پنجشنبہ	۶	۱۸	غرہ خورداد		
جمعہ	۷	۱۹	۲		
شنبہ	۸	۲۰	۳		۶ ساعت [illegible]
یکشنبہ	۹	۲۱	۴		
دوشنبہ	۱۰	۲۲	۵		
سہ شنبہ	۱۱	۲۳	۶		
چہارشنبہ	۱۲	۲۴	۷		
پنجشنبہ	۱۳	۲۵	۸		
جمعہ	۱۴	۲۶	۹		
شنبہ	۱۵	۲۷	۱۰		
یکشنبہ	۱۶	۲۸	۱۱		
دوشنبہ	۱۷	۲۹	۱۲		شیخ حامد کا [illegible]
سہ شنبہ	۱۸	۳۰	۱۳		[illegible] خطبہ کا [illegible]
چہارشنبہ	۱۹	یکم شوال	۱۴	۲	
پنجشنبہ	۲۰	۲	۱۵	۳	
جمعہ	۲۱	۳	۱۶	۵	
شنبہ	۲۲	۴	۱۷	۶	
یکشنبہ	۲۳	۵	۱۸	۷	
دوشنبہ	۲۴	۶	۱۹	۸	
سہ شنبہ	۲۵	۷	۲۰	۹	
چہارشنبہ	۲۶	۸	۲۱	۱۰	
پنجشنبہ	۲۷	۹	۲۲	۱۱	کاداں کے [illegible]
جمعہ	۲۸	۱۰	۲۳	۱۲	
شنبہ	۲۹	۱۱	۲۴	۱۳	
یکشنبہ	۳۰	۱۲	۲۵	۱۴	[illegible]

مئی ۱۹۲۴ع	شوال ۱۳۴۲	خورداد ۱۳۰۳ ف	
غرہ	۱۳	۲۶	۱۵ [illegible] ۱۳۸۱
۲	۱۴	۲۷	۱۶ [illegible]
۳	۱۵	۲۸	۱۷
۴	۱۶	۲۹	۱۸
۵	۱۷	۳۰	۱۹
۶	۱۸	۳۱	۲۰
۷	۱۹	۳۲	۲۱
۸	۲۰	غرہ تیر	۲۲
۹	۲۱	۲	۲۳
۱۰	۲۲	۳	۲۴
۱۱	۲۳	۴	۲۵
۱۲	۲۴	۵	۲۶
۱۳	۲۵	۶	۲۷
۱۴	۲۶	۷	۲۸
۱۵	۲۷	۸	۲۹
۱۶	۲۸	۹	۳۰
۱۷	۲۹	۱۰	[illegible] ۱۳۸۱
۱۸	غرہ ذیقعدہ	۱۱	۲
۱۹	۲	۱۲	۳
۲۰	۳	۱۳	۴
۲۱	۴	۱۴	۵
۲۲	۵	۱۵	۶
۲۳	۶	۱۶	۷
۲۴	۷	۱۷	۸
۲۵	۸	۱۸	۹
۲۶	۹	۱۹	۱۰
۲۷	۱۰	۲۰	۱۱
۲۸	۱۱	۲۱	۱۲
۲۹	۱۲	۲۲	۱۳
۳۰	۱۳	۲۳	۱۴
۳۱	۱۴	۲۴	۱۵

یوم	جون ۱۸۹۴ع	ذیقعدہ ۱۳۱۱	غرہ تیر ماہ ۱۳۰۳ف	
پنجشنبہ	۱	۱۵	۲۵	۱۶ ذیقعدہ ۱۳۱۰
جمعہ	۲	۱۶	۲۶	۱۷
شنبہ	۳	۱۷	۲۷	۱۸
یکشنبہ	۴	۱۸	۲۸	۱۹
دوشنبہ	۵	۱۹	۲۹	۲۰
=	۶	۲۰	۳۰	۲۱
چہارشنبہ	۷	۲۱	۳۱	۲۲
پنجشنبہ	۸	۲۲	غرہ امرداد	۲۳
جمعہ	۹	۲۳	۲	۲۴
شنبہ	۱۰	۲۴	۳	۲۵
یکشنبہ	۱۱	۲۵	۴	۲۶
دوشنبہ	۱۲	۲۶	۵	۲۷
=	۱۳	۲۷	۶	۲۸
چہارشنبہ	۱۴	۲۸	۷	۲۹
پنجشنبہ	۱۵	۲۹	۸	غرہ ذالحجہ ۱۳۱۰
جمعہ	۱۶	غرہ ذالحجہ	۹	۲
شنبہ	۱۷	۲	۱۰	۳
یکشنبہ	۱۸	۳	۱۱	۴
دوشنبہ	۱۹	۴	۱۲	۵
=	۲۰	۵	۱۳	۶
چہارشنبہ	۲۱	۶	۱۴	۷
پنجشنبہ	۲۲	۷	۱۵	۸
جمعہ	۲۳	۸	۱۶	۹
شنبہ	۲۴	۹	۱۷	۱۰
یکشنبہ	۲۵	۱۰	۱۸	۱۱
دوشنبہ	۲۶	۱۱	۱۹	۱۲
=	۲۷	۱۲	۲۰	۱۳
چہارشنبہ	۲۸	۱۳	۲۱	۱۴
پنجشنبہ	۲۹	۱۴	۲۲	۱۵
جمعہ	۳۰	۱۵	۲۳	۱۶

یوم	اگست ۱۸۹۳ع	محرم ۱۳۱۱	شہریور ۱۳۰۲	محرم ۱۳۱۱		
=	۱ع	۱۷	۲۴	۱۷	۱۸	۱۹ فا[illegible]
چہارشنبہ	۲	۱۸	۲۵	—۱۸	۱۹	سیدہ
پنجشنبہ	۳	۱۹	۲۶	—۱۹	۲۰	قرنطینہ
جمعہ	۴	۲۰	۲۷	—۲۰	۲۱	قرنطینہ
شنبہ	۵	۲۱	۲۸	—۲۱	۲۲	ساحلہ رو[illegible]
یکشنبہ	۶	۲۲	۲۹	—۲۲	۲۳	
دوشنبہ	۷	۲۳	۳۰	—۲۳	۲۴	
=	۸	۲۴	۳۱	—۲۴	۲۵	
چہارشنبہ	۹	۲۵	غرہ مہر	—۲۵	۲۶	
پنجشنبہ	۱۰	۲۶	۲	—۲۶	۲۷	
جمعہ	۱۱	۲۷	۳	—۲۷	۲۸	
شنبہ	۱۲	۲۸	۴	—۲۸	۲۹	
یکشنبہ	۱۳	۲۹	۵	—۲۹	غرہ صفر ۱۳۱۱	
دوشنبہ	۱۴	غرہ صفر ۱۳۱۱	۶		—۲	
=	۱۵	۲ صفر ۱۳۱۱	۷		—۳	روانہ از قرنطینہ
چہارشنبہ	۱۶	—۳	۸		—۴	والضف جدہ
پنجشنبہ	۱۷	—۴	۹		—۵	
جمعہ	۱۸	—۵	۱۰		—۶	
شنبہ	۱۹	—۶	۱۱		—۷	
یکشنبہ	۲۰	—۷	۱۲		—۸	
دوشنبہ	۲۱	—۸	۱۳		—۹	
=	۲۲	—۹	۱۴		—۱۰	
چہارشنبہ	۲۳	—۱۰	۱۵		—۱۱	
پنجشنبہ	۲۴	—۱۱	۱۶		—۱۲	
جمعہ	۲۵	—۱۲	۱۷		—۱۳	
شنبہ	۲۶	—۱۳	۱۸		—۱۴	
یکشنبہ	۲۷	—۱۴	۱۹		—۱۵	جہاز پر سوار ہوئے
دوشنبہ	۲۸	—۱۵	۲۰		۱۶	عصر کو جہاز روانہ ہوا
=	۲۹	—۱۶	۲۱		—۱۷	
چہارشنبہ	۳۰	—۱۷	۲۲		—۱۸	
پنجشنبہ	۳۱	—۱۸	۲۳		—۱۹	

یوم	اکتوبر ۱۹۶۳ء	ربیع الاول ۱۳۸۱ھ	کاتک ۱۳۰۲
یکشنبہ	۱		۲۴
دوشنبہ	۲		۲۵
سہ شنبہ	۳		۲۶
چہارشنبہ	۴		۲۷
پنجشنبہ	۵		۲۸
جمعہ	۶		۲۹
شنبہ	۷		۳۰
یکشنبہ	۸		اذر
دوشنبہ	۹		۲
سہ شنبہ	۱۰		۳
چہارشنبہ	۱۱		۴
پنجشنبہ	۱۲		۵
جمعہ	۱۳		۶
شنبہ	۱۴		۷
یکشنبہ	۱۵		۸
دوشنبہ	۱۶		۹
سہ شنبہ	۱۷		۱۰
چہارشنبہ	۱۸		۱۱
پنجشنبہ	۱۹		۱۲
جمعہ	۲۰		۱۳
شنبہ	۲۱		۱۴
یکشنبہ	۲۲		۱۵
دوشنبہ	۲۳		۱۶
سہ شنبہ	۲۴		۱۷
چہارشنبہ	۲۵		۱۸
پنجشنبہ	۲۶		۱۹
جمعہ	۲۷		۲۰
شنبہ	۲۸		۲۱
یکشنبہ	۲۹		۲۲
دوشنبہ	۳۰		۲۳
سہ شنبہ	۳۱		۲۴

یوم	دسمبر ۱۸۹۴ع	ع الثانی ۱۳۱۲	دی ۱۳۰۳ف
جمعہ	غرہ		۲۶
شنبہ	۲		۲۷
یکشنبہ	۳		۲۸
دوشنبہ	۴		۲۹
〃	۵		سلخ
چہارشنبہ	۶		۲
پنجشنبہ	۷		۳
جمعہ	۸		۴
شنبہ	۹		۵
یکشنبہ	۱۰		۶
دوشنبہ	۱۱		۷
〃	۱۲		۸
چہارشنبہ	۱۳		۹
پنجشنبہ	۱۴		۱۰
جمعہ	۱۵		۱۱
شنبہ	۱۶		۱۲
یکشنبہ	۱۷		۱۳
دوشنبہ	۱۸		۱۴
〃	۱۹		۱۵
چہارشنبہ	۲۰		۱۶
پنجشنبہ	۲۱		۱۷
جمعہ	۲۲		۱۸
شنبہ	۲۳		۱۹
یکشنبہ	۲۴		۲۰
دوشنبہ	۲۵		۲۱
〃	۲۶		۲۲
چہارشنبہ	۲۷		۲۳
پنجشنبہ	۲۸		۲۴
جمعہ	۲۹		۲۵
شنبہ	۳۰		۲۶
یکشنبہ	۳۱		۲۷